الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 20

جمعۃ المبارک 25رجنوری 2013ء

13رربیع الاوّل 1434 ہجری قمری ❁ 25رصلح 1392 ہجری شمسی

شمارہ 04

نماز کی حفاظت اور اس پر دوام کی تاکید

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ بنے رہتے ہیں۔ (المومنون:11)

اور وہ اپنی نماز پر ہمیشہ محافظ رہتے ہیں۔ (انعام:93)

(اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ (البقرہ:239)

وہ لوگ جو اپنی نماز پر دوام اختیار کرنے والے ہیں۔ (المعارج:24)

اعلیٰ اخلاق کی بجا آوری اور حقوق العباد کا خیال رکھنا بھی اُسی قدر ضروری ہے جس قدر کہ عبادت کرنا۔ صحیح عابد ایک مومن اُسی صورت میں بن سکتا ہے جب کہ وہ حقوق العباد ادا کرنے والا بھی ہو۔

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں والدین، اقرباء، یتامی، مساکین، ناداروں، معذوروں اور پڑوسیوں وغیرہ کے حقوق کی ادائیگی اور اعلیٰ اخلاق کی بجا آوری کے لئے نہایت اہم تاکیدی نصائح۔

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 16 اپریل 2006ء کو مسجد بیت الاوّل سڈنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ باللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

وَاعْبُدُوااللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (سورۃالنساء:37)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کا بائیسواں جلسہ سالانہ اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ یہ جلسے جو جماعت میں منعقد ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا بہت بڑا مقصد تقویٰ کے معیار کو بڑھانا اور اپنی بیعت میں شامل ہونے والوں کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلانا قرار دیا تھا۔

آپ فرماتے ہیں:۔ ''اس جلسے سے مدّعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ اُن کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں''۔

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

آج اُس جلسے کی اتباع میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ہوا تھا، تمام دنیا میں جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور جس کا ایک نمونہ ہم یہاں آج اس ملک اور اس براعظم میں دیکھ رہے ہیں اور آج اس دور دراز علاقے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک نشان نظر آ رہا ہے۔ اُس وقت چند لوگ اُس چھوٹی سی بستی قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس لئے جمع ہوئے تھے کہ اُن مقاصد کے حصول کی کوشش کریں اور وہ کچھ لوگ صرف ہندوستان سے ہی جمع ہوئے تھے۔ آج یہاں امریکہ سے، یورپ سے اور ایشیا کے براعظموں سے بھی لوگ پہنچے ہوئے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ادنیٰ غلام اور نمائندہ اس جلسہ میں شامل ہو رہا ہے۔ آج کی تیز رفتار سہولتوں کے باوجود بعض لوگ چوبیس پچیس گھنٹے کے سفر کے بعد یہاں پہنچے ہیں اور اس وسیع ملک سے بھی ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے لوگ یہاں آئے ہیں۔ تو اگر یہ سب یہاں آنے والے اُس مقصد کو پورا کرنے والے نہ بنیں جس کو حاصل کرنے کے لئے جلسوں کا انعقاد کیا گیا تھا تو پھر یہ جلسہ بے فائدہ ہے۔

اس اقتباس میں جو مَیں نے پڑھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری توجہ تقویٰ پر چلتے ہوئے دو امور کی طرف مبذول کروائی ہے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اپنی روحانیت کو بڑھانا اور دوسرے تقویٰ پر چلتے ہوئے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا اور اُس کے بندوں کے حقوق ادا کرنا۔

اس وقت مَیں اعلیٰ اخلاق کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں تا کہ اُن کو اپناتے ہوئے حقوق العباد ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔ عبادت کا تو کچھ حد تک خطبہ میں ذکر ہو چکا ہے۔ اعلیٰ اخلاق کی بجا آوری اور حقوق العباد کا خیال رکھنا بھی اُسی قدر ضروری ہے جس قدر کہ عبادت کرنا۔ ایک مومن اُسی صورت میں صحیح عابد بن سکتا ہے جب کہ وہ حقوق العباد ادا کرنے والا بھی ہو۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرف بہت توجہ دلائی ہے۔ آپ کا ایک اقتباس میں نے لیا ہے جو گو کہ بہت لمبا ہے لیکن حقوق العباد کی اہمیت واضح کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو پڑھا جائے۔

آپ فرماتے ہیں:۔

''دنیا میں اس زمانہ میں نفاق بہت بڑھ گیا ہے۔ بہت کم ہیں جو اخلاص رکھتے ہیں۔ اخلاص اور محبت شعبۂ ایمان ہے۔ آپ کو خدا آپ کی محبت اور اخلاص کا اجر دے اور تقویت عطا کرے''۔ فرمایا: ''اخلاق فاضلہ اسی کا نام ہے کہ بغیر کسی عوض معاوضہ کے خیال سے نوع انسان سے نیکی کی جاوے۔ اسی کا نام انسانیت ہے۔ ادنیٰ صفت انسان کی یہ ہے کہ بدی کا مقابلہ کرنے یا بدی سے درگزر کرنے کی بجائے بدی کرنے والے کے ساتھ نیکی کی جاوے۔ یہ صفت انبیاء کی ہے اور پھر انبیاء کی صحبت میں رہنے والے لوگوں کی ہے اور اس کا اکمل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز ضائع نہیں کرتا اُن دلوں کو کہ اُن میں ہمدردی بنی نوع ہوتی ہے''۔ فرمایا: ''صفاتِ حسنہ اور اخلاقِ فاضلہ کے دو ہی حصے ہیں اور وہی قرآنِ شریف کی پاک تعلیم کا خلاصہ اور لُبّ لباب ہیں۔ اوّل یہ کہ حق اللہ کے ادا کرنے میں عبادت کرنا، فسق و فجور سے بچنا اور کُل محرّماتِ الٰہی سے پرہیز کرنا اور اوامر کی تعمیل میں کمربستہ رہنا۔ دوم یہ کہ حق العباد ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے اور بنی نوع انسان سے نیکی کرے۔ بنی نوع انسان کے حقوق بجا نہ لانے والے لوگ خواہ حق اللہ کو ادا کرتے ہی ہوں، بڑے خطرے میں ہیں''۔ فرمایا کہ اللہ کا حق ادا کرنے والے لوگ جو ہیں اگر بنی نوع کے حقوق ادا نہیں کر رہے تو بڑے خطرے میں ہیں ''کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ستّار ہے، غفّار ہے، رحیم ہے اور حلیم ہے اور معاف کرنے والا ہے۔ اُس کی عادت ہے کہ اکثر معاف کر دیتا ہے، مگر بندہ (انسان) کچھ ایسا واقعہ ہوا ہے کہ کبھی کسی کو کم ہی معاف کرتا ہے۔ پس اگر انسان اپنے حقوق معاف نہ کرے تو پھر وہ شخص جس نے انسانی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہو یا ظلم کیا ہو، خواہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں کوشاں ہی ہو اور نماز، روزہ وغیرہ احکامِ شرعیہ کی پابندی کرتا ہی ہو مگر حق العباد کی پروا نہ کرنے کی وجہ سے اُس کے اور اعمال بھی حبط ہونے کا اندیشہ ہے۔ غرض مومن حقیقی وہی ہے جو حق اللہ اور حق العباد دونو کو پورے التزام اور احتیاط سے بجا لاوے۔ جو دونو پہلوؤں کو پوری طرح سے مدّنظر رکھ کر اعمال بجا لاتا ہے وہی ہے کہ پورے قرآن پر عمل کرتا ہے ورنہ نصف قرآن پر ایمان لاتا ہے۔ مگر یہ ہر دو قسم کے اعمال انسانی طاقت میں نہیں کہ بزورِ بازو اور اپنی طاقت سے بجا لانے پر قادر ہو سکے۔ انسان نفسِ امارہ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور توفیق اس کے شامل حال نہ ہو کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا انسان کو چاہئے کہ دعائیں کرتا رہے تا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسے نیکی پر قدرت دی جاوے اور نفسِ امارہ کی قیدوں سے رہائی عطا کی جاوے۔ یہ انسان کا سخت دشمن ہے۔ اگر نفسِ امّارہ نہ ہوتا تو شیطان بھی نہ ہوتا۔ یہ انسان کا اندرونی دشمن اور مارِ آستین ہے اور شیطان بیرونی دشمن ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب چور کسی کے مکان میں نقب زنی کرتا ہے تو کسی گھر کے بھیدی اور واقف کار سے پہلے سازش کرنی ضروری ہوتی ہے۔ بیرونی چور بجز اندرونی بھیدی کی سازش کے کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ پس یہی وجہ ہے کہ شیطان بیرونی دشمن، نفسِ امّارہ اندرونی دشمن اور گھر کے بھیدی سے سازش کر کے ہی انسان کے متاعِ ایمان میں نقب زنی کرتا ہے اور نورِ ایمان کو غارت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ (یوسف:54)۔ یعنی مَیں اپنے نفس کو بری نہیں ٹھہراتا اور اُس کی طرف سے مطمئن نہیں کہ نفس پاک ہو

گیا ہے بلکہ یہ تو شریر الحکومت ہے‘‘۔(ملفوظات جلد 5 صفحہ 571-572۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

تو یہ ہے وہ معیار جس تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں لانا چاہتے ہیں کہ اس اخلاص اور محبت کو ایمان کا حصہ نہیں سمجھو گے تو یہ نفاق کی نشانی ہے، منافقت کی نشانی ہے۔ منہ سے یہ کہنے کو کہ ہم ایمان لے آئے یا منہ سے یہ اظہار کرنے سے کہ ہم جماعت سے اخلاص ووفا رکھتے ہیں، اُس وقت تک معیار نہیں سمجھا جا سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل نہ کرو۔ اپنے اخلاق کے معیار بلند نہ کرو۔ اور اللہ کے بندوں کے حقوق اُس صورت میں بھی ادا کرتے رہو اگر تمہارے ذاتی مفاد بھی متاثر ہوتے ہوں۔ بلکہ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے۔ یعنی آپ کا ہر عمل نہ صرف اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق تھا بلکہ جو اعلیٰ اخلاق اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں اُن کے اعلیٰ ترین معیار لئے ہوئے تھا۔ اور آپ کی قوتِ قدسی کی وجہ سے آپ کے صحابہ بھی اُسی رنگ میں رنگین تھے اور اللہ تعالیٰ کا جو قرآنِ کریم میں حکم ہے کہ صِبْغَۃَ اللّٰہِ (البقرۃ: 139)۔ یعنی اللہ کا رنگ پکڑو کی عملی مثال تھے۔ اور اُن کا ہر عمل اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اُس کے حکموں پر چلنے والا تھا۔ اُن کے عمل صرف یہ نہیں تھے کہ بدی کرنے والے کو معاف کر دینا بلکہ اُس سے بڑھ کر یہ کہ اُس بدی کرنے والے سے نیکی بھی کرنا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ اگر ایک انسان بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتا لیکن نمازیں بڑی پڑھتا ہے، چندے بڑے دیتا ہے، اللہ اور اُس کی جماعت کے تمام فرائض ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اُس کی یہ سب نیکیاں اُس وقت تک بیکار ہیں جب تک وہ بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتا اور نہ صرف یہ کہ اللہ کے حقوق کی ادائیگی اُس کے کسی کام نہ آئے گی بلکہ وہ خطرے میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ کی زد میں ہے۔

پس ہمیں اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ ہم میں کتنے ہیں جو یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم سو فیصدی حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے ہیں۔ اگر حقیقت پسندی سے جائزہ لیں تو جو صورتِ حال سامنے آئے گی اُس سے خود ہی آپ کے دلوں میں خوف پیدا ہوگا۔ کئی مرد ہیں جو بظاہر بڑی نمازیں پڑھنے والے عبادت گزار ہیں یا سمجھے جاتے ہیں، جماعتی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں لیکن جب گھر جائیں تو انہوں نے بیویوں سے، گھر والوں سے بڑا ناروا سلوک رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اُن کی طبیعتوں کا یہ تضاد دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ بعض والدین اپنے بچوں کے ذریعے سے اپنی بہوؤں کے حقوق تلف کروا رہے ہوتے ہیں۔ بعض بہوئیں، بیویاں اپنے خاوندوں کے ذریعے سے اُن کے والدین کے حقوق تلف کروا رہی ہوتی ہیں۔ بعض اپنی بیویوں کو چھوڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں، نہ تو انہیں بساتے ہیں نہ رکھتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ایک دفعہ ایک عورت نے ایسا ہی معاملہ حضرت عائشہؓ کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کہ میرا خاوند کہتا ہے کہ میں تجھے تنگ کروں گا، نہ مکمل طور پر علیحدہ کروں گا، نہ بساؤں گا۔ طریقہ اُس نے یہ (اختیار) کیا کہ طلاق کی عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کر لیتا۔ روایت میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ معاملہ پیش ہوا تو کیونکہ اُس وقت تک اس بارے میں کوئی واضح حکم نہیں تھا اس لئے آپ ناپسندیدگی کے اظہار کے باوجود خاموش رہے۔ اور پھر جب طلاق والی یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر دو دفعہ سے زیادہ طلاق دو گے تو پھر ہر دفعہ رجوع نہیں کر سکتے۔ اور اس طرح مرد جو عورت کے حقوق غصب کرتا تھا اُس سے عورت آزاد ہوئی۔ تو ایک تعداد مقرر کر دی۔ تو عورت کی جان چھوٹی۔(سنن الترمذی۔ کتاب الطلاق واللعان باب 16/16۔حدیث نمبر 1192)

لیکن اب بھی بعض دفعہ ایسے معاملے سامنے آجاتے ہیں کہ مرد کہتے ہیں۔ ہم تنگ کرتے رہیں گے، طلاق یا خلع کے معاملے کو لٹکائیں گے۔ بعض دفعہ کاغذوں پر دستخط نہیں کرتے۔ بہر حال جب بھی ایسی صورتحال ہوتی ہے تو عورت کے حقوق قائم کرنے کے لئے نظامِ جماعت ایکشن لیتا ہے اور لینا چاہئے۔ بہر حال یہ ایک مثال مَیں نے دی ہے۔ اسلام نے تو پورے معاشرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف ہمیں توجہ دلادی ہے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہے۔

دیکھیں قریبی رشتہ داروں میں سے جو قریب ترین رشتہ ہے وہ ماں باپ کا ہے۔ اُن کے حقوق سے لے کر معاشرے کے اُس شخص تک کے حقوق ادا کرو جس کو تم جانتے بھی نہیں ہو۔ تو یہ معاشرے میں امن اور محبت کی فضا پیدا کرنے کے لئے اسلام کی خوبصورتی ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اعلیٰ نیکی یہی ہے کہ جو تمہارے سے بدی کرتا ہے، تمہارے حقوق غصب کرتا ہے، جس نے تمہارے خیال میں تمہارا حق چھینا ہے، جس نے جان بوجھ کر تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ جب تمہارے لئے بدلہ لینے کا وقت آئے یا تم نے جب حق پر قائم رہتے ہوئے اُس کے ساتھ کوئی سلوک کرنا ہو، اُس کا جواب دینا ہے تو تمہارا ردّعمل یہ ہونا چاہئے کہ صرف اُتنا حق ادا نہ کرو جو انصاف پر مبنی ہو بلکہ اگر اصلاح ہو سکتی ہو تو اُس سے آگے جا کر احسان کرو۔ تو یہی اعلیٰ اخلاق ہیں اور یہی حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔ جس آیت کا مَیں حوالہ دے رہا تھا اس کا ترجمہ آپ نے سنا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا حق ہو گیا۔ اور یہاں یہ بات واضح ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کر کے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض حقوق معاف کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ مالک ہے باقی تمام غلطیاں معاف کر سکتا ہے لیکن شرک کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرما دیا کہ اس کو مَیں ہرگز معاف نہیں کروں گا۔ جیسا کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ (سورۃ النساء: 49)۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس بات کو ہرگز معاف نہیں کرے گا کہ کسی کو اُس کا شریک قرار دیا جائے۔ اور شرک کی بھی کئی قسمیں ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اپنی اُمّت کے شرک میں مبتلا ہونے کی بڑی فکر ہے۔ ایک صحابی پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی کہ حضور! کیا آپ کی اُمّت بھی شرک میں مبتلا ہو جائے گی؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، لیکن میری اُمّت کا شرک بتوں وغیرہ کا شرک نہیں ہوگا بلکہ مخفی شرک ان میں پیدا ہوگا۔

(المستدرک علی الصحیحین کتاب الرقاق حدیث نمبر 7940 جلد نمبر 8 صفحہ 2827-2828 مکتبہ نزار مصطفی الباز السعودیۃ)

اس کی کچھ تفصیل میں پچھلے جمعہ بیان کر چکا ہوں تو اس لحاظ سے بھی ہمیں جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ شرک سے بچیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث نہ بنیں۔ شرک کے علاوہ باقی غلطیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہاں ان کو مَیں معاف کر دوں گا۔ جیسا کہ فرماتا ہے وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ (سورۃ النساء: 49) کہ اور جو گناہ اس سے ادنیٰ ہوں، اس کے علاوہ ہوں اُسے جس کے حق میں چاہے گا معاف کر دے گا۔

بہر حال اس وقت مَیں ذکر کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ کے بعد پہلا حق والدین کا ہے جو ایک انسان کے بچپن سے لے کر بلوغت کی عمر کو پہنچنے تک ہر طرح اُس کا خیال رکھ رہے ہوتے ہیں۔ جب بچہ ہاتھ پیر بھی نہیں ہلا سکتا۔ مانگ نہیں سکتا۔ اپنی بھوک کا، اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کر سکتا۔ اُس کے رونے اور ہنسنے سے اُس کی طبیعت اور ضرورت کا اندازہ لگا کر والدین اُس کی پرورش کر رہے ہوتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ یہ جو والدین بچے کے لئے کر رہے ہوتے ہیں یہ بھی ایک قسم کی ربوبیت ہے جو وہ کر رہے ہوتے ہیں۔ اور ماں چونکہ زیادہ اس کی پرورش کر رہی ہوتی ہے، اپنے آپ کو جسمانی مشقت میں ڈال کر بھی اُس کا خیال رکھ رہی ہوتی ہے، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھنے والے کے سوال پر کہ کس کا مجھ پر سب سے زیادہ حق ہے؟ آپ نے فرمایا ’تیری ماں کا‘۔ اور تین بار لگاتار پوچھنے پر آپ یہی جواب عطا فرماتے رہے۔ اور چوتھی بار فرمایا: تیرا باپ۔

(بخاری کتاب الادب باب من أحق الناس بحسن الصحبۃ حدیث نمبر 5971)

تو ماں باپ کے حقوق کی یہ اہمیت ہے۔ بلکہ قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ اگر تمہارے ماں باپ تمہیں کوئی ایسی بات کہہ دیں جو ناپسندیدہ ہو تو تب بھی تم نے اُن کی کسی بات پر اُف تک نہیں کہنا بلکہ اُن کے لئے دعائیں کرنی ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا (بنی اسرائیل: 25) اور رحم کے جذبے کے ماتحت اُن کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور اُن کے لئے دعا کرتے وقت کہا کر کہ اے میرے رب! ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ تو ماں باپ کا بچوں پر یہ حق ہے۔

پس جب تک یہ حقوق ادا ہوتے رہیں گے، ماں باپ کی دعاؤں کے طفیل ان حقوق ادا کرنے والوں کی زندگیاں بھی سنورتی رہیں گی اور پھر آگے بچے بھی اس جذبے سے آپ کے بڑھاپے میں آپ کی خدمت کرتے رہیں گے ورنہ جو سلوک آج کے بچے اپنے والدین سے کر رہے ہیں، کل کے بچے وہی سلوک آپ سے کریں گے۔

بعض دفعہ ایسے معاملات آتے ہیں جن کی تہہ تک جا کر اگر دیکھا جائے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ عموماً اُنہی لوگوں کے بچے اپنے والدین کے ساتھ ناروا سلوک رکھتے ہیں جن والدین نے اپنے والدین کے ساتھ صحیح سلوک نہیں کیا ہوتا۔

پھر فرمایا کہ رشتہ داروں اور قریبیوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو۔ اُن کے بھی حق ادا کرو۔ شادیاں ہونے کی وجہ سے جو میاں بیوی کے رحمی رشتے قائم ہوتے ہیں اُن کا بھی خیال رکھو۔ جس طرح بیوی کو خاوند کے گھر والوں کو اپنا بنا کر رکھنا اور اُن کو اپنا رشتہ دار سمجھنا ہے اسی طرح خاوند کو بھی بیوی کے عزیزوں، رشتہ داروں کا اُسی طرح خیال رکھنا ہے۔ پھر شادیوں کے ذریعے سے جو دوسری رشتہ داریاں قائم ہوتی ہیں، لڑکے کے ماں باپ ہیں، بہن بھائی ہیں، لڑکی کے ماں باپ ہیں، بہن بھائی ہیں، دوسرے رشتہ دار ہیں یہ سب ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے ہوں اور حق اُس وقت ادا ہوتے ہیں جب ایک دوسرے پر احسان کرنے کی سوچ پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس فقرہ کی تشریح میں کہ ’جو تمہارے قرابتی ہیں‘ فرماتے ہیں کہ ’’اس فقرہ میں اولاد اور بھائی اور قریب اور دُور کے تمام رشتہ دار آگئے‘‘۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ 208)

اب دیکھیں کہ اس طرح رشتہ داریاں نبھانے سے کس قدر وسیع حقوق کی ادائیگی پر توجہ دینے والا معاشرہ قائم ہوتا ہے۔

پھر فرمایا: یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک اُن کے حقوق کی ادائیگی کی وجہ سے ہو۔ یتیم اور مسکین معاشرے کا ایک ایسا طبقہ ہے جو توجہ چاہتا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے دوسری جگہ حکم فرمایا ہے اگر یتیموں کے حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے اُن کی پرورش کرو، اُن کی جائیداد کی حفاظت کرو اور اگر تمہارے حالات اچھے ہیں تو پھر اُن کی اگر کوئی جائیداد ہے تو اُس میں سے خرچ بھی نہ کرو بلکہ اُن کے لئے رہنے دو۔ اور اگر حالات اچھے نہیں، غربت ہے اور تمہارے اپنے وسائل ایسے نہیں ہیں تو پھر یتیم کی نگہداشت کے لئے اُتنا ہی خرچ کرو جو ضروری ہو۔ اُس کا مال لٹاتے نہ رہو۔ اور جب وہ بلوغت کو پہنچ جائیں تو اُن کی جائیداد اُن کو لَوٹا دو۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ نہ ہو کہ اس سے پہلے اُن یتیموں کے بچپن سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اس طرح خرچ ہو، اس طرح اُن کے پیسے کو لُٹا رہے ہو کہ جب وہ بڑے ہوں تو اُن کے ہاتھ میں کچھ نہ آئے۔ کیونکہ اگر یہ صورتحال ہوئی تو یقیناً ایسے یتیموں کے دلوں میں بے چینی پیدا ہوگی۔ اور جب لوگوں کے دلوں میں، طبیعتوں میں بے چینی پیدا ہوتی ہے تو اس کا اثر معاشرے پر بھی پڑتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص ایک یتیم کے حقوق ادا نہ کر کے یا اُس کا حق غصب کر کے پورے معاشرہ کا سکون برباد کر رہا ہوتا ہے۔ پھر بعض دفعہ جب اس طرح غلط قسم کے اخراجات اُن کو پالنے والے، نگرانی کرنے والے کر رہے ہوتے ہیں تو ان کا اثر ان یتیموں کی طبیعتوں پر بھی پڑتا ہے، اُن کو بھی احساس ہو جاتا ہے۔ معاشرے میں کئی لوگ فساد کی نیت سے بھی یتیم کو اس کے نگران کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں، اُن کے جذبات بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں اور ردّعمل کے طور پر پھر اُس یتیم کی طرف سے بلوغت کی عمر کو پہنچ کر ایسا ردّعمل ظاہر ہوتا ہے، ایسی حرکات ہوتی ہیں جو معاشرہ کا امن و سکون برباد کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض ردّعمل کے طور پر عادی مجرم بن جاتے ہیں۔

پھر مسکین ہیں، ضرورتمند ہیں اُن کے حقوق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اُن کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا چاہئے۔ یہ رشتے داروں کے حقوق ہیں۔ یہاں بہت سارے ایسے آ گئے ہیں جن کے بعض رشتے دار ایسی حالت میں ہیں جن کو شاید اُن کی مدد کی ضرورت ہو اور یہ اس لئے مَیں بتا رہا ہوں کہ جو مدد کر سکتے ہوں اُن کو کرنی چاہئے۔

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر231

مکرم سامح مصطفیٰ صاحب (3)

پچھلی دو قسطوں میں ہم نے مکرم سامح مصطفیٰ صاحب آف مصر کے قبول احمدیت کی داستان کا ابتدائی حصہ اور احمدیت سے تعارف سے قبل کے انکے بعض سوالات اور ان کے جوابات تحریر کئے تھے۔اس قسط میں ان کے احمدیت کی طرف سفر کی کہانی کو آگے بڑھائیں گے۔وہ بیان کرتے ہیں:

جوانی اور فکری قوتوں کی بیداری

جوانی کی عمر میں پہنچتے پہنچتے علمی اور فکری آفاق میں بھی وسعت آتی گئی جس نے میرے قدیم دینی کتب کے مطالعہ کے رجحان کو تقریباً ختم کر دیا لیکن قرآن کریم ہمیشہ میرے ساتھ رہا، نیز میرے ذہن میں اٹھنے والے سوالات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ایک مرتبہ تلاوتِ قرآن کریم کے دوران میری توجہ سورہ یاسین کی اس آیت کی طرف مبذول ہوئی:{وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ}اور سورج (ہمیشہ) اپنی مقررہ منزل کی طرف رواں دواں ہے۔یہ کامل غلبہ والے (اور) صاحبِ علم کی (جاری کردہ) تقدیر ہے۔میں اس آیت کے مضمون کو تصور کی آنکھ سے دیکھنے لگا۔اس امر نے میرے دل میں سائنس پڑھنے کا شوق حد سے زیادہ پیدا کر دیا۔لہذا میں نے اپنی خواہش کی تکمیل کے لئے فزکس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا فیصلہ کیا۔میرے اس اقدام کا اصل مقصد مذکورہ بالا آیت کریمہ کے مضامین کا علم حاصل کرنا تھا۔چنانچہ میری محنت رنگ لائی اور مجھے داخلہ بھی مل گیا لیکن اس فیلڈ میں کم ازکم مجھے اپنے کورس میں ایسا مواد نہ مل سکا جس سے میرا مقصد پورا ہوتا۔لہذا میں نے دل برداشتہ ہو کر سائنس کو چھوڑا اور ادب عربی میں داخلہ لے لیا۔اس دوران مجھے عصر حاضر کی معتزلہ طرز فکر کی بعض کتب کو دیکھنے کا موقعہ ملا، ان کتب کے مطالعہ کے بعد دوبارہ میرے دل میں یہ یقین راسخ ہونا شروع ہو گیا کہ قرآن کریم عقل و منطق کو مخاطب کرتا ہے اور ہر سطح کے انسان کی راہنمائی کرتا ہے۔علاوہ ازیں اس مرحلہ میں کتاب اللہ کے بارہ میں مجھے بہت سے امور کے بارہ میں راہنمائی ملی۔گو میرے لڑکپن کے سوالات تو حل نہ ہوئے لیکن اعتزالی طرز فکر نے مجھے دجال، یاجوج ماجوج، برزخ اور شجرۂ ممنوعہ وغیرہ جیسے امور کے بارہ میں سوچنے میں بہت مدد دی۔اس مرحلہ میں میری سوچ کو صیقل کرنے میں جس چیز نے سب سے زیادہ میری مدد کی وہ مفسرین اور محدثین کی کتب میں خلافِ عقل اور خلافِ واقعہ بعض باتوں کا پایا جانا ہے۔جہاں ان باتوں کے خلاف میرے اندر شدید ردّ عمل پیدا ہوا وہاں یہ خیال بھی میخ کی طرح دل میں گڑھ گیا کہ جو کچھ پرانے مفسرین اور محدثین نے لکھا ہے وہ حرفِ آخر نہیں ہے بلکہ شاید جو کچھ مخفی ہے وہ عقل سے زیادہ قریب اور زیادہ خوبصورت ہے۔

تبصرہ

قرآن کریم کے بارہ میں یہ ایک بہت بڑی غلطی تھی اور ہے جو اکثر مسلمانوں کو لگی ہوئی ہے کہ اس کے معارف کا سلسلہ پچھلے زمانہ میں ختم ہو گیا ہے۔اس غلطی نے جہاں آیات قرآنیہ پر غور وفکر کی عادت کو ختم کر دیا وہاں پرانے مفسرین اور علماء کی باتوں اور روایات کو آنکھیں بند کر کے تسلیم کرنے کی خو کو بھی عام کیا جس کی وجہ سے کئی عقائدی بگاڑ پیدا ہوئے اور آج اسلام دشمن قوتوں کے حملے کا بیشتر اسلحہ انہیں کتب میں مندرج روایات سے عبارت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلامی خدمات میں سے ایک بڑی خدمت یہ بھی ہے کہ آپ نے بدلائل ثابت کیا کہ نہ صرف یہ کہ پچھلے زمانہ میں قرآن کریم کے معارف ختم نہیں ہوئے بلکہ آج بھی ختم نہیں ہوئے اور آئندہ بھی ختم نہ ہوں گے۔آپ نے فرمایا:

’’جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب وغرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں، یہی حال ان صحفِ مطہّرہ کا ہے تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد3 ص258)

قرآن کریم میں اس موجودہ زمانہ کے متعلق بھی بہت سی پیشگوئیاں تھیں جنہیں لوگ نہیں سمجھتے تھے، آپؑ نے قرآن کریم سے ایسی پیشگوئیاں نکال کر سمجھائیں، مثلاً إِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ کی پیشگوئی تھی اس کے معنے پہلے لوگ یہی کرتے تھے کہ قیامت کے دن لوگ اونٹوں پر سوار نہ ہوں گے۔مگر قیامت کو اونٹنی تو کیا کوئی چیز بھی کام نہ آئے گی۔دراصل اس میں آخری زمانے کی خبر تھی اور جب مختلف سواریاں نکل آئیں تو اونٹ بے کار ہو گئے اور پیشگوئی کی صداقت بھی واضح ہو گئی۔

اسی طرح إِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ سے بھی یہ مراد تھا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ وحشی جانوروں کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے گا اور چڑیا گھر بنائے جائیں گے۔نیز یہ بھی مراد تھا کہ پہلے زمانہ میں قوموں کو ایک دوسرے سے وحشت تھی اب ایسا وقت آیا ہے کہ ایک دوسرے سے تار اور ریل اور جہازوں کے ذریعہ ملنے لگے ہیں بلکہ آج کل کے زمانے میں تو یہ میل ملاقات جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ بہت زیادہ ہو گیا ہے۔اور یہ دراصل وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ کی پیشگوئی کا بھی ظہور ہے کہ دور دراز بیٹھے ہوئے لوگ ایک دوسرے سے ایسے مل گئے ہیں جیسے ایک ہی جگہ پر اکٹھے بیٹھے ہوں۔اسی طرح آپؑ نے آیت کریمہ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا۔ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا سے ثابت کیا کہ چاند کی روشنی اپنی نہیں ہے بلکہ وہ سورج سے روشنی لیتا ہے۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وہم کا جواب دے کر سوچوں میں بھی ایک عجیب تغیر پیدا کر دیا۔آپ سے پہلے مولوی یہی کہا کرتے تھے کہ فلاں بات فلاں تفسیر میں لکھی ہے اور اگر کوئی نئی بات پیش کرتا تو کہتے بتاؤ کس تفسیر میں لکھی ہے؟ مگر مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا کہ جو خدا ان تفاسیر کے مصنفوں کو قرآن سکھا سکتا ہے وہ ہمیں کیوں نہیں سکھا سکتا؟! اور اس طرح کنویں کے مینڈک کی حیثیت سے نکال کر آپ نے ہمیں سمندر کا تیراک بنا دیا۔

(ماخوذ از انوار العلوم جلد10 ص147 تا149)

بہتر کی تلاش

جب میں اس نتیجہ پر پہنچ گیا کہ پرانے مفسرین اور علماء کے اقوال حرفِ آخر نہیں ہیں بلکہ جو مخفی ہے وہ شاید زیادہ بہتر ہے، تو اسکے بعد میرا اس بہتر کی تلاش کا سفر شروع ہو گیا۔اس عرصہ میں میرا قرآن کریم کے ساتھ تعلق مزید مضبوط ہو گیا۔میں اس پر اس لئے غور کرتا تھا تا کسی نئی بات کا استنباط اور نئے نقطہ کا انکشاف ہو۔اس کوشش سے میرے لئے یہ ثابت ہو گیا کہ قرآن کریم ایک زندہ معجزہ اور معارف کا ایسا بحر زخار ہے جس سے ہر ایک اپنی بساط کے مطابق لعل و جواہر نکال سکتا ہے۔

علمی مباحثات

اس عرصہ میں کبھی کبھار مسلمانوں اور عیسائیوں کے ساتھ دینی امور کے بارہ میں گفتگو بھی ہوتی رہتی تھی۔مسلمانوں کے ساتھ تو گفتگو عموماً ٹھیک ہی رہتی اور اس نتیجہ پر ختم ہوتی کہ معتدل دینی رجحانات ہی مسلمانوں کے لئے بہتر طرز عمل ہے۔لیکن عیسائیوں کے ساتھ میری گفتگو اکثر فاتحانہ شان کے ساتھ ختم ہوتی تاہم جب مذہبی آزادی اور قتل مرتد جیسے مسائل زیر بحث آتے تو حقیقت اس ظاہری صورتحال سے مختلف ہو جاتی۔تعصب نے میری آنکھوں پر پردہ ڈال دیا تھا اور میں یہ سمجھتا تھا کہ میری شکست دراصل اسلام کی شکست ہے لہذا میں بغیر سوچے سمجھے قتل مرتد جیسے مسئلہ کا دفاع کرتا تھا حالانکہ میرے اندر سے اٹھنے والی آواز چیخ چیخ کر کہہ رہی ہوتی تھی کہ اس معاملہ میں میرا موقف بہت کمزور ہے۔بلکہ یہ ایسا حساس مقام تھا کہ اعدائے اسلام بار بار جن امور کو نشانہ بنا کر اسلام پر حملہ کرتے تھے ان میں سے یہ سرفہرست تھا۔لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کے بارہ میں مجھے اس وقت کہیں کوئی درست موقف نہ مل سکا۔

اسی صورتحال میں کئی سال گزر گئے میرے اندر کی کشمکش بڑھتی گئی جس نے میرے اندر اپنے موقف کے دفاع کے لئے پیدا ہونے والی غیرت وحمیت کو آہستہ آہستہ ختم کرنا شروع کر دیا۔

زندگی کے نام پر موت کا کاروبار

عیسائی دوستوں کے ساتھ میری گفتگو کا سلسلہ بدستور جاری رہا جس میں اکثر پیار ومحبت کی فضاء قائم رہتی اور تعصب وتشدد کا بظاہر کوئی اظہار نہ ہوتا لیکن دونوں اطراف بہرحال اپنے دینی خیالات پر سختی سے قائم رہنے کی پالیسی پر عمل کرتی رہیں۔ایسے میں ایک دفعہ میرے ایک عیسائی دوست نے ہاٹ برڈ پر آنے والے ’’الحیاۃ‘‘ (زندگی) نامی ایک چینل کے بارہ میں مجھے بتایا اور اسے دیکھنے کا مشورہ دیا۔یہی نہیں بلکہ اس نے پادری زکریا بطرس کا تعارف بھی کروا دیا کہ وہ اس چینل پر اسلامی مسائل پر بڑی عالمانہ اور عقل ومنطق کے عین مطابق مدلل جرح کرتے ہیں۔اس وقت تک مجھے اس چینل کے بارہ میں کچھ علم نہ تھا لہذا اس کا نام سنتے ہیں میرے دل میں یہی خیال گزرا کہ اپنے نام کی طرح یہ تعمیری تنقید کرنے والا حقیقت پسندی پر مبنی کوئی چینل ہو گا جو شاید مسلمانوں اور عیسائیوں کے مابین فاصلے کم کرنے کے لئے کھولا گیا ہو گا۔تاہم مجھے یہ موقعہ نہ مل سکا کہ میں اسے زمانہ تقریب میں دیکھ سکوں۔لیکن کچھ عرصہ کے بعد ایک دن اتفاقاً ہی یہ چینل نظر سے گزرا اور میں نے اسے کچھ دیر کے لئے دیکھا تو شاید اسکے بعد دیکھنے کی ہمت نہ رہی۔مختصر یہ کہ جو میں نے دیکھا یا سنا وہ میری سماعتوں پر کسی زلزلہ سے کم نہ تھا، میرا دل اندر ہی اندر غصہ اور دکھ سے کٹنے لگا۔جو کچھ میں نے سنا اسے دریدہ دہنی اور دشنام دہی کا نام دیا جانا چاہئے لیکن وہ سب کچھ ایسی کتابوں سے ماخوذ تھا جو اسلامی کتب کے نام سے معروف تھیں۔اس چینل کے کچھ پروگرام دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا کہ اس چینل میں کام کرنے والے تمام لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتکِ شان اور توہین کے لئے نیز مسلمانوں کے سامنے آپؐ کی غلط تصویر پیش کرنے کے لئے ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔مجھے اس بات سے تو کوئی حیرانی نہیں ہوئی کہ متعصب عیسائی ایسی حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں کیونکہ تعصب کی آنکھ کو تو ہر چیز میں نقص نظر آتا ہے لیکن افسوس اس بات کا تھا کہ ایسے مفاد پرستوں کو اسلامی کتب میں سے ایسا مواد مل گیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عظیم پر اعتراض کا سبب ٹھہرا۔ہر دفعہ میرا اس چینل کو دیکھنا کسی ایسی جنگ سے کم نہ ہوتا تھا جس کے آخر پر میں ہی ہمیشہ ہزیمت خوردہ ٹھہرتا تھا۔میں سوچتا تھا کہ میرا احساسِ شکست تو میری کم علمی کی وجہ سے ہے، اور اس لحاظ سے شاید میں تو کسی قدر معذور بھی ہوں لیکن بڑے بڑے علماء کے پاس کیا عذر ہے جو دین میں ایسی چیزیں شامل کر دیتے ہیں جنہیں لے کر اعدائے اسلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے دینِ پر حملے کر رہے ہیں۔گو مجھے اس بات کا تو یقین تھا کہ اسلام کے قوی دلائل کے سامنے یہ عیسائی حملہ ریت کی دیوار ثابت ہو گا لیکن میں ایسے دلائل سے تہی دست تھا۔میری حالت ایسے کاریگر کی سی تھی جس کے پاس کام کرنے کے لئے اوزار ہی نہ ہوں۔یقیناً ایسے شخص سے تو کسی چیز کی امید نہیں کی جا سکتی۔

مختصر یہ کہ اس چینل کو دیکھنے کا عرصہ روحانی اور نفسیاتی طور پر ایک عذاب میں گرفتار ہونے کے مترادف تھا۔الحیاۃ (زندگی) نامی یہ چینل میرے لئے کسی وبالِ جان سے کم نہ تھا۔

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

عربی زبان میں کہتے ہیں کہ جو ضرب کمر نہ توڑ سکے وہ کمر کو مضبوط کرنے کا سبب بن جاتی ہے۔چنانچہ یہی میرے ساتھ ہوا۔جہاں ہاٹ برڈ کے ٹی وی چینلز کو دکھانے والا ریسیور میرے لئے سخت ابتلاء کا پیش خیمہ ثابت ہوا تھا کیونکہ اس پر چلنے والے عیسائی چینل نے میری روحانی فضا کو مسموم کر دیا تھا وہاں ہاٹ برڈ کے ہی ایک اور چینل پر مجھے اس زہر کا تریاق مل گیا۔ہر تنگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی آسانی بھی رکھ دی ہے اور ہر بیماری کا اس نے علاج پیدا کیا ہے، جسے تلاش کرنے کے لئے ہمیں محنت کی ضرورت ہے۔لیکن مجھے میری بیماری کا علاج خدا تعالیٰ نے خود ایم ٹی اے کی شکل میں عطا فرما دیا۔پہلی نظر میں تو یہ چینل میری توجہ کا مرکز نہ بنا بلکہ میں نے اسے دیکھتے ہی دوسرا چینل بدل لیا۔میرے لئے اس کو ایک نظر دیکھ کر ہی یہ سمجھنا تو آسان تھا کہ یہ مسلمانوں کا ہی ایک چینل ہے لیکن اسکی زبان ناقابلِ فہم تھی، بلکہ شاید اس پر مختلف اوقات میں مختلف زبانوں میں پروگرام نشر ہوتے تھے۔چونکہ اس کے پروگراموں میں نظر آنے والے اکثر چہرے ایشیائی ہی تھے جس کی بنا پر میں نے اندازہ لگایا کہ شاید M سے مراد Malaysia ہے اور T سے مراد ٹی وی ہے۔لیکن میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ اسی چینل پر مجھے وہ کچھ ملنے والا ہے جس کی مجھے بڑی شدت سے تلاش ہے۔

میرے عیسائی دوست نے تو ’’الحیاۃ‘‘ (زندگی) نامی چینل کا پتہ بتا کے میری موت کا سامان کرنا چاہا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اسے میرے لئے حقیقی روحانی زندگی کے پیغام کی طرف راہنمائی کا ذریعہ بنا دیا۔ (باقی آئندہ)

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ ربوہ)

قسط نمبر 40

متی باب 27

اس باب کی ابتدا اس بات سے ہوتی ہے کہ صبح یسوع کو پیلاطوس حاکم کے حوالہ کیا گیا۔ مگر اس کی تفصیل بعد میں آتی ہے پہلے یہوداہ کی موت کا ذکر ہے، لکھا ہے:۔

جب اس کے پکڑوانے والے یہوداہ نے یہ دیکھا کہ وہ مجرم ٹھہرایا گیا تو پچھتایا اور وہ تیس روپے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس واپس لاکر کہا۔ میں نے گناہ کیا کہ بے قصور کو قتل کے لئے پکڑوایا۔ انہوں نے کہا ہمیں کیا؟ تو جان۔ اور وہ روپیوں کو مقدس میں پھینک کر چلا گیا اور جا کر اپنے آپ کو پھانسی دی۔ سردار کاہنوں نے روپے لے کر کہا ان کو ہیکل کے خزانہ میں ڈالنا روا نہیں کیونکہ یہ خون کی قیمت ہے۔ پس انہوں نے مشورہ کر کے ان روپیوں سے کمہار کا کھیت پردیسیوں کے دفن کرنے کے لئے خریدا۔ اس سبب سے وہ کھیت آج تک خون کا کھیت کہلاتا ہے۔ اس وقت وہ پورا ہوا جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا کہ جس کی قیمت ٹھہرائی گئی تھی انہوں نے اس کی قیمت کے وہ تیس روپے لے لئے۔ (اس کی قیمت بعض بنی اسرائیل نے ٹھہرائی تھی)۔ اور ان کو کمہار کے کھیت کے لئے دیا جیسا خداوند نے مجھے حکم دیا۔ (متی باب 27 آیت 3 تا 9)

۞......اب اس بیان کے بالمقابل اعمال کی کتاب کا بیان دیکھئے۔ اعمال کی کتاب باب ایک آیت 16 تا 20 میں پطرس کی زبانی لکھا ہے:۔

اے بھائیو! اس نوشتہ کا پورا ہونا ضرور تھا جو روح القدس نے داؤد کی زبانی اس یہوداہ کے حق میں پہلے سے کہا ہوا تھا جو یسوع کے پکڑنے والوں کا راہنما ہوا کیونکہ وہ ہم میں شمار کیا گیا اور اس نے خدمت کا حصہ پایا۔ اس نے بدکاری کی کمائی سے ایک کھیت حاصل کیا اور سر کے بل گرا اور اس کا پیٹ پھٹ گیا اور یہ یروشلم کے سب رہنے والوں کو معلوم ہوا یہاں تک کہ اس کھیت کا نام ان کی زبان میں ھقل دماء پڑ گیا یعنی خون کا کھیت۔ کیونکہ زبور میں لکھا ہے کہ اس کا گھر اجڑ جائے اور اس میں کوئی بسنے والا نہ ہو اور اس کا عہدہ کوئی دوسرا لے لے۔ (اعمال باب 1 آیت 16 تا 20)

۞......اب ہم پادری صاحبان سے جو اپنی اس کتاب کو خدا کا کلام کہتے ہیں اور دنیا کی نجات کے لئے راہنما قرار دیتے ہیں پوچھتے ہیں کہ فرمایئے کیا متی کا بیان اور اعمال کا بیان بالکل متضاد ہیں یا نہیں؟

— کیا یہوداہ اسکریوتی نے رقم وصول کر لی تھی یا نہیں؟

— کیا یہوداہ اسکریوتی نے اس رقم سے کھیت خریدا تھا یا نہیں؟

کیا یہوداہ اسکریوتی رقم کو ہیکل میں پھینک کر چلا گیا اور خودکشی کر لی اور یہود نے اس رقم سے اجنبیوں کے لئے قبرستان کی زمین خریدی؟

— کیا یہوداہ اسکریوتی نے رقم وصول کی اور اس سے کھیت خریدا جس میں وہ حادثہ کا شکار ہوا؟

— کیا ھقل دماء کے نام کے بارہ میں متی اور اعمال کے بیان متضاد ہیں یا نہیں؟

— ایک سوال یہ ہے کہ متی نے یہوداہ اسکریوتی کے بارہ میں یرمیاہ کا جو حوالہ دینے کی کوشش کی ہے وہ یرمیاہ میں بھی ہے یا نہیں؟

— کیا زکریا کے حوالوں میں بھی یہوداہ اسکریوتی کی طرف کوئی اشارہ ہے؟

انٹرپریٹرز بائبل کے مرتبین نے یہوداہ اسکریوتی کے واقعات کو بیان کرنے میں بڑی ہوشیاری سے کام لینے کی کوشش کی ہے مگر ان تضادات کو اور ان غلطیوں کو چھپا نہیں سکے جو ان واقعات کے بیان میں ہوئی ہیں، لکھتے ہیں:۔

The story of Juda's death probably comes to Matthew from oral tradition. The brief account is Acts 1:18-19 says that Judas used the money to buy a farm which came to be known as "the field of blood" and died a horrible death but not necessarily by his own hand. Behind both narratives may be a simple and primitive tradition that land was purchased with the money and that the betrayer came to a bad end. The details of Matthew's story are influenced by the scripture quotations in vss.9-10.

(یہ دبے لفظوں میں اقرار ہے کہ پرانے عہدنامہ کے الفاظ کو پیشگوئی کے طور پر اس واقعہ پر چسپاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ پرانے عہدنامہ کے حوالے اصل جگہ سے پڑھ کر دیکھ لیں۔ یہوداہ اسکریوتی کے واقعہ سے ان حوالوں کا دور کا بھی تعلق نہیں۔)

۞......انٹرپریٹرز بائبل کے مرتبین مزید لکھتے ہیں:۔

5-7.The remaining verses are an interesting example of Jewish Christian reasoning. Some teacher must have woven together the scripture passages in vss. 9-10 and used them as a sermon on Judas. It was assumed that all O.T. prophecies must be fulfilled in the days of the Messiah, and so nothing was more natural than to take these verses which referred to money and use them to piece out the fragmentary account of Juda's death.

(محتاط زبان میں یہ اس بات کا اقرار ہے کہ پرانے عہدنامہ میں پیشگوئیوں کو یہوداہ کی موت پر خواہ مخواہ چسپاں کر دیا گیا ہے۔)

The throwing down of the pieces of silver in the temple is derived from Zech. 11:13, "So I took the thirty shekels of silver, and cast it into treasury in the house of the Lord. (Amer Trans) "Treasury" is probably the original reading of Zechariah, but the word has been changed in the M.T. to the similar.

۞......پھر انٹرپریٹرز بائبل کے مرتبین لکھتے ہیں:۔

9. Then was fulfilled what had been spoken by the prophet. This is the formula which Matthew uses for a few special quotations (e.g.in1:22)

(ہم پہلے باب پر تبصرہ کرتے ہوئے خوب اچھی طرح ثابت کر چکے ہیں کہ متی باب 1 آیت 22 میں پرانے عہدنامہ کی جو پیشگوئی یسوع پر چسپاں کی جارہی ہے اس کو دور کا تعلق بھی یسوع سے نہیں۔)

انٹرپریٹرز بائبل میں لکھا ہے:۔

The passage is not from Jeremiah, but is a free paraphrase of Zech.11:13, with some slight reminiscenee of Jer. 18:2-3; 32:6-15

گویا خدا کے کلام میں خود خدا کے دوسرے کلام کا حوالہ بالکل غلط دیا گیا ہے!!!

۞......یہوداہ کی موت کے بارہ میں متی اور اعمال میں جو تضاد ہے وہ اتنا سخت ہے کہ پادری ڈم میلو صاحب بھی جو کٹر عیسائی ہیں اور نئے عہدنامہ کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں یہ لکھنے پر مجبور ہوئے ہیں:۔

The divergences of the two accounts of the end of Judas are well known. In St. Matthew he hangs himself in Acts he is killed by a fall. In St. Matthew the priest buy a field with the blood money to bury strangers. In Acts Judas himself buys a field presumably for his own purposes. It is possible by various ingenious conjectures to harmonise the accounts, but the truth of the matter probably is that the Apostles did not care to investigate at the time so hateful a subject as the fate of the traitor, and that when the gospels came to be written the exact circumstances could no longer be ascertained.

تو پھر فرمایئے پادری صاحب آپ کس بنا پر اس کتاب کو خدا کا کلام کہتے ہیں اور تمام انسانیت کی راہنمائی کے لئے قرار دیتے ہیں۔

۞......یہوداہ کی موت کے ذکر کے بعد متی باب 27 میں یسوع کے پیلاطوس کی عدالت میں پیش ہونے کا ذکر ہے اس واقعہ کا ذکر چاروں اناجیل میں ہے اور اس بارہ میں چاروں اناجیل میں اختلافات بھی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ متی کے اس بیان کا جائزہ بھی لیا جائے اور دوسری اناجیل سے تقابلی مطالعہ بھی کیا جائے۔

متی باب 27 میں لکھا ہے:۔

یسوع حاکم کے سامنے کھڑا تھا اور حاکم نے اس سے یہ پوچھا کہ کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ یسوع نے اس سے کہا تو خود کہتا ہے۔ اور جب سردار کاہن اور بزرگ اس پر الزام لگا رہے تھے اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ اس پر پیلاطوس نے اس سے کہا کیا تو نہیں سنتا یہ تیرے خلاف کتنی گواہیاں دیتے ہیں؟ اس نے ایک بات کا بھی اس کو جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ حاکم نے بہت تعجب کیا۔ اور حاکم کا دستور تھا کہ عید پر لوگوں کی خاطر ایک قیدی جسے وہ چاہتے تھے چھوڑ دیتا تھا۔ اس وقت برّابا نام ان کا ایک مشہور قیدی تھا۔ پس جب وہ اکٹھے ہوئے تو پیلاطوس نے ان سے کہا تم کسے چاہتے ہو کہ میں تمہاری خاطر چھوڑ دوں؟ برّابا کو یا یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے؟ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ انہوں نے اس کو حسد سے پکڑوایا ہے۔ اور جب وہ تخت عدالت پر بیٹھا تھا تو اس کی بیوی نے اسے کہلا بھیجا کہ تو اس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ کیونکہ میں نے آج خواب میں اس کے سبب سے بہت دکھ اٹھایا ہے۔ لیکن سردار کاہنوں اور بزرگوں نے لوگوں کو ابھارا کہ برّابا کو مانگ لیں اور یسوع کو ہلاک کرائیں۔ حاکم نے ان سے کہا کہ ان دونوں میں سے کس کو چاہتے ہو کہ تمہاری خاطر چھوڑ دوں؟ انہوں نے کہا برّابا کو۔ پیلاطوس نے ان سے کہا پھر یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں؟ سب نے کہا وہ مصلوب ہو۔ اس نے کہا کیوں اس نے کیا برائی کی ہے؟ مگر وہ اور بھی چلّا چلّا کر کہنے لگے وہ مصلوب ہو۔ جب پیلاطوس نے دیکھا کہ کچھ بن نہیں پڑتا بلکہ الٹا بلوا ہوتا جاتا ہے تو پانی لے کر لوگوں کے روبرو اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا کہ میں اس راستباز کے خون سے بری ہوں۔ تم جانو۔ سب لوگوں نے جواب میں کہا اس کا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر! اس پر اس نے برّابا کو ان کی خاطر چھوڑ دیا اور یسوع کو کوڑے لگوا کر حوالہ کیا کہ مصلوب ہو۔ (متی باب 27 آیت 11 تا 26)

ہم عیسائی قارئین کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس بیان کو اور اس عدالت کے بارہ میں جو بیان باقی تین اناجیل میں ہے غور سے پڑھیں کیونکہ اس واقعہ کے اثرات اس بات پر پڑتے ہیں کہ کیا حضرت مسیح حقیقتاً صلیب پر فوت ہوگئے تھے یا نہیں، جس کی تفصیل ہم انشاء اللہ مسیح کے صلیب کے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے بیان کریں گے۔

۞......**متی اور دوسری اناجیل میں حضرت مسیح کے پیلاطوس کی عدالت میں پیش ہونے کا جو واقعہ بیان ہے اس میں مسیحیوں کے لئے مندرجہ ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔**

1۔ پیلاطوس یسوع کو معصوم سمجھتا تھا اور اس یقین پر قائم تھا کہ یہود نے یسوع کو جو بے گناہ ہے غلط الزامات لگا کر عدالت میں پیش کیا ہے۔

2۔ پیلاطوس نے پوری کوشش کی ہے کہ یسوع کو بے گناہ قرار دیکر رہا کر دیا جائے۔

3۔ اس کی بیوی کی خواب نے بھی اس کو اس بات پر قائم کیا ہے۔

4۔ جب پیلاطوس یہودیوں کی وجہ سے مجبور ہوگیا تو اس نے پانی لے کر ہاتھ دھوئے اور یہ فقرہ کہا کہ مَیں اس راستباز کے خون سے بری ہوں۔

5۔ مرقس میں وضاحت ہے کہ پیلاطوس کو معلوم تھا کہ سردار کاہنوں نے حسد سے یسوع کو میرے حوالہ کیا ہے۔

6۔ لوقا کی انجیل میں ایک اہم بات ہے جس کا اثر واقعہ صلیب پر پڑتا ہے اور جس کا ذکر آگے چل کر کریں گے کہ یسوع پیلاطوس کی عدالت میں ایک دن میں دوبار پیش ہوئے ہیں۔ پہلے صبح وہ عدالت میں پیش کئے گئے اور یہود نے پیلاطوس پر اپنا پورا دباؤ ڈالا۔ پھر جب پیلاطوس کو معلوم ہوا کہ یسوع گلیل سے تعلق رکھتے ہیں تو اس نے یسوع کو گلیل کے حاکم کے پاس جو یروشلم آیا ہوا تھا بھجوا دیا وہاں بھی اچھی خاصی لمبی کارروائی ہوئی۔ اس کے بعد گلیل کے حاکم نے یسوع کو پیلاطوس کے پاس دوبارہ بھجوا دیا۔ جہاں سردار کاہنوں اور سرداروں اور عام لوگوں کو دوبارہ جمع کر کے عدالتی کارروائی ہوئی۔ یہ واقعہ صرف لوقا میں ہے باقی اناجیل میں نہیں اور اناجیل کے اختلاف کی ایک مثال ہے۔

7۔ یوحنا کی انجیل میں وضاحت ہے کہ یہود پیلاطوس کے پاس قلعہ کے اندر نہیں گئے تا کہ ناپاک نہ ہوں بلکہ فسح کھا سکیں۔ اس لئے یوحنا کی انجیل میں مسیح کے فسح کھانے کا ذکر نہیں۔ شام کے وقت ایک کھانے کا ذکر ہے مگر باقی اناجیل میں کہا گیا ہے کہ مسیح ایک رات قبل فسح کا کھانا اپنے حواریوں کے ساتھ کھا چکے تھے۔

8۔ یوحنا کی انجیل میں یسوع اور پیلاطوس کی گفتگو کی بعض باتیں درج ہیں جو باقی اناجیل میں نہیں بلکہ اس بات پر زور ہے کہ یسوع پیلاطوس کی عدالت میں بالعموم خاموش رہے۔ مگر یوحنا کی انجیل میں انہوں نے

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

وقف جدید کے 56ویں سال کے آغاز کا اعلان

گزشتہ سال (2012ء) میں عالمگیر جماعت احمدیہ نے وقف جدید میں 50 لاکھ 10 ہزار پاؤنڈز کی مالی قربانی پیش کی۔

پاکستان نے اپنی اول پوزیشن برقرار رکھی۔ بیرون پاکستان میں برطانیہ نمبر ایک اور امریکہ دوسرے نمبر پر رہا۔

مختلف پہلوؤں سے وقف جدید میں جماعتوں کی مالی قربانی کے کوائف کا بیان

جس نیک نیت سے احباب جماعت چندہ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اتنی ہی اس میں برکت بھی رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل ہی ہم یہ کشائش دیکھ رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ کشائش اور ہمارے پیسے میں برکت کے نظارے ہم دیکھتے رہیں گے۔

خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کر دینے کا وقت آتا ہے تو احمدی اپنا پیٹ کاٹ کر بھی قربانیاں دیتے ہیں۔ بھوکے رہنا گوارا کر لیتے ہیں لیکن یہ گوارا نہیں کرتے کہ اپنے چندے دینے کا انکار کریں یا کسی طرح کمی کریں۔ یہی انبیاء کی جماعتوں کی نشانی ہے کہ وہ ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں اور کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔

احباب جماعت کی غیر معمولی قربانیوں کے واقعات کا روح پرور تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 4 رجنوری 2013ء بمطابق 4 رصلح 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (بقرہ:263)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اُس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے۔ اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

اس آیت کے مضمون کا جو ادراک آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ماننے والوں کو ہے، وہ کسی اور میں نہیں۔ یہ لوگ بے لوث، بے نفس ہو کر مالی قربانی کرتے ہیں۔ مالی قربانی کی خواہش رکھتے ہیں۔ اگر خواہش کے مطابق نہ دے سکیں تو بے چین ہو جاتے ہیں۔ پرانے احمدیوں کا بھی یہی حال ہے اور نئے آنے والوں کا بھی۔

ابھی کل ہی مجھے ایک عرب فیملی ملی۔ دونوں میاں بیوی بہت پڑھے لکھے ہیں۔ پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے۔ بچے بھی ماشاء اللہ بڑے شریف النفس ہیں اور دین کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ابھی بالکل نوجوانی کی عمر ہے، نئے احمدی ہیں، جماعت کے ساتھ بڑا تعلق ہے اور اُن میں ایک تڑپ بھی ہے۔ ایک بچہ تو ابھی جوانی میں قدم رکھ رہا ہے لیکن دین کے معاملے میں انتہائی سنجیدہ ہے۔ بارہ تیرہ سال کی عمر ہے۔ اس فیملی نے چند مہینے پہلے بیعت کی تھی۔ آجکل جیسا کہ دنیا کے معاشی حالات ہیں، اس وجہ سے ان کے پاس جاب بھی کوئی نہیں ہے، پڑھائی بھی ابھی ختم کی ہے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد فارغ ہیں، بڑی مشکل سے گزارہ کر رہے ہیں بلکہ عزیزوں سے قرض لے کر گزارہ کر رہے ہیں۔ وہ خاتونِ خانہ جو اس فیملی کی بچوں کی ماں تھی، بڑے درد سے مجھے کہنے لگیں کہ میرا دل بڑا بے چین رہتا ہے کہ کام نہ ہونے کی وجہ سے ہم چندہ پوری طرح نہیں دے سکتے۔ میں نے اُس کو سمجھایا کہ آپ کے حالات کے مطابق آپ جو دے سکتی ہیں یا دیتی ہیں وہی کافی ہے۔ لیکن بار بار یہی کہہ رہی تھی کہ میں کسی بھی قربانی میں اپنے آپ کو اب دوسرے احمدیوں سے پیچھے نہیں رکھ سکتی۔ حالانکہ ابھی چند مہینے پہلے بیعت کی ہے۔ بار بار اس کا اظہار تھا کہ بہت بے چین ہوں۔ تو یہ انقلاب جو بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے والوں کی طبیعتوں میں پیدا ہو جاتا ہے، اس احساس کے بعد کسی قربانی پر احسان جتانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ بے چینی ہے کہ ہم قربانی نہیں کر رہے، یا قربانی کا وہ معیار نہیں ہے جو چاہتے ہیں۔

پھر بعض دفعہ بعض افراد کے خلاف کسی وجہ سے تعزیری کارروائی ہوتی ہے۔ تعزیری کارروائی میں سزا میں یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں سے چندہ نہیں لینا۔ اس پر لوگ بے چین ہو کر مجھے لکھتے ہیں کہ کوئی اور سزا دے لیں لیکن یہ سزا نہ دیں۔ اول تو ہم معافی مانگتے ہیں۔ جس قصور کی وجہ سے سزا ہے اُس کا مداوا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اگر سزا دینی ہی ہے تو پھر خدا کے لئے ہمیں چندے کی ادائیگی سے محروم نہ کریں کہ یہ تو ہمارا اوڑھنا بچھونا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک عجیب جماعت پیدا فرمائی ہے جسے مالی قربانی کرنے میں عجیب راحت وسکون ملتا ہے اور اس سے روکنے پر دل بے چین ہو جاتے ہیں۔

پس آج روئے زمین پر کوئی اور ایسی جماعت نہیں ہے جو یہ جذبہ رکھتی ہو۔ مخالفینِ احمدیت دعوے تو بہت کرتے ہیں لیکن یہ اظہار اُن کی تقریروں میں جو وہ اپنے لوگوں میں کرتے ہیں، اکثر سننے میں آتا ہے کہ دیکھو قادیانی یا مرزائی (جو ہمیں وہ کہتے ہیں) اپنے مقاصد کے لئے کتنی قربانی کرتے ہیں اور تمہیں ایک مسجد کے چندے کے لئے یا فلاں کام کے لئے کوئی توجہ نہیں پیدا ہوتی۔ اور یہ اظہار ان غیر احمدی علماء کا، مولویوں کا یا ان لوگوں کا، تنظیموں کا ہمیں صرف پاکستان، ہندوستان میں نظر نہیں آتا بلکہ افریقہ کے مسلمان ممالک میں بھی یہ باتیں سننے میں آتی ہیں۔ اور پھر جب کچھ خرچ کر دیتے ہیں تو اظہار یہ ہوتا ہے کہ دیکھو ہم نے فلاں مسجد کے لئے یا عوام کی فلاح و بہبود کے فلاں کام کے لئے اتنا روپیہ دیا ہے۔ پھر جن کمیٹیوں کو دیتے ہیں، جن تنظیموں کو دیتے ہیں، اُن میں بعض دفعہ اس وجہ سے لڑائی ہو جاتی ہے کہ ہم نے اتنا پیسہ دیا تھا، اس کا حساب دو یا اس طرح خرچ نہیں ہوا، اسے صحیح طرح خرچ نہیں کیا گیا۔

یہ بھی خدا تعالیٰ کا جماعت پر فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کے پیسے میں اللہ تعالیٰ نے جو برکت رکھی ہے وہ اُن کے ہاں نظر نہیں آتی۔ ابھی گزشتہ دنوں جب میں نے جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح کیا تو وہاں ایک اخباری نمائندے نے جو مسلمان تھے بلکہ پاکستانی اخبار کے نمائندے تھے، مجھ سے پوچھا کہ اس پراجیکٹ کے لئے حکومت سے بھی یا کہیں سے کوئی مدد لی گئی ہے؟ تو مَیں نے اُسے کہا کہ ہمارے سب کام اللہ تعالیٰ

کے فضل سے جماعت کے افراد کے چندوں سے ہوتے ہیں اور یہ عمارت بھی احبابِ جماعت کے چندوں سے ہی بنی ہے۔ لیکن جو خرچ اس پر ہوا ہے، اگر کوئی حکومتی ادارہ یہ اتنی بڑی عمارت بناتا یا کوئی اور ادارہ بھی اس عمارت کے لئے خرچ کرتا تو اس سے بہت زیادہ خرچ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعتی پیسہ میں برکت بھی رکھی ہوئی ہے اور تھوڑے میں بہت سے کام ہو جاتے ہیں۔ پس جس نیک نیت سے احبابِ جماعت چندہ دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُتنی ہی اس میں برکت بھی رکھتا ہے۔

یہاں اس بات کی طرف بھی اشارہ کر دوں یا بتا دوں کہ گو چندہ دے کر افرادِ جماعت نہ تو پوچھتے ہیں، نہ ہی احسان جتاتے ہیں، لیکن خرچ کرنے والے احباب جو جماعتی انتظامیہ ہے، کو بہت زیادہ محتاط ہونا چاہئے۔ خرچ بڑا پھونک پھونک کر کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل ہی ہم یہ کشائش دیکھ رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ کشائش اور ہمارے پیسے میں برکت کے نظارے ہم دیکھتے رہیں گے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس فکر کو بھی سامنے رکھنا چاہئے کہ جہاں تک پیسہ آنے کا سوال ہے اُس کی تو کوئی فکر نہیں۔ (فکر ہے تو یہ کہ) کہیں ان خرچ کرنے والوں کے دل دنیا داری کی لپیٹ میں نہ آ جائیں اور جماعتی اموال کا درد نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جماعتی اموال کے خرچ کرنے کا ایک طریقہ کار ہے۔ مختلف جگہوں پر چیک ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی خرچ کرنے والوں کو جہاں اس طرف توجہ دینی چاہئے وہاں توبہ و استغفار سے اللہ تعالیٰ کی مدد بھی لیتے رہنا چاہئے۔ جب جماعت بڑھتی ہے، جماعت کے اموال میں وسعت پیدا ہوتی ہے تو جہاں مخالفین اپنی کوششوں میں تیزی پیدا کرتے ہیں، وہاں منافقین کے ذریعے وہ جماعت میں رخنہ ڈالنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ گو ان کی کوششیں بے اثر ہوتی ہیں لیکن ہمیں ہمیشہ محتاط رہنے اور استغفار اور دعا کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے جماعت پر جو فضل ہیں، جو ہر آن تائید و نصرت کے نظارے ہیں وہ اُس وقت تک ہم دیکھتے رہیں گے جب تک ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ مجھے تو کبھی یہ فکر پیدا نہیں ہوئی کہ فلاں کام کی تکمیل کس طرح ہونی ہے؟ جو بھی منصوبہ (تیار) کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ہی انتظام کر دیتا ہے۔

یہ بھی ایک حیرت انگیز مضمون ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ احمدیوں کے دل میں ڈالتا ہے اور کس طرح وہ بڑھ چڑھ کر قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی خاطر مالی قربانی دینے کا وقت آتا ہے تو احمدی اپنا پیٹ کر بھی قربانیاں دیتے ہیں۔ بھوکے رہنا گوارا کر لیتے ہیں لیکن یہ گوارا نہیں کرتے کہ اپنے چندے دینے کا انکار کریں یا کسی طرح کمی کریں۔ یہی انبیاء کی جماعتوں کی نشانی ہے کہ وہ ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار رہتے ہیں اور کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ جماعت کا احسان سمجھتے ہیں، خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتے ہیں کہ اُن سے چندہ وصول کر لیا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جب چندہ لینے پر پابندی لگائی جائے تو اکثر بے چین ہو کر اس سزا کو واپس لینے کی درخواست کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم سے چندہ وصول کر لیا جائے تو جماعت کا ہم پر احسان ہو گا۔ نئے شامل ہونے والے جو جماعتی نظام کو سمجھ لیتے ہیں، جن کی تربیت اچھے طور پر ہوتی ہے، وہ بھی مالی قربانی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض دفعہ جماعتوں نے طوعی چندوں کے جو ٹارگٹ مقرر کئے ہوتے ہیں، اُن میں اگر کہیں کمی ہو جائے تو بعض صاحبِ حیثیت لوگ خود ہی کہتے ہیں کہ ہم کمی پوری کر دیں گے۔ اُن کے اندر سے آواز اُٹھ رہی ہوتی ہے۔ اُن کو کوئی مجبوری نہیں ہوتی، اُن کو زور نہیں دیا جا رہا ہوتا، بلکہ اندر کی ایک آواز ہوتی ہے کہ اس کمی کو پورا کرنا ہے۔ یہ سب کیوں ہے؟ اس لئے کہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کی آواز آ رہی ہوتی ہے کہ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (بقرہ: 263) اور ان پر کوئی خوف نہیں ہو گا اور نہ وہ غم کریں گے۔ اُنہیں اُخروی زندگی پر ایمان، یقین اور اُس کی فکر ہوتی ہے جس کے لئے وہ قربانی کرتے ہیں۔ پس جب اُن کے ایسے عمل ہوتے ہیں تو پھر اُنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی بشارتیں مل رہی ہوتی ہیں۔ وہ اپنا شاندار مستقبل بنا رہے ہوتے ہیں جس کی انتہا اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ صرف مرنے کے بعد کی، مستقبل کی بات نہیں کرتا بلکہ اس دنیا میں بھی ادھار نہیں رکھتا اور یہاں بھی بڑے بڑے اجر سے نوازتا ہے۔

ایک حدیث قدسی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابنِ آدم! خرچ کرتا رہ، میں تجھے عطا کروں گا۔

تو اللہ تعالیٰ کی عطائیں تو ہر ایک کے لئے ہیں ہی لیکن جو اُس کے دین کے لئے خرچ کرتے ہیں ان پر تو بے شمار عطائیں ہوتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کبھی ادھار نہیں رکھتا، بشرطیکہ نیک نیتی سے اُس کی رضا کے حصول کی خاطر کوئی قربانی کی جائے۔

اس وقت مَیں چند واقعات پیش کروں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کے ہر خطے میں، ہر ملک میں، غریبوں میں بھی اور امیروں میں بھی احمدیوں کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص جذبہ قربانی کا پیدا فرما دیا ہے اور قربانیوں کے بعد پھر ہر ایک کو اُس کے ایمان اور یقین میں بڑھانے کیلئے اُنہیں اللہ تعالیٰ نوازتا بھی ہے۔

نئی قائم ہونے والی ایک جماعت کی قربانی کا ذکر سنیں جو افریقہ کے دور دراز علاقے میں ہے اور پھر اس سے صرف مالی قربانی کا پتہ نہیں چلتا بلکہ خلافت سے تعلق کا بھی پتا چلتا ہے۔ نائیجر افریقہ کے دور دراز علاقے میں ایک ملک ہے، وہاں کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر جو مبلغین کی میٹنگ تھی، اس میں مَیں نے افریقہ کے مبلغین کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ افریقہ میں چندے میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں ابھی کافی گنجائش ہے اس میں اضافہ کریں۔ تو اس حوالے سے کہتے ہیں کہ جب انہوں نے وہاں جا کے بات کی اور اپنے علاقے ''برنی کونی'' کی جماعت کو یہ پیغام دیا کہ خلیفہ وقت نے یہ کہا ہے تو انہوں نے فوراً آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی قربانی کو بڑھایا۔ اُن کو جب یہ کہا گیا کہ جو پہلے شامل نہیں تھے وہ بھی شامل ہوں تو اُس کا فوراً اثر ہوا۔ وہاں زمیندار جماعتیں ہیں، دیہاتی جماعتیں ہیں، اُن کے پاس نقد رقم تو نہیں ہوتی، لیکن جنس کی صورت میں دیتے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ برنی کونی ریجن کی جماعتوں نے آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے، جہاں گزشتہ سال جنس کی صورت میں سولہ بوریاں دی تھیں، وہاں بالکل چھوٹے سے ایک گاؤں نے جہاں سو پچاس کی آبادی ہو گی، باون بوریاں انہوں نے دیں اور اس کے علاوہ انہوں نے پچھلے سال سے دوگنا چندہ نقد بھی پیش کیا۔

پھر امیر صاحب نائیجر لکھتے ہیں کہ جماعت گڈاں براوو (Gidan Barawoo) گاؤں کی طرف سے پیغام آیا کہ چندہ کے اناج کی بوریاں آ کر لے جائیں۔ کہتے ہیں ہم لوگ گاڑی میں یہ لے کر واپس آ رہے تھے تو اس وقت رات کے دس بج رہے تھے۔ ہم ایک احمدی گاؤں دبگاوا (Dabgawa) سے گزرے تو دیکھا کہ کچھ خدام راستہ میں ہمارے انتظار میں کھڑے ہیں۔ رات کے دس بج رہے ہیں اور ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کر رہے تھے۔ ہم نے گاڑی روکی تو انہوں نے بتایا کہ ہم صدر صاحبہ لجنہ کے حکم پر شام سے یہاں کھڑے آپ کے اس راستے سے گزرنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس گاؤں کی جو صدر صاحبہ لجنہ تھیں، انہوں نے لجنہ کو کہا کہ انہوں نے چندے کے لئے جو جنس وغیرہ اکٹھا کی تھی، وہ اپنا چندہ لجنہ کو علیحدہ دینا چاہئے۔ چنانچہ لجنہ نے اپنے طور پر بھی محنت کی اور اپنا علیحدہ اناج اکھٹا کیا اور وہ جو خدام جو تھے وہ دینے کے لئے وہاں کھڑے تھے۔ چھوٹی سی ایک غریب جماعت جس کی اپنی حیثیت بالکل معمولی تھی وہ بھی اس طرح محنت اور تعلق اور وفا کا اظہار کرتے ہیں۔

پھر بینن سے آلاڈا ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ Soyo (سویو) گاؤں کے صدر صاحب جماعت ایک سال قبل مشرکین سے احمدی ہوئے۔ پہلے مشرک تھے، بتوں کو پوجنے والے تھے، احمدی ہو گئے، ایک خدا کے آگے جھکنے والے بن گئے۔ اُن سے جب وقفِ جدید کا چندہ لینے گئے تو انہوں نے گھر میں موجود 450- فرانک سیفا کی رقم چندہ میں دے دی اور یہ بھی نہ سوچا کہ آج دوپہر کو کیا کھائیں گے کہ اب کوئی رقم گھر میں نہ تھی۔ یہ موٹر سائیکل رکشہ چلاتے ہیں۔ چندہ دینے کے بعد اپنا موٹر سائیکل لے کر باہر نکل گئے کہ خدا کچھ تو دے گا، دوپہر کو نہیں تو شام کو کھا لیں گے، کیا فرق پڑتا ہے۔ موٹر سائیکل میں پٹرول بھی ادھار لے کر ڈلوایا اور پھر دوسرے دن مزید 1000- فرانک سیفا چندہ لے کر آئے اور بتایا کہ مربی صاحب دیکھیں خدا کا سلوک۔ مَیں نے دوپہر کے کھانے کا بھی نہیں سوچا تھا اور موٹر سائیکل رکشہ میں تیل بھی ادھار لے کر ڈلوایا تھا اور خدا نے مجھے اتنی سواریاں دیں کہ مَیں جو گھر سے خالی ہاتھ نکلا تھا، بظاہر مقروض تھا، 2,000- فرانک سیفا کی رقم لے کر گھر آیا ہوں۔ اور اب اُس میں سے نصف پھر مزید چندہ دے رہا ہوں۔ قرضے اتار کے یہ اتنے پیسے بچ بھی گئے۔

امیر صاحب بورکینا فاسو بیان کرتے ہیں کہ بوبو ریجن کے ایک نومبائع کمپورے سعید صاحب (Compore Saeed) کہتے ہیں کہ انہوں نے مالی تنگی کی وجہ سے تین ماہ کا چندہ ادا نہیں کیا تھا۔ اس دوران ان کی چوری بھی ہو گئی اور جوان بیٹا بھی شدید بیمار ہو گیا۔ ہر طرح علاج کروایا مگر صحتیاب نہ ہوئے۔ کہتے ہیں کہ ایک رات خواب میں مَیں نے خلیفۃ المسیح کو دیکھا (مجھے دیکھا انہوں نے) کہ وہ آئے ہیں اور خاکسار سے کہنے لگے کہ آپ نے کئی ماہ سے اپنا چندہ ادا نہیں کیا۔ مَیں نے خواب میں جواباً کہا کہ انشاء اللہ 20 دنوں میں ادا کر دوں گا اور پھر کوشش کر کے 20 دنوں میں اپنا چندہ ادا کر دیا۔ کہتے ہیں کہ اُسی دن سے میرے بڑے بیٹے کو کامل شفا بھی ہو گئی اور نہ صرف شفا ہوئی بلکہ پہلے سے اچھی نوکری بھی مل گئی اور پھر اس کی برکت سے خدا تعالیٰ نے مجھے بھی توفیق دی کہ میں نے نئی موٹر سائیکل خرید لی۔ اور یہ تمام برکتیں اُسی مالی قربانی کی تھیں جو خلیفۂ وقت کے توجہ دلانے کے نتیجہ میں مَیں نے خدا کی راہ میں کی تھیں۔ اب (دیکھ لیں کہ) نئے نئے احمدیوں کو بھی اللہ تعالیٰ کس طرح ایمانوں میں مضبوط کرتا ہے۔

بورکینا فاسو کے ریجن کے دِڈُگو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ اِس ریجن کے ایک گاؤں نوکی بادالا (Noki Badala) کے صدر جماعت Diallo Sita (دیالو سیتا) صاحب کہتے ہیں کہ وہ کاشتکار لوگ ہیں اور احمدیت میں داخل ہونے سے پہلے بھی وہ کاشتکاری کرتے تھے۔ مگر اتنی فصل کبھی نہیں ہوئی جتنی احمدیت میں داخل ہونے کے بعد ہو رہی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے اور وہ چندہ ہے۔ جب سے ہم احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اور چندہ دینا شروع کیا ہے تو ہمارے حالات ہی بدل گئے ہیں۔ اور جب سے چندہ دینا شروع کیا ہے ہماری فصلوں میں اتنی برکت پڑی ہے کہ آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ ان کا کہنا ہے کہ چندہ کی اتنی برکت پڑی کہ آغاز میں پہلے ایک یا زیادہ سے زیادہ دو بوری اناج چندہ دیا کرتے

تھے۔اور اس سال سات بوری دیا۔

مولوی کہتے ہیں کہ یہ غریبوں کو پیسے دے کے افریقہ میں اور غریب ملکوں میں احمدی بناتے ہیں۔ جماعت نے کیا پیسے دینے ہیں، ان کا یہ حال دیکھیں کہ کس طرح خود قربانی کر کے اپنے چندے بڑھا رہے ہیں۔

امیر صاحب مالی تحریر کرتے ہیں کہ ہمارے ایک معلم عبد القادر صاحب نے بتایا کہ جماعت Sonitigla (سونیتگلا) میں ہر سال احمدی خواتین اور احمدی مرد چندہ کے لئے الگ الگ کھیت کاشت کرتے ہیں۔ (اپنا جو فارم ہے، کھیت ہے، اُس کے علاوہ چندہ دینے کے لئے مرد اپنی اور عورتیں اپنی علیحدہ ایک فصل لگاتی ہیں کہ جو بھی آمد ہوگی یہ ساری کی ساری ہم نے جماعت کو چندے میں دینی ہے۔) کہتے ہیں 2011ء میں جب فصل کٹائی کے بعد چندہ لینے کے لئے وہاں گئے تو مَردوں اور عورتوں نے الگ الگ چندہ جمع کروایا۔ جب بوریوں کی گنتی کی گئی تو مَردوں کا چندہ تھوڑا سا زیادہ تھا۔ کہتے ہیں کہ یہ بوریاں یا جنس جب لوڈ کر لیا گیا تو عورتوں نے کہا ٹھہر جائیں، ابھی نہ جائیں۔ وہ اپنے گھر واپس گئیں اور انہوں نے مزید دو بوریاں جمع کیں کیونکہ ڈیڑھ بوری یا شاید آدھی بوری مَردوں کی زیادہ تھی۔ اور وہ کسی بھی صورت مَردوں سے پیچھے نہیں رہنا چاہتیں۔ اس طرح انہوں نے مَردوں سے ڈیڑھ بوری زائد چندہ جمع کروادی۔

امیر صاحب مالی لکھتے ہیں کہ ایک نو مبائع سیعد وترا ورے صاحب جنہوں نے چھ سات ماہ قبل بیعت کی اور ساتھ دس ہزار فرانک سیفا چندہ دیا۔ جب ہمارے معلم دوبارہ گئے تو انہوں نے بتایا کہ بیعت کرنے اور چندہ دینے سے پہلے وہ اور اس کے بیوی بچے اکثر بیمار رہتے تھے اور ہمارا بہت سارا خرچ ادویات پر ہو جاتا تھا۔ لیکن جب سے میں نے چندہ دینا شروع کیا ہے۔ اُس وقت سے وہ اور اس کے بیوی بچے صحت کے ساتھ ہیں اور کم بیمار ہوتے ہیں اور ادویات کا خرچ بہت کم ہو گیا ہے۔ یہ سب چندہ کی برکت ہے۔

امیر صاحب یوگنڈا لکھتے ہیں کہ یوگنڈا میں احبابِ جماعت مالی قربانی کے میدان میں غیر معمولی طور پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہمارے ایک مخیّر دوست سلیمان مغابی صاحب امبالہ کے رہنے والے ہیں اور مالی قربانی اور چندوں میں پیش پیش ہیں۔ انہوں نے نو مبائعین کے علاقوں میں دو خوبصورت مساجد کی تعمیر اور ایک علاقہ میں سکول کے ایک مکمل بلاک کی تعمیر کے لئے پچاس ملین شلنگ کی بہت بڑی رقم کی قربانی کی۔ ان کو آغاز میں ایک مسجد کی تعمیر کے لئے کہا گیا تھا۔ یہ خود بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے مالی قربانی شروع کی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ کس طرح اور کہاں سے خدا مجھے دے رہا ہے۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ ایک دوست الحاج Abdullah Balajo (عبداللہ بَلا جو) صاحب، جو پہلے سے چندہ وقفِ جدید ادا کر چکے تھے، جب ان کو دوبارہ تحریک کی گئی تو انہوں نے پہلے سے بڑھ کر چندہ ادا کر دیا۔ بعد میں جب انہیں یاد آیا کہ انہوں نے دو دفعہ چندہ دے دیا ہے تو اس پر بڑی خوشی سے کہا کہ یہ خلیفہ وقت کی بابرکت تحریک ہے، اس میں جتنا بھی دوں کم ہے۔

لیو (Leo) ریجن بورکینا فاسو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ 10 اگست 2012ء کو Baacoungou Adama (باکونگو آدما) نامی ایک بزرگ صبح سویرے مشن ہاؤس میں آگئے اور بتایا کہ روزانہ باقاعدگی سے 'ریڈیو احمدیہ' سنتا ہوں اور میرے گھر میں صرف یہی سٹیشن آن (on) رہتا ہے۔ جس قدر یہ ریڈیو اسلام کی خدمت کر رہا ہے اس کا الفاظ میں احاطہ ممکن نہیں۔ میں شکر گزاری کے طور پر اور تو کچھ نہیں کر سکتا صرف اس چھوٹی سی رقم سے ریڈیو کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ اس بزرگ نے ایک لاکھ فرانک سیفا نکال کر بطور چندہ دیا جو خصوصاً کھیتی باڑی کرنے والوں کے لئے بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس بزرگ کو جماعتی چندوں کا نظام سمجھایا گیا اور پھر ادا شدہ چندے کی رسید دی (یہ ابھی تک احمدی نہیں تھے۔ غیر احمدیوں پر اس کا اثر ہو جاتا ہے۔) تو کہتے ہیں کہ کیونکہ آپ لوگ اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں، اس لئے مَیں دے رہا ہوں۔ خیر اُس کے بعد جب ان کو چندے کا نظام سمجھایا اور رسید بھی دی تو کہتے ہیں کہ احمدیت کی سچائی میرے دل میں گھر کر گئی ہے۔ کیونکہ مَیں نے اللہ کی راہ میں چندے تو بہت دیے ہیں لیکن چندہ کا ایسا شفاف نظام احمدیت کے سوا اور کہیں نہیں دیکھا۔

بینن سے لوکل معلم ذکریا رائی صاحب بیان کرتے ہیں کہ Ekpe گاؤں کے گاربا ابراہیم صاحب کی حاملہ بیوی کو سسرال والے اختلافات کی وجہ سے اپنے ساتھ لے گئے حتیٰ کہ وضع حمل بھی وہیں ہوا اور خدا تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا۔ گاربا ابراہیم صاحب نے اپنا بیٹا واپس لینے کے لئے تمام جتن کئے، سالہا سال تک کیس بھی لڑے مگر ناکامی کے علاوہ کچھ نہ ہاتھ آیا۔ یہ پانچ سال قبل احمدی ہوئے تھے مگر اپنے حالات کا کسی سے خاص ذکر نہ کیا۔ اس سال جب کیس بھی ہار بیٹھے تو پھر معلم صاحب کے پاس آکر ساری کہانی سنائی اور دعا کے لئے کہا۔ ان دنوں چندہ وقفِ جدید کا موسم تھا۔ معلم صاحب کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہمارا تو ایمان ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے مسائل حل ہوتے ہیں۔ تم احمدی تو پہلے سے ہو لیکن چندے کی طرف توجہ نہیں ہے۔ کبھی چندہ بھی دے دیا کرو۔ اس سے خدا مشکلات دور کرتا ہے۔ چنانچہ گاربا صاحب نے وقفِ جدید کی مد میں 2,000 فرانک سیفا چندہ کٹوایا۔ اب تین دن قبل ان کا فون آیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے چندہ کی برکت دکھا دی ہے۔ خدا تعالیٰ نے میرا بچہ واپس دلوا دیا ہے۔ میرا سسر خود اس کو میرے پاس چھوڑنے آیا کہ اپنی نسل خود سنبھالو اور اس نے کوئی معاوضہ بھی نہیں مانگا۔ حالانکہ پہلے مَیں ان کو تمام خرچے بھی بھرنے کے لئے تیار تھا لیکن یہ بچہ نہیں دیتے تھے۔

تنزانیہ سے حسن توفیق صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہ پہلے بڑا معمولی چندہ دیتے تھے۔ مبلغ سلسلہ نے ان کو توجہ دلائی۔ گھر کھانے کی دعوت کی۔ چندہ جات کی اہمیت اور برکات کے بارے میں تفصیل سے سمجھایا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور کہتے ہیں اب باقاعدگی سے چندہ دینا شروع کیا اور آہستہ آہستہ چندے کو بڑھاتا بھی گیا۔ کہتے ہیں پہلے خاکسار کے پاس کوئی جائیداد نہیں تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نظامِ وصیت میں شامل ہے اور چندہ جات کی برکت سے اِن چند سالوں میں سن فلاور آئل نکالنے کا چھوٹے پیمانے پر کارخانہ بھی لگایا ہے۔ اپنا گھر بھی تعمیر کیا ہے۔ ڈوڈومہ شہر میں تین عدد پلاٹ خریدے ہیں۔ اپنی فیملی میں مستحق بچوں کی مسلسل تعلیمی مدد کر رہا ہوں اور خود بھی اپنے خرچہ پر PhD کر رہا ہوں۔ اور یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور چندہ جات کی برکت ہے۔

کالی کٹ انڈیا سے تعلق رکھنے والے جو صاحب ہیں ان کا وقفِ جدید کا چندہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو لاکھ ایک ہزار روپیہ ہے اور یہ اپنے تمام چندہ جات طاقت سے بڑھ کر لکھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لوں گا تو اللہ تعالیٰ میرے کاروبار میں برکت دے گا اور کاروبار خوب بڑھے گا۔ مالی سال کے آخر میں وقفِ جدید کے انسپکٹر جوان کے پاس وصولی کے لئے گئے تو انہوں نے کہا کہ خاص طور پر دعا کریں کیونکہ میرے اکاؤنٹ میں بالکل رقم نہیں ہے جبکہ مالی سال ختم ہونے میں چند دن رہ گئے ہیں۔ انہوں نے چیک بنا کر دیا اور بہر حال اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور سال کے آخر میں ان کو آمد ہوئی اور اللہ کے فضل سے پوری رقم ادا ہوگئی۔

اسی طرح ایک رحمٰن صاحب ہیں جو انڈیا کے کیرولائی کیرالہ صوبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے موصی ہیں۔ ان کے انسپکٹر کہتے ہیں مَیں نے دیکھا ہے، چندہ جات میں، ہر چندے کا ڈبہ الگ الگ ہے۔ ایک ڈبہ میرے سامنے کھولا، اُس کے بعد بیوی کو کہنے لگے کہ اپنا پرس نکالو، پھر بیوی کے پرس سے نکال کر وعدہ پورا کرنے کے علاوہ ایک لاکھ پچھتّر ہزار روپے زیادہ چندہ ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک انہوں نے سات لاکھ اسّی ہزار چندہ وقفِ جدید ادا کر دیا ہے۔ انڈیا میں پہلے کوئی توجہ نہیں تھی لیکن اللہ کے فضل سے اب بڑی توجہ پیدا ہو رہی ہے۔

مکرم اقبال صاحب کنڈوری انسپکٹر وقفِ جدید آندھرا پردیش لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ جھٹ چرلہ کے ایک صاحب ہیں، اُن کی عمر صرف پچیس سال ہے لیکن اللہ کے فضل سے مالی قربانی کے میدان میں صوبہ آندھرا میں اول نمبر پر ہیں۔ موصوف نے اُنہیں 2011ء کے لئے چھیاسٹھ ہزار روپے وعدہ لکھوایا تھا لیکن کاروبار مندی کی وجہ سے بے انتہا کوشش کے باوجود ادائیگی نہیں کر پائے تھے جس سے موصوف کافی شرمندہ تھے۔ اب وعدہ تو لکھ دیا لیکن ادائیگی نہیں ہو سکی کہ آمد نہیں تھی تو بہر حال مجبوری تھی۔ چند دوستوں نے تو اُن کو یہاں تک صلاح دی کہ مرکز میں معافی کی درخواست لکھ کر معاف کروالیں۔ لیکن موصوف مالی قربانی کے میدان میں اس قدر جذباتی ہیں کہ ان لوگوں سے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر سلسلے کے لئے وعدہ کیا اور میرا اللہ ضرور پورا کرے گا۔ پھر انسپکٹر صاحب کہتے ہیں 2012ء میں جب وعدہ لینے خاکسار پہنچا تو گزشتہ سال کے مقابلہ میں اضافہ کے ساتھ ستہتّر ہزار کا وعدہ لکھوایا۔ حالانکہ اُس وقت بھی موصوف اس مالی تنگی میں مبتلا تھے۔ کہتے ہیں جب مئی میں خاکسار وصولی کے لئے پہنچا تو سابقہ بقایا اور سال 2012ء کے وعدہ کے علاوہ مزید چوبیس ہزار روپے کی ادائیگی کر دی اور موصوف کا کہنا تھا کہ یہ چندے کی برکت ہے۔ خلیفہ وقت کی دعائیں ہیں کہ مجھے اس مالی پریشانی سے نجات ملی اور مَیں دونوں سال کی ادائیگی ایک ساتھ کر رہا ہوں۔

پھر انڈیا سے ہی انسپکٹر وقفِ جدید آئی آر نثار صاحب لکھتے ہیں کہ وقفِ جدید کے مالی دورے کے دوران خاکسار جماعت احمدیہ کومیٹور صوبہ تامل ناڈو میں بجٹ بنانے کے لئے گیا۔ ناظم صاحب مال وقفِ جدید بھی خاکسار کے ہمراہ تھے۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام ایک صاحب، سلیمان صاحب کے گھر میں تھا جو کہ ایک مخلص احمدی ہیں۔ اُن کا 2011ء کا چندہ وقفِ جدید کا بجٹ ایک لاکھ ساٹھ ہزار تھا اور یہ رقم سال کے آخر میں مکمل کرنے میں انہوں نے کافی تکلیف اُٹھائی تھی اور بہت مشکل سے اس کو ادا کر پائے تھے۔ انہوں نے اس سال اپنا بجٹ اپنی خوشی سے پانچ لاکھ پچاس ہزار روپے لکھوایا۔ کہتے ہیں اس پر مجھے ایک

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

عجیب ڈر پیدا ہوا کہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار کا بجٹ بہت مشکل سے آخری دنوں میں ادا کیا تھا، اور اُس سے تین گنا اضافہ بجٹ کیسے پورا کریں گے؟ بہرحال مکرم ناظم صاحب ساتھ تھے۔ اس لئے لکھنے کے علاوہ مجھے کچھ چارا نہیں تھا۔ کہتے ہیں کھانا کھانے کے بعد دعا کر کے ہم لوگ وہاں سے نکل گئے۔ ہم لوگ مع صدر دوسرے گھر میں دعا کے لئے گئے۔ کہتے ہیں کہ آدھے گھنٹے کے بعد مکرم ناظم صاحب مال کے ساتھ صدر صاحب کی کار میں جب ہم مسجد پہنچے تو مسجد کے سامنے ہی وہ صاحب کھڑے تھے۔ مکرم ناظم صاحب مال اور خاکسار کار میں ہی بیٹھے ہوئے تھے کہ مکرم سلیمان صاحب نے آ کر پلاسٹک کا ایک لفافہ دیا اور کہنے لگے کھانے کے بعد مٹھائی بھی کھانی چاہئے۔ انسپکٹر صاحب کہتے ہیں مَیں نے کہا کہ مولوی صاحب یعنی ناظم صاحب مال جو ہیں ان کو تو شوگر ہے۔ انہوں نے مٹھائی نہیں کھانی، مَیں کھا لیتا ہوں۔ ناظم صاحب لفافہ مجھے پکڑانے لگے تو یہ صاحب جن کا چندے کا وعدہ تھا، جو مٹھائی کھانے کے لئے لفافہ پکڑا رہے تھے، کہنے لگے کہ مولوی صاحب اس لفافے کو دیکھ کر اور دعا کر کے دیں۔ خیر مولوی صاحب نے جب لفافہ کھولا تو گنگ ہو گئے۔ اُن سے کچھ بولا نہ گیا۔ کہتے ہیں دوبارہ مَیں نے اُن سے پوچھا، پھر بھی نہیں بولا گیا۔ اُس کے بعد ناظم صاحب یعنی مولوی صاحب نے لفافہ ان کو دے دیا۔ کہتے ہیں کہ جب مَیں نے دیکھا تو اُس کے اندر پانچ لاکھ پچاس ہزار روپے تھے۔ کہتے ہیں میری آنکھوں سے تو آنسو جاری ہو گئے اور اُن کے لئے دعائیں بھی نکلنے لگ گئیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے انتظام فرمایا اور انہوں نے یہ چندہ کی ادائیگی کی۔

صدر صاحب بریمپٹن کینیڈا لکھتے ہیں کہ ایک دوست جو یو ایس اے سے یہاں کینیڈا آئے تھے۔ کینیڈا میں رفیوجی کلیم کیا۔ اُن کا اسائلم کا کیس بھی کافی پیچیدہ ہو گیا۔ انہوں نے اپنی والدہ کو جرمنی بھجوانے کے لئے پانچ ہزار ڈالر کی رقم جمع کر رکھی تھی۔ جب ان سے چندے کے سلسلے میں رابطہ کیا گیا تو انہوں نے نہ صرف پانچ ہزار ڈالر کی رقم جو انہوں نے جمع کر رکھی تھی ادا کر دی بلکہ اس کے علاوہ بھی جو کچھ ان کے پاس تھا، وہ بھی دے دیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں ان کو فضلوں سے نوازا۔ اُن کا اسائلم کا کیس بغیر کسی مزید دشواری کے پاس ہو گیا بلکہ اُن کی والدہ بھی ہفتہ کے بعد جرمنی کے لئے روانہ ہو گئیں۔

ناروے کے امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ایک لوکل جماعت میں مسجد بیت النصر کی تعمیر کی طرف توجہ دلائی گئی تو کچھ ہی دیر بعد انتہائی سرد برفباری کے موسم میں عبدالرحیم احمدی صاحب (مرحوم) مشن ہاؤس پہنچے اور درخواست کی کہ ان کے پاس ستّر ہزار کرونرز کی رقم موجود ہے، وہ یہ سب مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس طرح بعض لوگ بالکل لاپرواہ ہو کے، کسی بھی فکر سے آزاد ہو کے اللہ تعالیٰ کی خاطر خرچ کرتے ہیں کیونکہ اُن کو علم ہے کہ نیک نیتی سے دیا گیا اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ پائے گا اور بہرحال اللہ تعالیٰ پھر اُس کا بدلہ دیتا ہے۔

یہ چند واقعات میں نے بیان کئے ہیں۔ یہ تو قربانیوں کی داستانوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مالی قربانی کا عہد کر کے پھر پورا کرنے کے لئے ہر کوشش کرتے ہیں۔ اس کے بعد اب میں جیسا کہ جنوری کے شروع میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے، وقفِ جدید کے 56ویں سال کا اعلان کروں گا اور گزشتہ سال کی کچھ رپورٹ پیش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال 55 میں جو 2012ء گزشتہ سال تھا جو 31؍دسمبر کو ختم ہوا، جماعت نے پچاس لاکھ دس ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی۔ گزشتہ سال کے مقابلہ میں تین لاکھ سترہ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

پاکستان تو اپنی پوزیشن قائم رکھتا ہی ہے، اُس کے علاوہ پھر بیرونی دنیا میں نمبر دو کہہ لیں یا بیرونی دنیا کا اگر مقابلہ کریں تو نمبر ایک سے شروع کریں، تو اس دفعہ آپ لوگوں کے لئے بھی خوشی کی یہ خبر ہے کہ اس دفعہ وقفِ جدید میں برطانیہ بیرونی دنیا میں نمبر ایک پر ہے۔ امریکہ نمبر دو پر، جرمنی نمبر تین پر، کینیڈا چار، انڈیا پانچ، آسٹریلیا چھ، انڈونیشیا سات، بیلجیئم آٹھ، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے نویں نمبر پر اور سوئٹزرلینڈ دسویں نمبر پر۔

کرنسی کے لحاظ سے گزشتہ سال کے مقابلہ پر وصولی میں جو نمایاں اضافہ ہوا ہے وہ تین جماعتوں میں ہوا ہے۔ آسٹریلیا میں 42.5 فیصد، انڈیا میں 31.5 فیصد اور انڈونیشیا نمبر تین ہے 25.19 فیصد۔ اس کے علاوہ فرانس، ناروے اور ترکی نے بھی گزشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافے کئے ہیں۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے نمایاں جماعتیں یہ ہیں۔ امریکہ نمبر ایک ہے، گو ویسے مجموعی آمد میں نمبر دو پر ہے یعنی پاکستان کے بعد اگر دیکھا جائے تو نمبر دو پر ویسے نمبر تین۔ لیکن فی کس چندے کے لحاظ سے یہ نمبر ایک ہیں، تقریباً 88 پاؤنڈ فی کس چندہ ان کا بنتا ہے۔ سوئٹزرلینڈ کا 55 پاؤنڈ سے زیادہ بنتا ہے۔ برطانیہ کا تقریباً 40، بیلجیئم 39، کینیڈا تقریباً 32 پاؤنڈ۔

اس سال شاملین کی تعداد کی طرف بھی توجہ دلائی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقن ممالک نے خاص طور پر توجہ دی ہے اور جو وقفِ جدید میں شامل ہونے والے ہیں ان کی یہ کل تعداد، دس لاکھ تیرہ ہزار ایک سو بارہ ہیں۔ گزشتہ سال چھ لاکھ نوے ہزار تھے۔ یعنی وقفِ جدید کا چندہ دینے والوں میں تین لاکھ تئیس ہزار نئے شامل ہوئے ہیں۔ ماشاء اللہ۔ اور اصل چیز یہی ہے کہ شامل ہونے والوں میں اضافہ کیا جائے تاکہ ہر ایک کے ایمان اور ایقان میں اضافہ ہو کیونکہ یہ مالی قربانی بھی ایمان کا بہت ضروری حصہ ہے۔

شاملین میں تعداد کے اضافہ کے لحاظ سے افریقہ کی جماعتوں میں نائیجیریا نمبر ایک پر ہے۔ نمبر دو پر غانا، پھر سیرالیون، پھر بینن۔ پھر نائیجر۔ پھر بورکینا فاسو۔ پھر آئیوری کوسٹ۔ اور چھوٹے ممالک میں کیمرون، مالی، سینیگال، ٹوگو، گنی کناکری نے بھی اضافہ کیا ہے۔

پھر افریقہ کے علاوہ دنیا کے دوسرے ممالک میں جرمنی اور برطانیہ نے سب سے زیادہ اضافہ کیا ہے۔ اس سال پہلی دفعہ کبابیر والوں میں بھی تھوڑی سی کوئی ہلچل ہوئی ہے، وہ بھی نمایاں طور پر سامنے آئے ہیں۔

افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلی پانچ جماعتیں۔ نمبر ایک پر گھانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ اس اعزاز کو ہمیشہ قائم رکھنے والے ہوں۔ پھر نمبر دو پر نائیجیریا۔ نمبر تین پر ماریشس۔ چار پر بورکینا فاسو اور پانچ پر بینن۔

پاکستان کی پہلی تین جماعتوں میں پہلے نمبر پر لاہور۔ دوسرے پر ربوہ۔ تیسرے میں کراچی۔ بالغان میں اضلاع کی پوزیشن راولپنڈی نمبر ایک۔ پھر اسلام آباد۔ پھر فیصل آباد۔ پھر شیخو پورہ۔ پھر گوجرانوالہ۔ پھر عمرکوٹ۔ پھر گجرات۔ پھر نارووال۔ حیدرآباد اور سانگھڑ۔

اطفال میں تین بڑی جماعتیں جو ہیں اُس میں پوزیشن یہ ہے۔ لاہور نمبر ایک۔ کراچی نمبر دو اور ربوہ نمبر تین۔ اطفال میں ضلع کی پوزیشن کے حساب سے نمبر ایک راولپنڈی۔ پھر اسلام آباد۔ پھر فیصل آباد۔ پھر عمرکوٹ۔ عمرکوٹ بھی مقابلۃً بڑا غریب ضلع ہے لیکن اللہ کے فضل سے قربانیوں میں پیش پیش ہے۔ پھر گجرات پھر حیدرآباد، پھر اوکاڑہ اور بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس جماعتیں یہ ہیں۔ رینیز پارک نمبر ایک۔ برمنگھم ویسٹ نمبر دو۔ پھر ووسٹر پارک۔ پھر نیو مالڈن۔ پھر ویسٹ کرائیڈن۔ پھر برمنگھم سینٹرل۔ پھر بیت الفتوح۔ پھر جلنگھم۔ پھر ارلز فیلڈ اور ومبلڈن۔

وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی پہلی پانچ ریجن یہ ہیں۔ نمبر ایک مڈ لینڈز۔ پھر ساؤتھ ریجن۔ پھر لنڈن۔ پھر مڈل سیکس۔ پھر نارتھ ایسٹ۔

وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی پہلی پانچ جماعتیں ہیں۔ لاس اینجلس اِن لینڈ ایمپائر۔ سلیکون ویلی نمبر دو۔ پھر ڈیٹرائٹ، سیئٹل اور شکاگو ویسٹ۔

وصولی کے لحاظ سے جرمنی کے ریجن یہ ہیں۔ ہیمبرگ نمبر ایک پر۔ ہیمبرگ بھی ماشاء اللہ بڑی ترقی کر رہا ہے۔ فرینکفرٹ نمبر دو۔ پھر گروس گیراؤ۔ پھر ڈارمسٹڈ۔ ویزبادن۔ مائن فرانکن۔ ہیسن ویسٹ۔ نوڈرائن۔ ہیسن مِٹے اور بادن۔

وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی پہلی دس جماعتیں روڈر مارک۔ نوئس، ہینوور، فرید برگ، اور گینزر ھائم۔ ہائیڈل برگ۔ فُلڈا۔ فرائنز ھائم۔ وائن گارٹن اور موئرفلڈن۔

دفتر اطفال میں وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی پانچ جماعتیں ہیں۔ کیلگری۔ پیس ولیج ساؤتھ۔ ایڈمنٹن۔ ڈرہم۔ سرے ایسٹ۔

وصولی کے لحاظ سے بھارت کے صوبہ جات ہیں، کیرالہ نمبر ایک پر، تامل ناڈو نمبر دو، جموں کشمیر، آندھرا پردیش، ویسٹ بنگال، کرناٹک، اڑیسہ، قادیان پنجاب کو بھی صوبہ میں شامل کیا ہے، اتر پردیش، مہاراشٹرا اور دہلی۔

وصولی کے لحاظ سے انڈیا کی جماعتیں ہیں۔ کوئمبیٹور نمبر ایک۔ کالی کٹ نمبر دو۔ کیرولائی۔ کنانور ٹاؤن۔ قادیان۔ حیدرآباد۔ کلکتہ۔ پینگاڑی۔ چنائی۔ بنگلور اور رِشی نگر۔

اللہ تعالیٰ سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اُن کے ساتھ وہ رأفت اور محبت کرتا ہے۔ چنانچہ خود فرماتا ہے۔ وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ (البقرۃ :208)۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے اُن کو دی ہے اللہ تعالیٰ کی ہی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اُس کی راہ میں صَرف کرنا اُس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیاتِ طیبہ کا وارث ہو‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 364۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کرنے میں ہمیشہ بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔

اس کے علاوہ ایک دعا کی تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں۔ لیبیا میں آج کل احمدیوں کے لئے حالات بڑے شدید خراب ہیں۔ حکومت تو وہاں ہے کوئی نہیں۔ ہر علاقے میں لگتا ہے کہ کچھ تنظیموں کا یا قبائلیوں کا زور ہے اور ہمارے احمدیوں کو بھی پکڑا ہوا ہے۔ اور بعض جگہ سے یہ بھی اطلاع ہے کہ ٹارچر بھی دیا جا رہا ہے۔ بہرحال پولیس نے علماء کے کہنے پر، تنظیموں کے کہنے پر اُن کو پکڑ کے بند کیا ہوا ہے اور وہاں وہ احمدی کافی پریشانی میں ہیں۔ خاص طور پر غیر لیبین ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی بھی رہائی کے اور آسانی کے سامان پیدا فرمائے۔

جماعت مسلمہ احمدیہ البانیہ کے پانچویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

مختلف علمی وتربیتی موضوعات پر تقاریر۔ قرآنِ کریم کی نمائش کا اہتمام

(رپورٹ مرتبہ: شاھد احمد بٹ۔ مبلّغ سلسلہ البانیہ)

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ جماعت مسلمہ احمدیہ البانیہ کو مورخہ 8/اکتوبر 2012ء بروز اتوار جماعتی روایات کے مطابق اپنا پانچویں جلسہ سالانہ دارالحکومت ترانا (Tarana) میں واقع مسجد بیت الاوّل میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی خصوصی طور پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اِرشاد کے مطابق قرآنِ کریم کے متعلق ایک نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں قرآنِ کریم کی خوبصورت اور مکمل تعلیم کو ایک صد سے زائد دیدہ زیب پوسٹرز کی صورت میں دیوار پر چسپاں کیا گیا تھا، جو دورانِ جلسہ حاضرین کی توجہ کا مرکز بنی رہی۔ علاوہ ازیں حضرت امام مہدی اور مسیح موعودؑ کی آمد کے متعلق قرآن وحدیث سے ثابت پیشگوئیوں کو بھی دلکش پوسٹرز کی صورت میں پیش کیا گیا۔ نیز البانین زبان میں شائع شدہ جملہ کتب اور جماعت کی طرف سے مختلف زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم بھی اِس نمائش میں پیش کیے گئے تھے۔ اِمسال جلسہ سالانہ البانیہ میں کوسووو، مونٹی نیگرو اور جرمنی سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں نے بھی شرکت کی۔

امسال جلسہ کی مجموعی حاضری 205 افراد پر مشتمل تھی جس میں ہمسایہ ملک Kosovo سے 66 افراد نے شرکت کی۔ اِمسال زیرِ تبلیغ افراد کی تعداد 77 تھی جب کہ 74 خواتین نے شرکت کی۔ مہمانوں کی رہائش کا انتظام احمدیہ مشن ہاؤس دار الفلاح اور مسجد بیت الاول وغیرہ میں کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ اور رہائش گاہوں کی تیاری جلسہ سے دو ہفتہ قبل سے ہی وقارِ عمل کے ذریعہ شروع ہوگئی۔ مہمان لجنہ کی رہائش اور تواضع کے سلسلہ میں مقامی لجنہ کو نمایاں خدمات سرانجام دینے کا موقعہ ملا۔ مورخہ 7/اکتوبر کو رات تقریباً 8 بجے کوسووا سے تشریف لا رہے مہمانوں پر مشتمل بس مشن ہاؤس کے احاطہ میں داخل ہوئی۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے بنفسِ نفیس مہمانوں کا استقبال کیا۔

اِمسال یہ جلسہ اِس لحاظ سے بھی منفرد حیثیت رکھتا ہے کہ پہلی مرتبہ جلسہ میں تشریف لانے والے مہمانان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضیافت کے لیے لنگر خانہ کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ Kosovo سے تشریف لائی ایک ٹیم نے مقامی خدام کے ساتھ مل کر جلسہ کے روز اور اُس سے ایک قبل کھانا تیار کیا۔ الحمدللہ یہ تجربہ نہایت ہی کامیاب رہا اور سب نے ہی اِسے سراہا۔ فجزاھم اللہ خیراً

جلسہ کا آغاز صبح نمازِ فجر سے ہوا۔ جس کے بعد محترم عبداللہ واگز ہاؤزر صاحب امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے حاضرین کو زرّیں نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں تقریباً پونے دس بجے پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ تقریباً دس بجے جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز محترم امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی زیرِ صدارت ہوا۔

تلاوت ونظم کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر محترم صمد احمد صاحب غوری مبلّغ سلسلہ کوسووو نے ''ہستی باری تعالیٰ قبولیت دعا کے آئینہ میں'' کے عنوان پر کی۔ موصوف نے قرآنِ کریم کی روشنی میں قبولیت دعا کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے بتایا کہ تمام انبیاء کی زندگی کے واقعات، جن سے ہمیں ان کی دعاؤں کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید ونصرت کا علم ہوتا ہے، دراصل خدا تعالیٰ کی ہستی کے زبردست دلائل ہیں۔ موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت مبارکہ سے قبولیتِ دعا کے مختلف واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے تب تک زندہ تعلق قائم نہیں ہوسکتا جب تک مومن دعاؤں کی قبولیت کے ذریعہ اس کو اپنی ذات میں محسوس نہیں کرتا۔ بعد ازاں موصوف نے قبولیت دُعا کی شرائط بھی بیان کیں۔

دوسری تقریر محترم جاوید اقبال صاحب ناصر مبلّغ سلسلہ البانیہ نے ''سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عفو اور درگزر کے آئینہ میں'' کے موضوع پر کی۔ موصوف نے اِسلام اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بابرکت ذات پر کیے جانے والے متعدد اعتراضات کے مدلل ومسکت جوابات پیش کیے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات کے ذریعہ آپ کے عفوو درگزر، عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کے حقوق کے قیام وغیرہ پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ علاوہ ازیں موصوف نے ان احادیث کو بھی پیش کیا جن میں آنحضورؐ نے اُمّت کو اِن پاکیزہ اوصاف کو اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

بعد ازاں خاکسار نے ''خلافت احمدیہ'' کے عنوان پر تقریر کی۔ اِس تقریر میں قرآن، حدیث اور ائمہ سلف کی تحریرات کی روشنی میں خلافت کی اہمیت و برکات، خلافت راشدہ کے قیام اور اِسلام کی نشاۃِ ثانیہ میں خلافت علےٰ منہاجِ نبوت کے قیام کی تفصیلات بیان کی گئیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں منصبِ خلافت کی اہمیت وافادیت بیان کرنے کے بعد جہاں خلفاءِ احمدیت کی بابرکت اور تائیدات الٰہیہ سے مشرف روحانی قیادت کے سو سالہ دَور میں جماعت احمدیہ پر ہونے والی عظیم الشان برکات کا ذکر کیا گیا۔ وہیں دورِ حاضر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس کے اولوالعزم دورِ خلافت میں اسلام احمدیت کے عالمگیر غلبہ اور دُنیا میں قیام امن کیلئے کی جارہی غیر معمولی کوششوں کا بھی تذکرہ ہوا۔

بعد ازاں مکرم بیار رامائے Buyar Ramay صاحب نے ''حب الوطنی'' کے عنوان پر تقریر کی۔

بعد ازاں نماز ظہر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے لیے وقفہ ہوا۔ وقفہ کے بعد مکرم البان زچیرائے Mr. Alban Zechiray. صاحب معلم سلسلہ کوسووو نے ''سیرت سیدنا حضرت عمر فاروقؓ'' کے عنوان پر تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم اڑتان شلاکو Artan Shllaku صاحب نے تقریر کی۔ موصوف نے 'رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق' کے عنوان پر تقریر کی جس میں سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاریخی خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ستمبر 2012ء کے نکات خلاصۃً پیش کیے۔

بعد ازاں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے اختتامی تقریر کی۔ آپ نے مغربی ممالک کی مادّی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اِس ترقی کے بالمقابل خاندانی نظام بہت بُری طرح سے متأثر ہوا ہے۔ یورپ میں نصف سے زائد شادیوں کا انجام علیحدگی ہوتا ہے۔ اگر مسلمان بھی مکمل طور پر اسلامی تعلیمات اور سنت نبویؐ پر کاربند نہیں ہوں گے تو اِس مادی ترقی کے منفی نقصانات سے وہ بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ آپ نے حاضرین جلسہ کو قرآنِ کریم کے مطالعہ کی تلقین کی اور دعا کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ جب تک انسان اپنے خالق کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم نہیں کرتا تب تک وہ ایمان کی حلاوت کو محسوس نہیں کرسکتا۔ آپ نے کہا کہ دنیا کے تمام مسائل واختلافات کا حل اُسی صورت میں ممکن ہے جب تمام لوگ اپنے اپنے مذہب کی مذہبی اور اخلاقی تعلیمات پر عمل کریں۔ دنیا میں حقیقی امن صرف اور صرف انبیاء کے طریق کی پیروی کر کے ہی حاصل ہوسکتا ہے، جن میں سب سے اعلیٰ ہمارے پیارے آقا حضرت خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو تمام دُنیا کیلئے کامل وابدی تعلیمات لے کر آئے، لیکن آپؐ نے بھی یہی اعلان فرمایا کہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن (بقرہ:257) کہ دینی معاملات میں کوئی جبر نہیں۔ آج وہ واحد جماعت جو اِس تعلیم پر فی الحقیقت عمل پیرا ہے وہ صرف جماعت مسلمہ احمدیہ ہے جو اپنے پیارے امام خلیفۃ المسلمین کی قیادت میں باہم متحد ہوکر اُس جہاد اکبر میں مشغول ہے جس کا مقصد اپنی ذاتی کمزوریوں کو دُور کرنا ہے۔ آپ نے کہا کہ آپ نسلاً بعد نسلٍ یوروپین مسلمان ہیں اِس لیے آپ کا فرض بنتا ہے کہ اپنے عملی نمونہ اور دعاؤں کے ذریعہ اسلام کی حقیقی روشنی کو یورپ تک پہنچائیں۔ اسلام روحانیت اور دعا کا ہی مذہب نہیں، بلکہ وہ معقولیت اور سائنس کا بھی علمبردار ہے جس کا ثبوت اسلام کے ابتدائی دَور میں مسلمانوں کی علمی وسائنسی ترقیات ہیں۔ بعد ازاں امیر صاحب نے تمام حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور پُرسوز دعا کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ تمام شاملین جلسہ کو سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے اور اس کے جملہ فیوض و برکات سے بہرہ مند فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کا حقیقی پیغام زیادہ سے زیادہ سعید روحوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ کوریا کے 17ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: دلمیر احمد خبیر۔ مبلغ سلسلہ کوریا)

امسال جماعت احمدیہ کوریا کا 17واں جلسہ سالانہ شہر تھیگو میں جماعت کے مشن ہاؤس میں منعقد کیا گیا۔ الحمدللہ۔ جلسہ کے انعقاد سے قبل سب احباب جماعت نے مل کر وقارِ عمل کے ذریعہ مشن ہاؤس کی صفائی کی اور مختلف بینرز سے سجاوٹ کی گئی۔

30 ستمبر 2012ء کو نماز تہجد باجماعت کے ساتھ جلسہ سالانہ کے پہلے روز کا آغاز کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔

صبح دس بجے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم ملک داؤد احمد صاحب نیشنل صدر جماعت کوریا کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ''دعوت الی اللہ ایک مقدس فریضہ''، ''جماعت احمدیہ کا مالی نظام'' اور ''سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' کے موضوعات پر تین تقاریر ہوئیں۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی خاکسار دلمیر احمد خبیر مبلغ سلسلہ کی صدارت میں ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد ''سیرت النبی کی فضیلت وبرکات''، ''عشق رسولؐ'' اور انگریزی زبان میں The Concept of Jihad in Islam کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ ان کے بعد مجلس سوال وجواب کا انعقاد ہوا جس میں خاکسار نے احمدی اور غیر احمدی احباب کے سوالوں کے جواب دیئے۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کا آغاز بھی نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ صبح دس بجے اختتامی اجلاس مکرم داؤد احمد صاحب نیشنل صدر کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد پہلی تقریر 'استحکام خلافت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی کوششیں' اور دوسری تقریر 'تقویٰ' کے موضوع پر ہوئی۔ دعا کے بعد اس جلسہ کا اختتام ہوا۔

قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ سب معاونین کو جزائے خیر دے اور کوریا جیسے ممالک میں جلد اسلام پھیلے۔ آمین

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

M O T
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

ضرورتمندوں کو اُن کے پاؤں پر کھڑا کرنا چاہئے۔ اُن کو دھتکارنا نہیں چاہئے بلکہ معاشرہ کا فعّال حصہ بنانا چاہئے۔ ایک غریب بھی اچھا ذہن رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی طور پر جہاں تک ہوسکتا ہے اچھے ذہن رکھنے والے غریب طلباء کی مدد ہوتی ہے اور جہاں تک پڑھایا جائے پڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ اُس کا حق ہے کہ اُس کے لئے، اُس کی اچھی تعلیم کے لئے مواقع مہیا کئے جائیں۔ اُس کی استعدادوں کو مزید چمکانے کے اُس کو مواقع میسر کئے جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نظامِ وصیت کی ایک شق ایسے لوگوں کے حقوق قائم کرتے ہوئے اُن کو ترقی کے مواقع مہیا کرنا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے، جیسا کہ مَیں نے کہا، جماعت ایسے طلباء جو غریب ہوں اُن کو مواقع مہیا کرتی ہے تا کہ وہ معاشرہ کا فعال حصہ بن سکیں اور پھر آگے جا کے وہ خود بھی حقوق ادا کرنے والے بن جائیں۔

اس کمزور طبقے کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا ہے۔ حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کمزوروں میں مجھے تلاش کرو۔ یعنی میں اُن کے ساتھ ہوں اور اُن کی مدد کر کے تم میری رضا حاصل کر سکتے ہو۔ کمزوروں اور غریبوں کی مدد سے ہی تم خدا کی مدد پاتے ہو اور اُس کے حضور سے رزق کے مستحق بنتے ہو۔

(سنن الترمذی کتاب الجهاد باب ما جاء فی الاستفتاح بصعالیک المسلمین حدیث 1702)

پس جہاں ہم کمزوروں، مسکینوں کا حق ادا کر کے اُن کو معاشرہ کا فعّال حصہ بنا رہے ہوں گے، وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کرنے والے ہوں گے۔

پھر ہمیں توجہ دلائی، ہدایت فرمائی کہ رشتہ دار ہمسایوں اور غیر رشتے دار ہمسایوں سب کا خیال رکھو۔

اب ہمسایوں کی تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح فرمائی ہے کہ ’’ایسے ہمسایہ ہوں جو قرابت والے بھی ہوں اور ایسے ہمسایہ ہوں جو محض اجنبی ہوں اور ایسے رفیق بھی جو کسی کام میں شریک ہوں یا کسی سفر میں شریک ہوں یا نماز میں شریک ہوں یا علمِ دین حاصل کرنے میں شریک ہوں‘‘۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ 209-208)

تو دیکھیں کتنی وسیع تعریف ہے۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے دینی بھائی بھی تمہارے ہمسائے ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 215۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی جماعت کا ہر فرد ایک دوسرے کا ہمسایہ ہے۔ اور ہمسائے کے حقوق کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے ہمسائے کے بارے میں اس طرح مجھے بار بار تاکید کی کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید یہ ہمسائے کو وراثت میں بھی حصہ دار بنانے لگا ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب الوصاءۃ بالجار حدیث نمبر 6014)

یعنی اللہ تعالیٰ کا یہی حکم آنے والا ہے۔

تو اس وسیع تعریف کے ساتھ کوئی احمدی بھی جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ایک دوسرے کی ہمسائیگی سے باہر نہیں جا سکتا۔ جب معاشرے میں اس طرح ایک دوسرے کا خیال کرتے ہوئے حقوق ادا کر رہے ہوں گے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ایسا معاشرہ کبھی بگڑا ہوا معاشرہ کہلا سکے۔ اور جب اس طرح نہ جاننے والے ہمسائے کے ساتھ بھی احسان کا سلوک ہو رہا ہوگا اور اُس کے حقوق ادا کئے جا رہے ہوں گے تو جہاں آپ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر رہے ہوں گے، وہاں اس حق کی ادائیگی کی وجہ سے ایک نہ جاننے والے کو بھی قریب لا رہے ہوں گے۔ جماعت کے ممبروں کے علاوہ بھی ہر ہمسایہ جو آپ کا گھریلو ہمسایہ ہے وہ بھی ہمسایہ ہے اور ایسے غیروں کو اپنے قریب لانا جو ہے یہ تبلیغ کے راستے بھی کھول رہا ہوگا۔ اور کوئی بعید نہیں کہ اس طرح کسی نیک فطرت کو، زمانے کے امام کو ماننے کا موقع میسر آ جائے کیونکہ اس طرح آپ اُس کو موقع بہم پہنچا رہے ہوں گے تو آپ کے حسنِ سلوک کی وجہ سے، آپ کے حق کی غیر معمولی ادائیگی کی وجہ سے اُس کی توجہ آپ کی طرف ہوگی۔ پس یہ حقوق کی ادائیگی، یہ حسنِ سلوک کامیابی کے کئی راستے کھولتا چلا جاتا ہے۔

ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے پڑوسی کے حقوق ادا کرے۔ اگر یہ سوچ پیدا ہو جائے تو کبھی شکوے نہیں ہوں گے، کبھی شکایتیں نہیں ہوں گی۔ کبھی کسی احمدی کو عہدیداروں کے متعلق شکوے پیدا نہیں ہوں گے کہ وہ اپنا حق ادا نہیں کر رہے۔ اور کبھی کسی عہدیدار کو ایک عام احمدی سے شکوہ نہیں ہوگا کہ وہ جس طرح اطاعت کا حق ہے ادا نہیں کر رہا۔ عہدیداران، مبلغین اور عام احمدی ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ لیکن یہ حق ادا کرنے کے لئے اپنی اَناؤں کو، خود ساختہ بنائی ہوئی کہانیوں کو، بدظنیوں کو دل سے نکالنا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ہمیں اعلیٰ اخلاق پر قائم کرنے کے لئے بہت توجہ دلائی ہے۔ آپ ہمیں اعلیٰ اخلاق پر قائم کرنے کے لئے آئے تھے۔ آپ تو ہمیں اُن گم گشتہ راہوں کو دکھانے کے لئے آئے تھے جو ایک عرصے سے نظروں سے اوجھل تھیں۔ اگر آپ کو ماننے کے باوجود ہم ایک دوسرے کے حقوق کی پہچان نہ کر سکے، اپنی اَناؤں کے گند میں اپنے آپ کو ڈبوئے رکھا تو پھر ہم ایمان لانے والے نہیں کہلا سکتے۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دینی بھائی بھی ایک دوسرے کے ہمسائے ہیں، اس لئے اُن کے حقوق ادا کرو۔ پس ہر احمدی کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دینی ہوگی۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے یعنی سچا مومن ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اپنے مہمان کا احترام کرے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلائی اور نیکی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

(بخاری کتاب الادب باب من کان یومن بالله والیوم الآخر فلایؤذ جارہ حدیث 6018)

پس یہ ہے ایک مومن کی شان کہ وہ اعلیٰ اخلاق رکھنے والا ہو۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والا ہو۔ اگر اپنے بھائی کی کوئی بات بری لگی ہے تو اُس کو موقع کی مناسبت سے علیحدگی میں سمجھا دیا جاوے، احسن رنگ میں بات کی جائے۔ لیکن یہ کسی کو حق نہیں کہ جو منہ میں آئے ایک دوسرے کے متعلق کہتے پھرو۔ جماعت میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہوں، ایک دوسرے کے متعلق گروپ بندیاں ہو رہی ہوں، ایک دوسرے کے بارے میں حسد اور بغض کے جذبات رکھے جا رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حقوق کی ادائیگی کے لئے توجہ دلاتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ احسان کرو اور احسان جو ہے وہ بہت زیادہ بلند حوصلے کو چاہتا ہے اور اگر بلند حوصلگی ہوگی تو حقوق بھی ادا ہوں گے اور ایک دوسرے سے صَرفِ نظر بھی کرو گے، ایک دوسرے کی غلطیوں کی پردہ پوشی بھی کرو گے۔

پس حقوق کی ادائیگی کے یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں اور خاص طور پر عہدیدار اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کریں ورنہ اللہ تعالیٰ نے جو خدمت کے مواقع دیئے ہوئے ہیں اُن سے محروم بھی کر سکتا ہے۔ آپ نے جماعت کے وقار کو قائم رکھنے کی خاطر اگر تبدیلیاں نہ کیں تو خدا تعالیٰ اُن مواقع کو چھین بھی سکتا ہے۔

پھر یہ فرمایا کہ پہلو میں بیٹھنے والے جو لوگ ہیں اُن کے حقوق کا بھی خیال رکھو۔ یہ پہلو میں بیٹھنے والے تمام وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ آپ، دفتروں میں، کارخانوں میں، تجارتوں میں کام کر رہے ہوتے ہیں، ہر سطح پر آپ کو دوسروں کے حق ادا کرنے ہوں گے۔

پھر سفر کے ساتھی ہیں، اُن کے حقوق کا بھی خیال رکھو۔ پھر فرمایا کہ جن کے تم مالک ہو اُن کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کرو، اُن کے حقوق کا بھی خیال رکھو، اس میں تمام ماتحت آ جاتے ہیں۔ آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متکبر اور شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔ ہر وہ شخص جو دوسروں کے حقوق ادا نہیں کرتا، اُن سے اچھے اخلاق سے پیش نہیں آتا، اُس میں تکبر پایا جاتا ہے اور یہ جو تکبر کی برائی ہے، یہ بھی شرک کی طرف لے جانے والی ہے۔ اس لئے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے، شرک ایک ایسا گناہ ہے جو خدا تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرتا۔ پس ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کس حد تک ہم ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہیں۔ کس حد تک ہم احسان کا سلوک کرتے ہوئے زیادتیوں سے صَرفِ نظر کرتے ہوئے دوسروں سے اچھے اخلاق سے پیش آنے والے ہیں۔ یاد رکھیں حقوق کی ادائیگی بھی اُس وقت ہوگی جب بلند حوصلگی ہوگی، جب برداشت پیدا ہوگی، جب دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرنے کی عادت ہوگی، جب اپنی اَنانیت کو ختم کرنے والے ہوں گے، جب تکبر سے اپنی جان بچانے والے ہوں گے۔ ورنہ یہ چیزیں دل پر اپنا قبضہ کریں گی اور ان چیزوں کے قبضے میں آیا ہوا انسان پھر حقوق العباد ادا کرنے والا نہیں ہوسکتا۔

اللہ کرے کہ ہر احمدی اُن اعلیٰ اخلاق کو اپناتے ہوئے اپنے حقوق کو احسن رنگ میں ادا کرنے والا ہو اور ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے والا ہو اور جیسا کہ مَیں نے پہلے دن بھی کہا تھا، جو بھی اچھی تبدیلی پیدا کریں اُس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والا بنائے اور آپ نے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے جو دعائیں کی ہیں اُن دعاؤں کا آپ سب کو وارث بنائے اور خیریت سے آپ سب کو اپنے گھروں میں لے کر جائے۔ اب ہم دعا کریں گے۔ دعا میں شامل ہو جائیں۔

❁❁❁❁❁❁

بقیہ: متی کی انجیل از صفحہ نمبر 4

وضاحت کی ہے کہ میری بادشاہی کے لفظ سے کیا مراد ہے یہاں حضرت مسیح نے ایک فقرہ کہا ہے جو بہت قابل توجہ ہے۔ حضرت مسیح نے کہا: مَیں اس واسطے دنیا میں آیا ہوں کہ حق پر گواہی دوں۔

اس پر پیلاطوس نے کہا: حق کیا ہے؟

پیلاطوس کے اس سوال پر حضرت مسیح نے جو جواب دیا وہ انجیل نویس نے حذف کر دیا ہے اور انجیل میں درج نہیں کیا یا ممکن ہے کہ جیسا کہ اکثر ہوا ہے کہ بعد کے نسخوں میں اس جواب کو حذف کر دیا گیا ہو۔ کیونکہ وہ عیسائیوں کے بعد کے عقائد کے مطابق نہیں تھا!!!

9 یوحنا کی انجیل میں بھی پیلاطوس کا حضرت مسیح کو بے گناہ سمجھنا اور ان کو چھڑانے کی کوشش کا بار بار ذکر ہے۔

ہم عیسائی بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں وہ نہ صرف ان 9 باتوں کو بلکہ پیلاطوس کے سامنے تمام عدالتی کارروائی کو غور سے پڑھیں کیونکہ ہمارے اس خیال کو کہ یسوع صلیب پر موت سے بچ گئے تھے مزید تقویت ملتی ہے۔

عیسائیت کو ماننے والے اور نئے عہدنامہ کو خدا کا کلام قرار دینے والے مسیحی مفسرین بائبل کی یہ بات مسلمانوں کو حیرت میں ڈالتی ہے کہ نئے عہدنامہ کو خدا کا کلام قرار دیتے ہوئے بھی یہ مفسرین جگہ جگہ تسلیم کرتے ہیں کہ نئے عہدنامہ کا یہ فقرہ بعد کے مسیحی خیالات کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کی ایک مثال پیلاطوس کے سامنے ہونے والی کارروائی کے بیان کے بارہ میں نظر آتی ہے متی میں صاف لکھا ہے کہ یہود نے صاف صاف کہا کہ اس کا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر۔ (متی باب: 27)

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے انٹرپریٹرز بائبل کے مرتبین لکھتے ہیں:

Certainly the people of Israel would not cry, His blood be on us and on our children i.e., "We accept the responsibility and guilt". This represents the anti-Judaism of later Christians who regard the Jewish War as a punishment for the crucifixion of Jesus.

تو صاف اقرار کیجئے کہ اس خدا کے کلام میں بعد میں آنے والے لوگوں کے رجحانات بھی بیان ہو گئے ہیں۔

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ دسمبر 2012ء

ہیمبرگ (جرمنی) میں واقفات نَو کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس کا انعقاد۔

واقفات نَو کی ذمہ داریاں اور جرمنی میں واقفات نَو سے متعلق اہم معلومات پر مشتمل تقاریر۔

❁......’قرآن کریم کی صرف تلاوت نہیں بلکہ اس کا ترجمہ سیکھنا بھی ضروری ہے‘۔ ❁......’خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو، نمازوں میں باقاعدگی پیدا کرو‘۔
❁......’قرآن کریم پڑھو اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو‘۔ ❁......’میرے خطبات کو باقاعدگی سے سنو‘۔’اپنا مقصد یہ رکھو کہ ہم واقفات نَو ہیں، ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ اس کے لئے بہت بڑی تبدیلی پہلے اپنے اندر پیدا کرنی پڑے گی‘۔

(واقفات نَو کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت اہم نصائح اور ہدایات۔ اور واقفات نَو کی حضور انور کے ساتھ مجلس سوال و جواب)

ہیمبرگ سے کاسل اور فرینکفرٹ کے لئے روانگی۔ کاسل اور فرینکفرٹ میں احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال۔ حضور انور کی دعاؤں سے اعجازی شفا کا ایمان افروز واقعہ۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ جرمنی اور نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور اہم ہدایات۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

8/دسمبر 2012ء بروز ہفتہ (دوسرا حصہ)

کلاس واقفات نو

سات بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ واقفات نَو کی کلاس شروع ہوئی۔ عزیزہ نتاشا رانا نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور عزیزہ فرح احمد نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

❁......بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث مبارکہ اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ مدیحہ دین نے پیش کیا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ تنگی ہو یا آسائش، خوشی ہو یا ناخوشی ہر حال میں ہم آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے۔ (مسلم)

❁......اس کے بعد عزیزہ ایمن امتیاز نے ملفوظات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ’’ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔ اور یہی اسلام ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لیے مجھے بھیجا گیا ہے۔ پس جو اس وقت اس چشمہ کے نزدیک نہیں آیا، جو خدا تعالیٰ نے اس غرض کے لیے جاری کیا ہے وہ یقیناً بے نصیب رہتا ہے۔ اگر کچھ لینا ہے اور مقصد کو حاصل کرنا ہے تو طالبِ صادق کو چاہیے کہ وہ چشمہ کی طرف بڑھے اور آگے قدم رکھے اور اس چشمۂ جاری کے کنارے اپنا منہ رکھ دے۔ اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کے سامنے غیرت کا چولہ اتار کر آستانہ ربوبیت پر نہ گر جاوے۔ اور یہ عہد نہ کرے کہ خواہ دنیا کی وجاہت جاتی رہے اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں تو بھی خدا کو نہیں چھوڑے گا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار رہے گا۔ ابراہیمؑ کا یہی عظیم الشان اخلاص تھا کہ بیٹے کی قربانی کے لیے تیار ہو گیا۔ اسلام کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیمؑ بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیے کہ ابراہیم بنو۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ: ولی پرست نہ بنو۔ بلکہ ولی بنو اور پیر پرست نہ بنو۔ بلکہ پیر بنو۔

(ملفوظات جلد دوم، صفحہ 138-139 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اس کے بعد عزیزہ عظمیٰ احمد نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت مصلح موعودؓ کی درج ذیل نظم کے چند اشعار پڑھے

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مِرا پیغام نہ ہو

بعد ازاں عزیزہ راشیقہ احمد، نداء الفتح گوندل، عائشہ صدیقہ اور زارہ احمد نے ’’تحریک وقف نو کے پچیس سال اور واقفات نو کی ذمہ داریاں‘‘ کے عنوان کے تحت درج ذیل مضمون پیش کیا۔

واقفات نَو کی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو کے رسالہ ’’مریم‘‘ کے اجراء کے موقع پر اپنے پیغام میں واقفات نو کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ’’وقف نو بچیوں کو وقف کی یہ تاریخ کبھی نہیں بھولنی چاہیے کہ دنیا میں سب سے پہلے اپنے بچے کو اس کی پیدائش سے قبل وقف کرنے والی ایک عورت ہی تھی اور جس کو اس نے جنم دیا یعنی سب سے پہلی ’’واقفہ نَو‘‘ وہ بھی ایک عورت ہی تھی جس کا نام مریم تھا۔ اس کو وقف کرنے والے والدین نے اس کی ایسی اعلیٰ درجہ کی تربیت کی اور اس بچی نے بھی اپنے اس مقام کو سمجھتے ہوئے وقف کے تقاضوں کو ایسا نبھایا کہ عرش کے خدا نے رہتی دنیا تک کے لئے قرآن کریم جیسی کتاب میں عفت وعصمت کی اس دیوی اور تقویٰ وطہارت سے زندگی بسر کرنے والی اس عورت کی زندگی کو نیکی اور تقویٰ کا اعلیٰ مقام پانے کے لئے ایک مثال کے طور پر محفوظ کر دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب بر موقع سالانہ اجتماع واقفات نَو یوکے بیان فرمودہ 5/مئی 2012ء میں مزید فرمایا: ’’آپ سب کو یہ یادرکھنا چاہئے کہ صرف وہی زندگی کامیاب سمجھی جاسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں گزاری جاتی ہے اور ایک واقفہ نو لڑکی ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ آپ کا وجود حضرت مریمؑ کے وجود کی طرح ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہمیشہ ان کے کردار اور طرز عمل کو راہنما کے طور پر اپنے سامنے رکھیں۔ آپ کا ہر عمل مکمل سچائی پر اور خدا تعالیٰ کے خوف پر مبنی ہونا چاہئے۔ جو آپ کریں یا کہیں وہ یہ ظاہر کرے کہ آپ ایک واقفہ نَو ہیں۔ آپ ایک صدیقہ ہیں جو کہ مکمل طور پر سچا وجود ہیں کیونکہ آپ ایک واقفہ نَو ہیں۔ واقفاتِ نَو کی ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یادرکھنا چاہیے کہ بے شک آپ اس دنیا سے ہیں مگر آپ کا دنیا پرستی کے امور سے کوئی واسطہ نہیں۔

یہ سال بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ اس تحریک (وقف نو) کی سلور جوبلی کا سال ہے۔ اس مبارک تحریک کے 25 سال پورے ہو چکے ہیں۔ آپ میں سے بہت ساری ایسی واقفات نو ہیں جو کہ واقفات نو کی سب سے پہلی Batch کا حصہ ہیں اور یہ حقیقی طور پر ایک بڑا اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔ پس ان انعامات کی روشنی میں آپ پر یہ لازم ہے بلکہ آپ کا فرض ہے کہ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزار رہیں۔‘‘

مریم رسالہ میں اپنے پیغام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اس دور میں اس سنت کے تابع آپ کے والدین نے بھی آپ کو آپ کی پیدائش سے پہلے وقف کیا ہے۔ آپ کے وقف کا یہ مقام اور اعزاز کوئی معمولی بات نہیں ہے لیکن وقف کا یہ اعزاز تبھی آپ کے ماتھوں کا جھومر بن سکتا ہے کہ جب آپ وقف کے تقاضوں کو نبھاتے ہوئے اپنی زندگیاں خلافت کی تابعدار بن کر گزارنی شروع کریں گی۔ اس لیے ہمیشہ یہ بات یاد رکھیں اور دنیا کے تمام مذاہب اور تمام تہذیبوں کی تاریخ پڑھ جائیں تو آپ جان لیں گی کہ جو عظمت اور مقام اسلام نے عورت کو دیا ہے وہ کبھی کسی اور مذہب نے اسے نہیں دیا۔ ایک عورت کا حقیقی تابعدار ہونا اور کامل مسلمان ہونا اس کے لئے پہلے بھی فخر کا باعث تھا اور اب بھی ہے۔ اسلام کے پہلے دور میں عورت نے علم و عمل کے ہر میدان میں قابل قدر اور قابلِ رشک کارنامے سرانجام دئے۔ اور علم و عمل کا یہ جھنڈا صرف اسلام کے دورِ اوّل میں ہی نہیں اسلام کے دور ثانی میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں احمدی عورتوں نے ہی بلند کر رکھا ہے۔ اور اب آپ واقفات نَو بچیاں ہیں، آپ نے بھی یہ جھنڈا علم و عمل کے ہر میدان میں اونچے سے اونچا لہرانا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے تجدید دین کے کاموں کو پھیلانے اور دین کی خدمت کے لیے ہمیشہ مستعد رہنا ہے۔ اس کے لئے آپ کی نظریں ہمیشہ آسمانوں کی طرف رہیں اور آپ کے ذہنوں اور علم و عمل کی پروازیں بھی آسمانوں کی رفعتوں کو چھونے کے عزائم لئے ہوئے ہوں۔ اور اگر آپ نے یہ بلندیاں واقعی حاصل کرنی ہیں تو اس زمانے کے امام اور اسلام کی خوبصورت تعلیمات کے نور سے دنیا کو منور کرنے والے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ خلیفۂ وقت کی ہدایات اور نصائح کو اپنے لئے مشعل راہ بنالیں کہ آج یہی تعلیمات آبِ حیات کا حکم رکھتی ہیں جو بالآخر انسان کو ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنا دیتی ہیں۔ یہی وہ زندگی بخش باتیں ہیں جو مردہ دلوں کو حیات جاودانی عطا کرتی ہیں اور زمین سے اٹھا کر آسمانوں کی رفعتوں تک پہنچا دیتی ہیں جہاں فرشتے بھی ان سے ہمکلام ہونے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے تحریک وقف نَو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: ’’تم ایک عظیم مقصد کے لیے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو۔‘‘ اس عظیم مقصد کو پانے کے لیے آج ہم واقفات نو جماعت احمدیہ جرمنی آپ سے یہ عہد کرتی ہیں کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اپنے والدین کے خلافت احمدیہ سے کیے ہوئے اس عہد کو آخری دم تک نبھائیں گی۔ اور اسلام کے جھنڈے کو علم و عمل کے ہر میدان میں اونچا لہرائیں گی۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے تجدید دین کے کاموں کو پھیلانے اور دین کی خدمت کے لیے ہمیشہ مستعد رہیں گی۔ خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لیے ہر قربانی دینے کے لیے تیار رہیں گی۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں گی اور خلیفۃ المسیح کی ہر ہدایت اور نصیحت کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں گی۔ اور آسمانوں کی رفعتوں تک پہنچنے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔ انشاء اللہ۔

پیارے حضور! اب آپ کی خدمت اقدس میں جرمنی میں واقفات نَو سے متعلق چند اعداد و شمار پیش کیے جائیں گے۔

جماعت جرمنی میں اس وقت کل واقفات کی تعداد 1967 ہے۔ جن میں 652 واقفات لجنہ ہیں، 841 واقفات ناصرات اور 474 واقفات 7 سال سے کم عمر کی ہیں۔

لجنہ واقفات میں 526 واقفات یعنی 80 فیصد واقفات تجدید عہد کر چکی ہیں۔

168 واقفات موصیات ہیں۔

49 واقفات Hauptschule میں پڑھ رہی ہیں۔

292 واقفات Gymnasium میں زیر تعلیم ہیں۔

116 واقفات Gesamtschul میں پڑھ رہی ہیں۔ 116 واقفات یونیورسٹی میں Orientalistic, Teaching, Social Studies, Business Administration, Islamic Studies, Computer Science, History, Sociology, Medical, Architecture, Health and Care, EducationalScience, وغیرہ پڑھ رہی ہیں۔

140 واقفات شادی شدہ ہیں۔23 واقفات کام کر رہی ہیں۔ 40 واقفات ٹرانسلیشن ٹیم میں کام کر رہی ہیں۔

اس وقت تک 22 واقفات معلّمات کا امتحان پاس کر چکی ہیں۔ اور تقریباً400 واقفات معلّمہ کی کلاسس میں شامل ہیں۔

اسی طرح تقریباً140 واقفات اردو پروجیکٹ میں شامل ہیں، جہاں انہیں اردو پڑھنا اور پھر کمپیوٹر پر لکھنا سکھایا جا رہا ہے۔

گزشتہ کئی سالوں سے جرمنی بھر کی بہترین واقفات پر مشتمل 10 رکنی ایک ٹیم جلسہ سالانہ اور اجتماع کے موقع پر حفاظت خاص پر ڈیوٹی دے رہی ہے۔اسی طرح متعدد واقفات خدمت کے میدان میں مختلف شعبہ جات میں مصروف عمل ہیں۔

آخر پر عزیزہ عظمیٰ احمد، محمودہ صبا حسین، طوبیٰ حسین اور ثوبیہ ملک نے مکرمہ عرشی ملک صاحبہ کا کلام ترانے کی شکل میں مل کر سنایا۔

سَمِعْنَا اور اَطَعْنَا سے یہ دل معمور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ یہ منشور ہے اپنا
ہمیں یہ جان و مال اور وقت سب قربان کرنا ہے
نئی نسلوں کے دل میں بھی یہی ارمان بھرنا ہے
چلن پر عجز و قربانی کے دل مغرور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ یہ منشور ہے اپنا

یہ پروگرام پیش ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نَو بچیوں کو ہدایات سے نوازا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

کلاس واقفات نَو ہمبرگ جرمنی

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ لوگوں نے بڑا اچھا پروگرام رکھا تھا لیکن اس کو یاد رکھنا بھی بہت بڑا کام ہے۔ترانے میں تو یاد رکھ لیا اب گھر جا کر یاد رکھتے ہو کہ نہیں، یہ نہیں پتہ۔

حضور انور نے فرمایا: تلاوت یہ کی تھی کہ ہم وہ لوگ ہیں یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (التوبۃ: 71) کہ جو اچھی باتیں ہیں ان کی ہم تبلیغ کرتے ہیں بتاتے ہیں، ہدایت کرتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔اچھی باتوں کے بتانے والے وہی لوگ ہوسکتے ہیں جو خود اچھے کام کر رہے ہوں اور برے کاموں سے روکنے والے بھی وہی لوگ ہوسکتے ہیں جو خود برے کاموں سے رک رہے ہوں۔ ہر واقفہ نو کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے۔ایک پہلی بات تو یہ ہے کہ ایک احمدی بچی، ایک احمدی لڑکی ایک احمدی عورت کا فرض ہے، ہر ایک کا فرض ہے کہ ہر احمدی دوسروں سے (یعنی غیروں سے) مختلف ہو لیکن واقفہ نو جو ہے اس میں اور ایک عام لڑکی میں بڑا فرق ہونا چاہیے۔آپ لوگوں نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے یا بچپن یا پیدائش سے پہلے آپ کے ماں باپ نے آپ کو وقف کیا ہے اور پندرہ سال کے بعد اپنے اپنے بانڈ کو renew کیا، اور وقف کیا ہے تو ہمیشہ یہ خیال رکھیں کہ جوانی کی عمر میں قدم رکھنے کے بعد آپ لوگوں کو ان چیزوں کی تلاش کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔نیکیاں کون سی ہیں؟ اللہ تعالیٰ کہتا ہے نیکیاں وہ ہیں جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہیں۔ برائیاں کون سی ہیں؟ وہ برائیاں جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہیں۔ پس نیکیوں کو اختیار کرنا، برائیوں سے رُکنا یہ خاص طور پر وقفِ نَو کا کام ہے اور نیکیوں کی تلاش کہ کون کون سی نیکیاں ہیں، برائیوں کی تلاش کہ کون کون سی برائیاں ہیں، یہ معلوم کرنے کے لیے آپ لوگوں کے لئے قرآن کریم کا پڑھنا ضروری ہے۔قرآن کریم کی صرف تلاوت نہیں بلکہ اس کا ترجمہ بھی سیکھنا ضروری ہے۔

پس ایک تو یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ قرآن کریم صرف ناظرہ نہ پڑھ لیا کریں بلکہ اس کا ترجمہ بھی ساتھ پڑھیں۔اس کی کمنٹری بھی پڑھیں جہاں جہاں available ہے تا کہ آپ کو پتہ لگے کہ آپ کے کام کیا ہیں۔آپ کی duties کیا ہیں۔ عام لڑکی کی طرح آپ کی ڈیوٹی یہ نہیں ہے کہ فیشن کر لیا اور بس ختم ہوگیا۔یا یہ ڈیوٹی نہیں ہے کہ لجنہ کے کام کے لیے ہفتے میں ایک گھنٹہ آکر دفتر میں بیٹھ گئے یا لجنہ کا کام اپنے حلقہ میں کرلیا بلکہ پوری ذمہ داری واقفہ نو کی یہ ہے کہ ہر وقت یہ خیال رکھے کہ اس نے لوگوں کے لیے نمونہ بننا ہے۔اور 24 گھنٹے کی یہ ڈیوٹی ہے۔نمونہ گھر میں بھی، نمونہ بہن بھائیوں کے لیے بھی، باہر بھی نمونہ بننا ہے اور دوسرے احمدیوں کے لیے نمونہ بننا ہے۔پس اس بات کو مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں مَیں دوبارہ کہتا ہوں اس کو یاد رکھیں تبھی آپ لوگ صحیح کام کرنے والی ہوسکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حدیث بھی آپ نے پڑھی ہے اور یہ ترانہ بھی پڑھا ہے کہ اطاعت کرنی ہے حدیث میں آپ نے یہ پڑھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ہر حالت میں اطاعت کریں گی۔ سنیں گی اور اطاعت کریں گی۔ جیسے مرضی حالات ہو جائیں اور آگے یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں دیکھیں کتنی حکمت ہے۔فرمایا: بعض لوگوں کو بڑے شکوے پیدا ہو جاتے ہیں کہ صدر نے یا فلاں سیکرٹری نے یا فلاں نے اس لڑکی کو زیادہ لفٹ کرادی اس سے کام لے لیا ہمارے سے نہیں لیا اور دور ہٹ گئے۔

حضور انور نے فرمایا: عمومی طور پر ایک مسلمان کے لیے ایسا کرنا درست نہیں پھر اس زمانے میں احمدی مسلمان کے لیے اور اس سے بڑھ کر واقفہ نو کے لیے یہ معیار ہونا چاہئے کہ چاہے اپنے افسروں سے یا اپنے عہدیداروں سے شکوے بھی ہوں تب بھی آپ نے کامل اطاعت کر کے اپنا جو مقصد ہے وقفِ نو کا اس کو پورا کرنا ہے۔ دل میں شکوہ نہیں لانا۔کوئی برائی کرتا ہے تو دل میں شکوے آتے ہیں دل میں خیال پیدا ہوتا ہے لیکن وہ خیال جو پیدا ہوتا ہے اس کو جماعتی کاموں کے لیے روک نہیں بننا چاہیے۔آپ لوگوں کی نیکیوں میں کمی کرنے کا باعث نہیں بننا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ ہمیشہ یاد رکھیں سچی اطاعت وہ ہے جو باوجود اس کے کہ آپ سے اچھا سلوک نہ ہو تب بھی کرنی ہے۔یہی اس حدیث میں پڑھایا گیا ہے۔پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ،حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہ کہا ہے کہ اگر مصیبتوں کے پہاڑ بھی ٹوٹ پڑیں تو اللہ تعالیٰ کو نہیں چھوڑنا۔اللہ کو پکڑ لیں تو سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔اگر دنیا والوں سے آپ نے کچھ نہیں لینا : نہ آپ کو اپنی کسی سیکرٹری وقفِ نَو سے کچھ لینا ہے: نہ آپ کو اپنی کسی صدر سے کچھ لینا ہے: نہ آپ کو اپنے کسی اور عزیز رشتہ دار سے کچھ لینا ہے۔ دنیاوی چیزیں جو لینی ہیں وہ بھی خدا تعالیٰ سے ہی لینی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لو: نمازوں میں باقاعدگی پیدا کرو، قرآن کریم پڑھو اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ایسا تعلق ہو جائے کہ پھر اللہ تعالیٰ تمام ضرورتیں پوری کرنے لگ جائے۔پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی کتابیں انگلش جن کو پڑھنی آتی ہے وہ انگلش میں جو ترجمہ ہے وہ پڑھیں، جن کو جرمن آتی ہے وہ جرمن میں جو ترجمہ ہے وہ پڑھیں۔ زیادہ تراجم نہیں ہیں تو بار بار ان کو پڑھیں ۔ہر بار جب آپ پڑھیں گی تو آپ کے علم میں اضافہ ہوگا۔اس لیے اس بارے میں خاص طور پر بہت زیادہ کوشش کریں ۔آپ کا اٹھنا بیٹھنا ،رہن سہن ،کپڑے لباس، حجاب، جو جوان ہوگئی ہیں تیرہ، چودہ سال کی ہوگئی ہیں وہ دوسروں سے مختلف ہونی چاہئیں۔ بلکہ نمونہ ہونا چاہیے۔یہ نہ دیکھیں کہ فلاں لڑکی تو فیشن کر رہی ہے یا میری فلاں بہن فیشن کر رہی ہے میری اماں اس کو کچھ نہیں کہتیں، اور مجھے کہتی ہیں کہ تم اپنے آپ کو ڈھانک کر رکھو۔یا فلاں لڑکی فیشن کر رہی ہے اور وہ فلاں عہدیدار کی بیٹی ہے اور مجھے کہتے ہیں وقفِ نو والے کہ تم زیادہ ایسا فیشن نہ کرو۔فیشن کرنے میں کوئی برائی نہیں ہے لیکن ایسا فیشن جس سے آپ لوگوں کی جو حیا ہے اس پر اثر پڑتا ہو وہ فیشن نہیں کرنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے حجاب کا، برقعے کا، تو ایک عمر کے بعد تو وہ پہننا چاہیے۔بغیر شرمائے پہننا چاہیے۔یہ نہ دیکھو کہ فلاں صدر صاحبہ یا فلاں سیکرٹری صاحبہ کی بیٹی نے نہیں پہنا تھا یا فلاں جماعت کے عہدیدار کی بیٹی نے نہیں پہنا ہوا۔ان کو چھوڑو۔تم نے ان کی بھی اصلاح کرنی ہے اور اپنی ہم عمر لڑکیوں کی بھی اصلاح کرنی ہے اور اپنے سے بڑی جو ہیں ان کی بھی کرنی ہے۔اس لیے آپ لوگوں نے نمونہ بننا ہے۔تبھی آپ کا وقف جو ہے حقیقی وقف شمار ہوسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ حضرت مصلح موعودؓ نے جو نظم لکھی ہے۔اس میں بھی یہی لکھا ہے خلاصہ اس کا یہی ہے کہ جو مرضی حالات ہو جائیں اسلام کی حقیقی تعلیم ایک احمدی میں ہونی چاہیے۔اور وہ احمدی جس کے ماں باپ نے یہ عہد کیا ہو کہ یہ بچہ میرا یا بچی میری احمدیت کی خدمت کرے گی اور پھر پندرہ سال کے بعد آپ خود عہد کرتی ہیں کیونکہ اکثر میں دیکھ رہا ہوں کہ تیرہ چودہ سے اوپر کی لڑکیاں ہی ہیں اور بعض اس سے بڑی بھی ہونگی۔آپ لوگوں نے حقیقی تعلیم کا نمونہ بننا ہے۔اِس کے لیے رستے تلاش کریں اور جو مریم رسالہ یہاں آتا ہے؟ انٹرنیٹ پر آتا ہے تو اس کا کوئی ایشو نکال کر اس سے مواد لے لیا کریں وہ جرمن زبان میں بھی یہاں ترجمہ کر کے ایک رسالہ یہاں شائع کر سکتے ہیں۔آپ لوگ جرمن اور اردو میں کریں تا کہ ان کو بھی سمجھ آجائے۔تو زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنے کی کوشش کرو۔قرآن کریم کا علم حاصل کرو۔

پہلی بات نمازیں ہیں، اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے۔ دوسری بات، قرآن کریم پڑھنا اس میں سے اچھائیوں کو نکال کر اپنے اوپر لاگو کرنا اور برائیوں سے بچنا۔ تیسری بات حضرت مسیح موعود کی کتابوں کو تفصیل سے پڑھو۔تمہیں پتہ لگے گا کہ قرآن کی تعلیم کا مطلب کیا ہے۔چوتھی بات میرے خطبے جو مَیں دیتا ہوں ان کو باقاعدگی سے سنو۔اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔میری تقریریں جو لجنہ میں کی ہیں انہیں سنو۔ لباس ہے حیا ہے، پھر میں بہت سی مختلف ہدایتیں حالات کے مطابق دیتا ہوں۔ انٹرنیٹ پر چیٹنگ ہے اس سے منع کیا۔فیس بک پہ مَیں نے منع کیا کیونکہ اس سے غلط باتیں پیدا ہوتی ہیں ۔یہ گناہ نہیں ہے، لیکن یہ چیزیں غلط کاموں کی طرف لے جاتی ہیں۔ پروگرام بہت سارے ٹی وی پر آتے ہیں ان ملکوں میں گندے ہوتے ہیں ان کو کبھی نہ دیکھو۔ اپنا مقصد صرف یہ رکھو کہ ہم واقفاتِ نو ہیں۔ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ دنیا کی اصلاح کرنے کے لیے بہت بڑی تبدیلی پہلے اپنے اندر پیدا کرنی پڑے گی۔ پھر ہی اصلاح کر سکتے ہو۔اسکے بغیر نہیں۔

✿......ایک واقفہ نو بچی نے بتایا میں کمپیوٹر سائنس پڑھ رہی ہوں اور اپنے لئے دعا کی درخواست کی کہ میرا اس سال رشتہ ہوا ہے تو اللہ تعالی ہمارے رشتے کو بابرکت کرے اور ہمیں تقوی اختیار کرنے والا بنائے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اچھا اللہ بابرکت کرے۔

✿......ایک اور واقفہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا۔حضور میں نے اپنی بہنوں کا پیغام آپ تک پہنچانا تھا وہ وقف نو نہیں ہیں۔تو انکا بھی دل چاہتا ہے کہ ان کی بھی حضور کے ساتھ کلاس ہو۔ جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالی نے فرمایا وقف نو نہیں ہیں تو کس طرح کلاس ہو۔

✿......ایک واقفہ نے سوال کیا ۔حضور ہمارے مارچ کے مہینے میں Abitur کے فائنل امتحان ہوں گے۔مَیں نے اس کے بعد ارادہ کیا تھا کہ Abitur مکمل کرنے کے بعد ٹیچر بنوں۔

تو اس پر **حضور انور نے فرمایا** ٹیچر بننا لیکن یہاں جو ٹیچرز ٹریننگ سکول ہیں سنا ہے بعض جگہوں پہ حجاب وغیرہ پہننے نہیں دیتے آپ لوگوں کے ریجن میں ایسا ہے تو پھر احتیاط کرو کسی دوسری جگہ جا کر پڑھو۔

✿......ایک اور بچی نے سوال کیا حضور آپ آج آئے تھے مہدی آباد تو آپ کو کیسا لگا تھا؟

حضور نے جواب میں فرمایا کیسا لگا تھا؟ برف پڑی لگی تھی۔

✿......ایک اور واقفہ نے دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا میرا رشتہ ہوا ہے تو میرے لئے دعا کریں۔

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالی نے فرمایا اچھا اللہ تعالی مبارک کرے۔ یہ جن کے رشتے ہوئے ہیں ناں۔اللہ تعالی ان سب کے رشتے مبارک کرے اور صبر سے حوصلے سے اپنے رشتوں کو نبھانے کی کوشش کرنا۔ اپنی طرف سے کوئی پہل نہ کرنا۔موقع نہ دینا۔نہ اپنے خاوند کو۔نہ اپنے سسرال کو کہ وہ انگلی اٹھا کے یہ کہیں کہ اس لڑکی نے یہ کیا تھا اور وہ کیا تھا۔ جو اپنی کوشش ہوسکتی ہے رشتوں کو نبھانے کے لئے وہ کوشش کرو۔ یہ بڑی فکر کی بات ہوتی ہے کہ بعض دفعہ رشتے ہوتے ہیں اور ٹوٹ جاتے ہیں۔

✿......ایک واقفہ نَو نے عرض کیا۔9/ اکتوبر کو بیٹا پیدا ہوا تھا جو یکم نومبر کو فوت ہو گیا اس کے دل کا problem تھا۔

حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نعم البدل عطا فرمائے۔انشاءللہ

✿...... ایک واقفہ نے سوال کیا۔ ایک لڑکی جو عموما حجاب لیتی ہے تو جب رشتے کے لئے تصویر بھیجی جاتی ہے تو پھر اس میں حجاب نہیں ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا۔ رشتے کے لئے تصویر انٹرنیٹ یا فیس بک پر تو نہیں لگانی اگر کسی جگہ سے رشتہ آتا ہے تو خود آ کر دیکھ لیں اگر کسی دوسرے ملک میں تصویر بھیجنی پڑتی ہے تو کسی ذمہ دار رشتہ دار یا عزیز کے ہاتھ بھجوائیں جماعتی عہدیدار کے ہاتھ، تا کہ وہ جائے اور دکھا کر واپس آجائے۔یہ نہیں کہ اس تصویر کا غلط استعمال شروع ہو جائے۔

✿......ایک واقفہ نو نے سوال کیا۔ جب امام صاحب قصر نماز پڑھا رہے ہوں۔دو رکعت کے بعد جب وہ سلام پھیریں تو مقامی لوگ بھی تشہد کے بعد دعائیں پڑھیں یا چپ رہیں؟

حضور انور نے فرمایا۔ اصل چیز فرض نماز ہے۔فرض نماز کے لئے اگر آپ لیٹ آئی ہیں تو اپنی باقی رکعتیں پوری

کرو۔ اگر امام مسافر ہے جیسے میں پڑھا دیتا ہوں۔ میں دو رکعت پڑھتا ہوں تو پیچھے والے جو لوکل ہیں، وہ اپنی 4 رکعات پوری کریں۔ باقی مَیں اگر بیٹھ کے دعا کرتا ہوں تو وہ دعائیں فرائض میں داخل تو نہیں ہیں۔ یہ تو ایک دفعہ غریب لوگ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ ہم غریب ہیں اور یہ جو امیر لوگ ہیں، ہم جہاد میں شامل ہوں تو یہ ہم سے بڑھ کے شامل ہوتے ہیں۔ ہم تو مانگ کر تلوار یا گھوڑا لے کر جاتے ہیں، یہ تو گھوڑے بھی دے دیتے ہیں تلواریں بھی دے دیتے ہیں جہاد میں بھی شامل ہو جاتے ہیں، چندے بھی دیتے ہیں، عبادتیں بھی ہماری طرح کر لیتے ہیں تو ان کو ہمارے سے زیادہ ثواب مل رہا ہے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مَیں طریقہ بتاتا ہوں کہ تم نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمدللہ 33،33 دفعہ اور 34 دفعہ اللہ اکبر پڑھا کرو تو کچھ دنوں کے بعد جب امیروں نے دیکھا کہ یہ غریب نماز کے بعد بیٹھ کر تسبیح کر رہے ہوتے ہیں تو انھوں نے بھی اس طرح کرنا شروع کر دیا۔ پھر وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ انہوں نے بھی یہ نیکی کا کام شروع کر دیا ہے اب ہم کیا کریں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے آگے بڑھا دیا میں اس کو کس طرح پیچھے روک سکتا ہوں؟

تو یہ جو تسبیح و تحمید ہے، تمہیں کیا پتہ میں کیا پڑھ رہا ہوں؟ کیا نہیں پڑھ رہا؟ فرض تو نہیں ہے۔ تم لوگ اپنی نماز پوری کرو۔ اگر پڑھنا چاہو تو پڑھو، نہیں پڑھنا چاہتے تو نہ پڑھو لیکن فرض نماز بہرحال پوری کرنی ہے۔

✿......ایک سوال کے جواب پر **حضور انور نے فرمایا:** سچی خواب چوروں ڈاکوؤں کو بھی آ جاتی ہیں۔ خواب آنا تو کوئی بڑی نیکی کی بات نہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ بڑی نیکی تو یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم دعائیں کرو اور نمازیں پڑھو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرو۔ یہ نیکی ہے تمھارے لئے۔ خوابیں دیکھنے سے کوئی نیک نہیں بن جاتا۔ یہ نہ سمجھو کہ سچی خوابیں آ گئیں ہیں تو مَیں نیک ہو گئی ہوں۔ سچی خوابیں نیک لوگوں کو بھی آتی ہیں اور جو برے ہوتے ہیں ان کو بھی آ جاتی ہیں۔ خواب کے اوپر کسی کو اپنے اوپر فخر نہیں کرنا چاہئے۔ جب سچی خواب آ جائے تو دعا ضرور کرو اور ضرورت سے زیادہ اِستغفار کرو کہ اللہ میاں نے مجھے خواب دکھائی اور پھر اسے سچا بھی کر دیا۔ تب نیکی پیدا ہوتی ہے۔

✿......ایک واقفہ نے سوال کیا۔ اگر آپ کسی کے نام کا صدقہ نکالیں تو کیا اس کا ہاتھ لگانا ضروری ہوتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا: تمہیں کوئی خواب کسی کے متعلق آئی ہے تو تم نے اس کے لئے صدقہ نکالنا ہے۔ وہ بندہ پاکستان رہتا ہے تو تم ہاتھ لگوانے کے لئے پہلے جہاز میں بیٹھ کے پاکستان جاؤ گی؟ تم اپنی طرف سے صدقہ دے دو اور اگر اس سے رابطہ ہے تو اس شخص کو بھی کہہ دو کہ صدقہ دے دو اور اگر اس میں توفیق نہیں ہے صدقہ دینے کی تو تم ہی دے دو۔ بس کافی ہے۔ ہاتھ لگوانا ضروری نہیں۔ ہاں! بچوں کو تو عادت ڈالنے کے لئے بچوں کا ہاتھ لگوا دینا چاہیے کہ ہم صدقہ دے رہے ہیں۔ اس سے ان میں بھی حِس پیدا ہوتی ہے کہ ہم نے بھی صدقہ خیرات کرنی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ ثواب دیتا ہے۔

✿......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگر بچہ کوئی غلط کام کرے تو کیا اس کی سزا والدین کو بھی ملتی ہے؟

حضور انور کے دریافت فرمانے پر واقفہ نو نے بتایا کہ اس کے والدین کو جماعتی سزا ملی تھی۔

اس پر **حضور انور نے فرمایا:** اس کے ماں باپ کو یہ سزا ملی کہ ان سے چندہ نہیں لینا یا ان سے خدمت نہیں لینی؟ اس پر واقفہ نو نے کہا۔ جی یہ سزا ملی تھی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ بات یہ ہے کہ ایک بچہ، کسی عہدیدار کا ہو، وہ غلط کام کرے۔ ایسا غلط کام، اتنی حد تک کرے کہ جماعت کو اس پر action لینا پڑے۔ جماعت خود action نہیں لیتی۔ وہ ایک رپورٹ بناتی ہے، وہ رپورٹ مجھے بھیجتی ہے اور خلیفہ وقت اس پر action لیتا ہے کسی کو سزا دیتا ہے کہ اس سے خدمت نہیں لینی۔ کسی کو سزا دیتا ہے کہ اس سے چندہ نہیں لینا۔ کسی کو سزا دیتا ہے کہ اس کو فنکشن پہ نہیں آنے دینا اگر اس نے بڑی لڑائی کی ہے تو بعض اوقات اخراج کی سزا بھی ہو جاتی ہے۔ اگر کسی کو بہت بڑی سزا ہو جائے کسی لڑکی کو، کسی بچے کو، تو اس کے ماں باپ کو جماعت کی خدمت اس لئے نہیں کرنے دی جاتی پھر لوگ کہیں گے کہ دیکھو! مثلاً اگر کوئی لجنہ کی سیکرٹری تربیت ہے۔ اس کی اپنی لڑکی نے یا لڑکے نے کوئی بہت غلط کام کیا۔ ایسا کام جو برداشت نہیں ہو سکتا اور اس کو سزا ملی۔

حضور انور نے فرمایا مجھے سزائیں دینے کا شوق نہیں۔ بڑی مجبوری میں سزا دیتا ہوں۔ اب اس کو اگر سزا ملی اور اس کی ماں یا باپ سیکرٹری تربیت یا صدر جماعت ہو تو لوگ کہیں گے اپنے گھر کی تو اصلاح نہیں کر سکا، ہماری اس نے کیا تربیت کرنی ہے۔ اِس لئے ان کو احساس دلانے کے لئے کہ تمہیں اپنے بچوں پر نظر رکھنی چاہیے۔ اس پہ ناراضگی نہیں ہوتی ہے لیکن ان کی بہتری اور جماعت کے مفاد کے لئے ان کو اس کام سے محروم کیا جاتا ہے۔ اس کی سزا کی نوعیت اور بچے کی سزا کی نوعیت میں فرق ہے۔ مقصد دونوں کا اصلاح ہے۔ اگر اصلاح لڑکے کی ہو جاتی ہے تو اس کی معافی ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ لڑکے بگڑ جاتے ہیں اور ماں باپ یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ ہمارے ہاتھ میں ہی نہیں ہیں۔ جوان ہو گیا ہے یا لڑکی جوان ہو گئی ہے ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ہم نے کوئی دخل نہیں دیا۔ مہینے دو مہینے بعد یہ چیز ثابت ہو جاتی ہے کہ ماں باپ کی اس میں کوئی دخل اندازی نہیں تھی تو ان سے خدمت لی جاتی ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی تربیت کا شعبہ اس کے پاس تھا تو وہ خدمت نہ لی جائے، کوئی اور لی جائے۔ لیکن کام لیا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: عہدیدار والدین کو اس لئے تنبیہ کی جاتی ہے کہ لوگ زیادہ باتیں کرتے ہیں جو ان کا اثر اور رعب ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ جماعت کا نظام ٹوٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے کچھ نہ کچھ تنبیہ کے لئے ماں باپ کو بھی کہا جاتا ہے۔

✿......ایک واقفہ نو نے سوال کیا۔ جب ہم دعا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کو کس طرح تصور کر سکتے ہیں؟ میرا مطلب ہے کہ جب خدا تعالیٰ کا سوچتے ہیں تو آنکھوں کے سامنے ایک تصویر آتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: تصویر تو آنی ہی نہیں چاہئے۔ سامنے دیکھ رہی ہو، سجدہ گاہ میں ہو، سجدہ کر رہی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ ہے کیا تم اللہ تعالیٰ کی شکل بناؤ گی کہ ایسا ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ؟

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے۔ اب یہی دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی جو قدرتیں ہیں اس زمین پہ اتنی چیزیں ہیں۔ جو گلوب ہے اس میں اتنی چیزیں ہیں۔ درخت، پہاڑ، دریا، سمندر، شہر، جنگل ہیں۔ پھر اس کے اندر جانور بے تحاشا ہیں۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں اور ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ نے زندہ رہنے کے سامان پیدا کئے ہیں۔ اور اس زمین کو ہم بہت سمجھتے ہیں لیکن اگر پوری یونیورس (Universe) کا نقشہ دیکھو تو وہاں بہت سارے چھوٹے چھوٹے ڈاٹ بنے ہوں گے۔ بہت سارے ستارے، سیارے بنے ہوں گے اور وہاں زمین کی اتنی حیثیت بھی نہیں کہ نشان ہو کہ یہ زمین ہے۔ اگر تم English میں پڑھو تو لکھا ہو گا کہ Our Earth is somewere here۔ جب اتنی حیثیت نہیں ہے زمین کی اور اس میں ہم اللہ تعالیٰ کی قدرتیں دیکھتے ہیں اور حیران رہ جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی یہی قدرتیں ہیں اللہ تعالیٰ یہی کہتا ہے کہ زمین و آسمان کو دیکھو۔ میری قدرتوں پہ غور کرو اور پہاڑوں کو دیکھو۔ میری قدرتوں پہ غور کرو۔ مختلف سیاروں ستاروں کو دیکھو۔ میری قدرتوں پہ غور کرو تو اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی بڑائی ہونا اور اس کا سب طاقتوں کا مالک ہونا تو دل میں اس کا رعب پیدا کرتا ہے۔ اور پھر یہ دیکھو کہ کس طرح وہ نبیوں کی دعائیں بھی سنتا ہے۔ ان سے سلوک کرتا ہے۔ نیک لوگوں کی دعائیں بھی سنتا ہے۔ ان کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ تو ان سب طاقتوں کا مالک خدا ہے۔ بس یہی خدا ہے اور تم نے شکل بنا کے اس کا تصور کیا کرنا ہے؟

حضور انور نے فرمایا: بس یہی سمجھو کہ وہ خدا ایسا ہے کہ جس کا تصور نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کی سب طاقتیں ہیں۔ جو میری دعاؤں کو سنتا ہے۔ تو تمہاری دعاؤں کی جو قبولیت ہے وہی اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا نشان ہے۔

✿......اسی واقفہ نو نے کہا۔ اور میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا حضور مجھے ایک اپنا پین دے سکتے ہیں تبرک کے طور پہ؟

حضور انور نے ازراہ شفقت پین منگوایا اور اس بچی کو عطا فرمایا۔

✿......ایک واقفہ نے سوال کیا کہ جب ہم ناصرات میں ہوتے ہیں اور کچھ ذمہ داری ہوتی ہے اور پھر لجنہ میں آتے ہیں تو ہم کیسے ایکٹو (Active) رہ سکتے ہیں؟

اس پر **حضور انور نے فرمایا:** لجنہ کا کام ہے ان کو چاہیے کہ جو ناصرات میں اچھے کام کر رہی تھیں۔ کوئی عہدہ تھا، اس کو کوئی عہدہ نہیں بلکہ کوئی ذمہ داری کہنا چاہیے۔ کوئی کام کر رہی تھیں۔ ان کو حلقے کی مختلف ٹیموں میں نائبات یا معاونات لگائیں تا کہ ان کی پریکٹس ہو۔ ان کو احساس ہو کہ ہمارا ٹیلنٹ
ہماری صلاحیتیں ضائع نہیں ہو رہیں۔ خدمت لینی چاہیے ان سے۔ نہیں لیتیں تو ان کا قصور ہے۔

✿......ایک واقفہ نو نے عرض کیا میری بیٹی دو ماہ کی ہے اور وہ اس وقت موجود ہے۔ مَیں چاہتی ہوں کہ وہ اس کلاس میں آئے اگر حضور اجازت دیں اور آپ سے پیار لے سکے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا : یہ کلاس تو ہے ہی دس سال سے اوپر کی۔ دو ماہ کی کس طرح آ سکتی ہے؟ وقفِ نَو ہے؟

بچی نے جواباً کہا: ابھی (وقف) نہیں کیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ابھی نہیں ہے تو پھر کبھی بھی نہیں ہے۔

✿......ایک بچی نے سوال کیا اکثر لوگ شہادت کے رتبہ کے لئے دعا کرتے ہیں۔ تو ہمیں شہادت کے لئے دعا کرنی چاہئے یا غازی بننے کے لئے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

اپنے اپنے مقام کے مطابق لوگ دعا کرتے ہیں۔ دعا شہادت کے لئے کرتے ہیں وہ بھی اپنے لحاظ سے کرتے ہیں۔ لیکن تم یہ کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں غازی بنائے۔ بعد میں جو پیچھے رہنے والے ہیں ان کے لئے بھی بعض مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اُن کا ایمان اتنا نہیں ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے۔ اور شہید صرف ایک طرح کا تو نہیں ہے۔ اگر مسلسل ایک آدمی دین کے لئے، اسلام کے لئے خدمت کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمات پہ عمل کرنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے والا ہے تو یہ بھی شہادت کا درجہ ہی ہے۔

✿......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور کو کون سی عادتیں اچھی لگتی ہیں جو انسانوں کے اخلاق میں ہونی چاہیں؟

حضور انور نے فرمایا: تم قرآن کریم پڑھو۔ اُس میں اچھی عادتیں، اچھے اخلاق کے بارہ میں سب کچھ لکھا ہوا ہے اُن کو اختیار کر لو۔ مجھے کیا اچھی لگتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو جو اچھی لگتی ہیں وہ اختیار کرنی چاہئیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارہ میں بتائیں، عادتوں کے بارہ میں بتائیں۔

تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا ؟ جو قرآن کریم ہے وہ سارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی تصویر ہے۔

✿......اجازت ملنے پر ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ مجھے اجازت ہے کہ مَیں Abiture کے بعد ہیلتھ سائنس study کر لوں ؟

اس پر حضور انور نے فرمایا : ہیلتھ سائنس ضرور کرو۔ ہیلتھ سائنس تو پڑھنی چاہئے۔ (پھر حضور انور نے مسجد میں آویزاں ایک حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) وہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ دین کا علم حاصل کرو یا بدن کا علم حاصل کرو۔ بدن یعنی ہیلتھ کا۔

✿......ایک بچی نے سوال کیا: اگر کوئی مسلسل جھوٹ بولے اور جھوٹ بولتا جائے اور تنگ کرے کوئی بہن بھائی۔ پھر ہم اس کی ہر غلطی کو معاف کریں اور اسے سمجھائیں بھی اور پھر بھی وہ ویسے کرتا جائے۔ گندی باتیں کرے اور جو آپ کو دکھ دے۔

حضور انور نے فرمایا: جھوٹ بولنا جو ہے بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے یہ شرک کے برابر ہے۔ اسی لئے شروع میں ہی تربیت کرنی چاہئے۔ اس کو سمجھانا چاہئے۔ پیار سے سمجھاؤ، اچھی طرح سمجھاؤ۔ ماں باپ کو کہو سمجھائیں۔ اپنے گھر میں اس سے اچھی اچھی باتیں کرو۔ مسلسل کوشش کرو کہ ٹھیک ہو جائے۔ اور اگر بچ جائے تو اچھی بات ہے۔ نہیں تو تم کیا کر سکتی ہو کہ اگر باز ہی نہیں آتا۔ لیکن تربیت کرنا بہرحال تمہارا کام ہے۔ مسلسل کوشش کرتے رہو۔

✿......ایک واقفہ نو نے بتایا کہ میں پاکستان سے آئی ہوں، کچھ عرصہ ہوا ہے۔ اور ہم نے یہاں آ کر اسائلم لیا ہے۔ امی نے، مَیں نے اور چھوٹی بہن نے اسائلم لیا ہے۔ دعا کریں کہ ہمارا کیس جلدی سے پاس ہو جائے۔

بچی نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ابو اور بھائی پاکستان میں ہیں۔

اس پر **حضور انور نے فرمایا:** خطرہ تو اُن کو ہے، تم لوگ پہلے آ گئے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: ان کو چھوڑ کر آپ آ گئے۔ ہم تو اپنی جان بچائیں۔

✿......ایک واقفہ نو نے سوال کیا: اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے اور اُس کو اُس کی غلطی کا احساس بھی ہو جائے۔ وہ توبہ بھی کرے تو اُسے کیسے پتہ لگتا ہے کہ اُس کی توبہ قبول ہوگئی ہے ؟

حضور انور نے جواباً فرمایا : توبہ کا اس طرح پتہ لگے گا کہ قبول ہوگئی ہے کہ دوبارہ اس غلطی کی طرف دھیان نہ جائے۔ ایک غلطی کر لی۔ استغفار کر لی۔ توبہ کر لی اور پندرہ دن بعد دوبارہ وہی غلطی کر لی۔ تو اس کا مطلب ہے ڈھیٹ ہو تم۔ تمہاری توبہ، توبہ نہیں ہے۔ توبہ اس کو کہتے ہیں جو کام تم نے غلط کیا اور اصلاح کر لی تو جس وجہ سے کام کیا تھا اور جس کے لیے توبہ اور استغفار کر رہی تھی تو اس سے شدید نفرت پیدا ہونی چاہیے۔ اگر وہ نفرت پیدا ہوگئی ہے تو سمجھو توبہ قبول ہو رہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود استغفار کرتے رہو۔ استغفار صرف گناہوں کو معاف کرانے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اگلے گناہوں کو نہ کرنے کے لیے طاقت حاصل کرنے کے لیے بھی ہے۔ اس لیے استغفار بہت زیادہ کرنی چاہیے۔

✿......ایک بچی نے سوال کیا: کہ ابھی محرم گزرا ہے پاکستان میں جو شیعہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جب شہید ہوئے تھے تو اُن کا گھوڑا روتے ہوئے وہاں واپس آیا تھا، جہاں وہ رہتے تھے۔ تو کیا یہ سچ ہے بات ؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: زندہ ہی نہیں رہنے دیا تھا تو رونا کہاں تھا۔ جو بھی کہتے ہیں سب غلط کہتے ہیں۔ اپنے پاس سے کہانیاں بنائی ہوئی ہیں۔ جو مرضی کہتے جائیں سب کہانیاں ہیں۔

✿......ایک اور بچی نے سوال کیا: حضور! مجھے آپ کی رہنمائی چاہئے تھی اپنے ماسٹر تھیسز کے لیے۔ میں ٹیچنگ پڑھ رہی ہوں۔ لیکن میں headscarf ban جو ٹیچرز پہ لگایا جاتا ہے اس کے بارے میں میں لکھنا چاہتی ہوں۔

حضور انور نے استفسار فرمایا: اب یہ Ban ہر ریجن میں تو نہیں ہے؟

اس پر بچی نے جواب دیا: اب زیادہ تر جرمنی میں پھیل چکا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر بچی نے بتایا: سکولوں میں وہ کہتے ہیں کہ جنہوں نے پڑھانا ہے وہ head scarf اتار کے آئیں۔ ورنہ وہ نہیں پڑھا سکتے۔ یہاں پہ تو اکثر سکول mixed ہوتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کوشش کرو کہ جو لڑکیوں کے سکول ہیں وہیں پہ پڑھانے کے لیے کوئی جگہ مل جائے۔ جتنی دیر پڑھانا ہے اتنی دیر کے لیے بے شک نہ پہنو۔ لیکن لباس بہت اچھا ڈھکا ہونا چاہئے۔ اور کلاس روم سے باہر نکلتے ہی فوراً پہن لینا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اپنے مقالہ میں یہ نکتہ اُٹھائیں کہ ٹیچنگ کے لیے یہ کیا ثبوت ہے کہ جس نے سر پر دوپٹہ اوڑھا ہوا ہے اس کے دماغ میں کمی پیدا ہوگئی ہے۔ اور جنہوں نے نہیں دوپٹہ اوڑھا ہوا ان کے دماغ زیادہ تیز ہیں۔

اس پر بچی نے کہا: وہ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جو ٹیچرز head scarf پہنتی ہیں وہ ان بچیوں کو دباؤ میں ڈالتی ہیں جو head scarf نہیں پہنتیں اور اپنا point of view ان پر ڈالتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ تو نہیں ہے۔ ان سے کہو، جو ٹیچر ڈھکا ہوا لباس پہنتی ہیں وہ بھی اُن کو دباؤ میں لاتی ہیں جو کلاس روم سے نکل کے miniskirt پہن لیتی ہیں۔ تو باقی لباس میں یہ دلیل کیوں نہیں ہے؟ یہ صرف نفس کے بہانے ہیں۔

ایک بچی نے کہا: میں bachelor of science in nursing کر رہی ہوں اور اس کے بعد میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے بتائیں کہ میں management میں جاؤں یا padagogin میں؟

حضور انور نے فرمایا: نرسنگ میں ہی کرو جو بھی کرنا ہے۔ ماسٹر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ bachelors کر لیا، ٹھیک۔ بس نرسنگ کرو۔ ہمیں تو اتنی ہی کافی ہے نرسنگ کی ٹریننگ۔ اس کے بعد وقف کرو اور جاؤ افریقہ جا کے خدمت کرو۔

واقفات نَو جرمنی کی یہ کلاس آٹھ بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کلاس میں جرمنی کے شمالی علاقہ جات کی بارہ سال سے بڑی 127 واقفات نَو نے شمولیت کی سعادت پائی۔

✿......بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے ایک دوسرے ہال میں تشریف لے آئے۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور کی اجازت سے مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے ایک نکاح کا اعلان کیا۔

یہ نکاح عزیزہ شازیہ کنول چوہدری بنت امداد حسین چوہدری صاحب کا چوہدری رفاقت احمد ابن مکرم چوہدری فیض احمد صاحب کے ساتھ طے پایا تھا۔ ایجاب و قبول کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

9 دسمبر 2012ء بروز اتوار:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا سات بجے ''مسجد بیت الرشید'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج بھی رات بھر برف باری ہوتی رہی اور راستے مزید خراب ہوئے۔ تاہم اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے صبح نماز فجر میں حاضری غیر معمولی تھی۔ مرد و خواتین کے ہال نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ ایک بڑی تعداد میں احباب نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز فجر ادا کرنے کی سعادت پائی۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

ہیمبرگ سے کاسل اور فرینکفرٹ کے لئے روانگی۔ کاسل اور فرینکفرٹ میں احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال

آج پروگرام کے مطابق ہیمبرگ سے کاسل (Kassel) اور پھر کاسل سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی تھی۔ احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے ایک بڑی تعداد میں صبح سے ہی مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔

گیارہ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے تو سب سے پہلے دو انڈونیشین احمدی خواتین نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں حضور انور احباب میں کچھ دیر کے لئے رونق افروز ہوئے۔ بچے اور بچیاں علیحدہ علیحدہ گروپ کی صورت میں الوداعی دعائیہ نظمیں پیش کر رہے تھے۔ احباب مسلسل اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے اور ہر چھوٹا بڑا شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز از راہ شفقت احباب کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا۔ پھر خواتین کے پاس آئے جو علیحدہ جگہ پر کھڑی تھیں اور مسلسل شرف زیارت کی سعادت پا رہی تھیں۔ حضور انور نے السلام علیکم کہا اور بعد ازاں اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ بیت الرشید ہیمبرگ سے کاسل کی طرف روانہ ہوا۔

حضور انور کو الوداع کہنے کا یہ منظر بڑا ایمان افروز تھا۔ برف کی تہوں اور شدید سردی میں کھڑے یہ عشاق اپنے ہاتھ ہلا کر اور الوداعی گیتوں کے ساتھ اپنے آقا کو الوداع کہہ رہے تھے اور باہر سڑک سے گزرنے والے لوگ یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ جونہی قافلہ بیت الرشید سے روانہ ہوا بہت سے لوگ اپنی گاڑیاں کھڑی کر کے مشن ہاؤس کے اندر آ گئے اور بتایا کہ ہم اس منظر سے بہت لطف اندوز ہوئے ہیں۔ آپ نے ہمارے دلوں کو کھینچ لیا ہے۔ چنانچہ یہ لوگ کچھ دیر تک مشن ہاؤس میں موجود رہے اور جماعت کا تعارف حاصل کیا۔ چائے وغیرہ سے ان کی تواضع کی گئی۔ بعضوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ اس شدید سردی کے موسم میں آپ کے جذبہ نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔

ہیمبرگ سے کاسل کا فاصلہ 329 کلومیٹر ہے۔ لیکن یہ سارا راستہ برف سے اَٹا پڑا تھا۔ سڑک کے دائیں بائیں جہاں تک نگاہ جاتی تھی برف ہی برف تھی اور برف کے تودے نظر آتے تھے۔ موٹروے پر آہستہ آہستہ سفر جاری رہا۔ سڑک صاف کرنے والی مشینری ساتھ ساتھ راستہ صاف کر رہی تھی اور برف کو ہٹا رہی تھی۔ جس کی وجہ سے ساری ٹریفک بہت Slow تھی اور رُک رُک کر چلنا پڑتا تھا۔

پروگرام کے مطابق ڈیڑھ دو بجے کے قریب کاسل پہنچنا تھا اور وہاں ''مسجد محمود'' میں ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کا پروگرام تھا۔ لیکن دو بجے تک ابھی نصف راستہ بھی طے نہیں ہوا تھا۔ اڑھائی بجے کے قریب حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ظہر و عصر کی نمازیں اپنی اپنی گاڑی میں ادا کر لیں۔ آہستہ آہستہ سفر جاری رہا اور قریباً تین گھنٹہ کی تاخیر کے ساتھ شام پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد محمود'' کاسل (Kassel) تشریف آوری ہوئی۔

کاسل ریجن کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ یہ سب عشاق بھی دوپہر سے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ سبھی نے اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچوں اور بچیوں نے خیر مقدمی گیت اور دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ ہر طرف سے اھلاً و سھلاً و مرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔

مکرم محمد سعید احمد صاحب ریجنل امیر کاسل اور منور حسین طور صاحب لوکل معلم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ''مسجد محمود'' سے ملحقہ گیسٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ پروگرام کے مطابق مقامی جماعت نے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا جو یہاں تاخیر سے پہنچنے کی وجہ سے پانچ بجے کے بعد کھایا گیا۔

''مسجد محمود کاسل'' کا افتتاح 4 ستمبر 2007ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ اس مسجد میں مردانہ اور خواتین کے نماز ہال کے علاوہ دفتر، کانفرنس روم، کچن اور ڈائننگ روم وغیرہ ہیں۔ ایک گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

سال 2011ء میں ہیمبرگ سے فرانکفرٹ جاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کچھ دیر قیام فرمایا تھا اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائی تھیں۔ آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تیسری مرتبہ یہاں ورود فرمایا۔ چھ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد محمود میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ریجنل امیر صاحب سے احباب کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ ریجنل امیر صاحب نے بتایا کہ کاسل کی اور ارد گرد کی چار جماعتوں سے احباب آئے ہوئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسائلم کے لئے نئے آنے والے احباب کے بارہ میں دریافت فرمایا اور از راہ شفقت ہر ایک کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ حضور انور نے از راہ شفقت ہر ایک کا تعارف حاصل کیا اور دریافت فرمایا کہ کب آئے اور کس جماعت سے تعلق ہے۔ کتنا عرصہ ہو چکا ہے۔ قریباً چالیس سے زائد احباب نے مصافحہ کی سعادت پائی۔

اعجازی شفا کا ایمان افروز واقعہ

حضور انور کی دعاؤں سے معجزانہ شفا پانے والے ایک دوست مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم احمد دین گجراتی صاحب نے بھی مصافحہ کی سعادت پائی اور حضور انور کی خدمت میں اپنی اعجازی شفا کے واقعہ کا ذکر کیا۔ موصوف کا یکم جون 2011ء کو پتہ میں پتھری کی وجہ سے آپریشن ہوا تھا۔ دوران آپریشن بڑی آنت زخمی ہونے کی وجہ سے سارے جسم میں انفیکشن پھیل گئی۔ سات ہفتہ پیٹ کھلا رہا۔ 14 جون تک مصنوعی سانس کے ذریعہ زندہ رکھا گیا اور بعد میں سات ہفتہ قومہ میں بھی رکھا گیا۔ ڈاکٹرز ان کی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے اور انہوں نے عزیزان کو کہہ دیا تھا کہ زندگی کی کوئی امید نہیں ہے۔ 15 جون 2011ء کو حضور انور اپنے دورہ جرمنی کے دوران کچھ دیر کے لئے کاسل تشریف لے گئے تو وہاں کے ریجنل امیر محمد سعید صاحب اور موصوف کی اہلیہ محترمہ عصمت فردوس صاحبہ نے علیحدہ علیحدہ حضور انور کی خدمت میں ان کی صورتحال بتا کر دعا کی درخواست کی اور بتایا کہ ڈاکٹرز اپنی بے بسی کا اظہار کر چکے ہیں۔ حضور انور نے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ یہاں مختصر قیام کے بعد جب حضور انور شام کے وقت کاسل سے فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہوئے تو اسی شام ڈاکٹرز صاحبان نے بتایا کہ زندگی کی کچھ لہر دیکھنے میں آئی ہے۔ جسم میں حرکت ہوئی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ حرکت ہونا معجزہ ہے۔ چنانچہ حضور انور فرینکفرٹ میں قیام کے دوران روزانہ ان کی صحت کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے اور ان کے لئے دعا کرتے رہے۔ آہستہ آہستہ یہ زندگی کی طرف لوٹنے شروع ہوئے اور کامل صحتیاب ہو گئے۔ ایک مردہ زندہ ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحبان بار بار اس امر کا اظہار کرتے کہ یہ ایک معجزہ ہے اور قریباً موت سے باہر آیا ہے۔ گزشتہ بیس سال کے بعد کاسل ہسپتال میں ایسا واقعہ دیکھنے میں آیا ہے کہ چند دن مصنوعی سانس پر زندہ رکھا گیا اور ایک مردہ جسم میں روح پھونکی گئی۔ اب یہ موصوف بطور زعیم مجلس انصار اللہ کاسل خدمت بجا لا رہے ہیں۔

چھ بج کر چالیس منٹ پر کاسل سے بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ کاسل سے فرینکفرٹ کا فاصلہ 180 کلومیٹر ہے۔ قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیت السبوح فرینکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔ احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے اپنے آقا کا بڑا والہانہ استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں کے مختلف گروپس ایک ہی جیسا لباس پہنے اپنے ہاتھوں میں جرمنی کے قومی پرچم لہراتے ہوئے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ اور یک زبان ہو کر اھلاً و سھلاً و مرحبا یا امیر المومنین کی صدائیں بلند کر رہے تھے۔ خواتین شرف زیارت حاصل کر رہی تھیں۔ مرد حضرات نعرے بلند کر رہے تھے۔ ہر ایک کے ہاتھ بلند تھے اور ہر ایک اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ بیت السبوح کا یہ بیرونی احاطہ دعائیہ نظموں، خیر مقدمی کلمات اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج رہا تھا۔

مکرم مبارک احمد صاحب تنویر مبلغ سلسلہ و نائب امیر جرمنی اور مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرینکفرٹ نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے کے لئے فرینکفرٹ شہر کی لوکل جماعتوں اور حلقوں کے علاوہ گروس گیراؤ، Kaben، Friedberg، Morfeden، Offenbach، Rodermark، Rodgau، Limburg، Dieburg، Dramstadt، Wiesbaden، Mainz، Russelsheim، Florstadt اور Miltenberg کی جماعتوں سے بہت بڑی تعداد میں احباب جماعت اور فیملیز بیت السبوح

پہنچی تھیں۔

حضورانو ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے ان دو رویّہ کھڑے عشاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

10 رؔدسمبر 2012 بروز سوموار:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا سات بجے ''بیت السبوح'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور مختلف ہدایات سے نوازا۔

آج پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ جرمنی اور نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگز تھیں۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

دس بج کر 40 منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ مسجد کے مردانہ ہال میں شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

......حضور انور نے **قائد عمومی** سے مجالس کی تعداد اور ان کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر قائد عمومی نے بتایا کہ ہماری 241 مجالس ہیں۔ امسال پانچ مجالس کا اضافہ ہوا ہے۔ نومبر 2012ء کی رپورٹس مجالس کی طرف سے آنے والی ہیں۔ لیکن اکتوبر 2012ء میں 234 مجالس کی طرف سے رپورٹس موصول ہوئی ہیں۔ ہر ماہ قریباً اتنی ہی مجالس باقاعدہ رپورٹس بھجواتی ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر قائد عمومی نے بتایا کہ جن مجالس سے رپورٹس موصول نہیں ہوتیں ان کو یاددہانی کرواتے ہیں۔ خط لکھتے ہیں۔ ناظم علاقہ سے رابطہ کر کے پتہ کرتے ہیں اور فون پر بھی یاددہانی کرواتے ہیں۔ **حضور انور نے ہدایت فرمائی** کہ ان مجالس کو بار بار یاددہانی کروائیں جو اپنی رپورٹس نہیں بھجواتیں۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ ہر مجلس کی رپورٹس پر قائدین اپنے اپنے شعبہ کی کارکردگی پر تبصرہ کر کے اس مجلس کو بھجوائیں۔ اس طرح مجلس کو ہر رپورٹ کا جواب دیا جانا چاہئے۔

......**قائد تربیت** نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ انصار کی مجموعی تعداد 4070 ہے جن میں سے صف اول کے 1416 اور صف دوم کے 2656 ہیں۔ صف اول میں سے اسّی (80) کے قریب ایسے انصار ہیں جو نمازوں میں بے قاعدہ ہیں۔ صف دوم کے انصار میں سے پندرہ سولہ سو باقاعدہ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ **قائد تربیت** نے بتایا کہ انصار کو حضور انور کے خطبات سننے کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر قائد تربیت نے بتایا کہ تمام مجالس میں انصاراللہ کی مجالس عاملہ کے ممبران کی تعداد 1903 ہے۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا** اگر مجالس عاملہ کے تمام ممبران نماز ادا کرنے والے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ عاملہ کے علاوہ باقی دو ہزار میں سے چھ صد باقاعدہ نمازیں پڑھنے والے ہیں۔ اگر دوسروں میں سے زیادہ پڑھنے والے ہیں تو پھر عاملہ میں سے پڑھنے والے کم ہیں۔ آپ کو یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ جو کمزور انصار ہیں ان کو توجہ دلاتے رہیں۔ اور رابطے رکھیں۔ جو بوڑھے ہو رہے ہیں ان کو یہ بھی بتائیں کہ پتہ نہیں کب موت آجانی ہے، زندگی کم ہو رہی ہے۔ خدا زیادہ یاد آنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خطبات سننے کے بعد نمازوں کی حاضری کتنی بڑھی ہے۔ یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ تمام مجالس اپنی اپنی جگہ اس کا جائزہ لیں۔ صرف جائزہ ہی نہیں لینا بلکہ عملی طور پر کام کرنا ہے اور خطبات سننے والوں کی تعداد بھی بڑھنی چاہئے۔ اور نمازوں میں حاضری بھی بڑھنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: تربیت کے کام کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ اجلاسات میں جھگڑا ہو جاتا ہے یا کسی نے کسی کو گالی دے دی۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ یہ تربیت کی کمی ہے۔ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح انتخابات میں تقویٰ سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ کسی بھی عہدیدار کے حق میں جانبداری نہیں ہونی چاہئے۔ ان سب چیزوں کی طرف شعبہ تربیت کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کا معیار بلند ہونا چاہئے۔

......**قائد تجنید** سے **حضور انور نے دریافت فرمایا** کہ کیا تجنید گھر گھر جا کر کرتے ہیں یا زعماء بنا کر بھجوا دیتے ہیں۔ اب جو نئے اسائلم والے آئے ہیں ان کو شامل کریں۔ تجنید کا چندے کی ادائیگی سے تعلق نہیں۔ جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اس کو شامل کریں۔ جب تک آپ شامل نہیں کریں گے اس کی تربیت نہیں کر سکتے۔ پہلے اس کو شامل کریں، پھر اس کو اپنے قریب لائیں اور باقاعدہ اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنی تجنید نیشنل سیکرٹری مال کی رپورٹ کے مطابق نہیں بنا سکتے کہ اتنے انصار چندہ دیتے ہیں لہٰذا وہی ہماری تجنید ہے۔ جو چندہ دینے والوں کی تعداد ہے۔ اگر یہ دونوں برابر ہو جائیں تو اس کا مطلب ہے کہ تجنید غلط ہے یا پھر تقویٰ کا معیار سو فیصد ہو گیا ہے۔ اس لئے گراس روٹ لیول پر جا کر اپنی تجنید مکمل کریں۔ بہت سارے آپ کو ایسے انصار بھی ملیں گے جو تجنید میں شامل نہیں ہیں اور چندہ کے نظام میں بھی شامل نہیں ہیں۔

......**قائد ایثار** نے بتایا کہ ہم وقارِعمل کرواتے رہتے ہیں۔ اس پر **حضور نے فرمایا** انصار بھی چیریٹی واک کریں۔ برطانیہ میں انصار، خدام دونوں اپنی اپنی کرتے ہیں۔ یہاں کے انصار، خدام دونوں علیحدہ علیحدہ وقت میں علیحدہ علاقوں میں کر سکتے ہیں۔ مثلاً خدام فرینکفرٹ میں اور انصار ہیمبرگ میں کر سکتے ہیں۔

فرمایا: اگر بڑی عمر کے لوگ چیریٹی واک کریں تو اس کا بہت اچھا اثر ہوگا۔ ان کو جیکٹس دیں اور جیکٹس کے اوپر چیریٹی واک کا لوگو ہو۔ اسّی (80) سال کی عمر کے بزرگ اگر واک کریں تو اس کا بہت اچھا اثر ہوگا۔

فرمایا: خدام اور انصار نے اپنی اپنی چیریٹی واک کے لئے علیحدہ علیحدہ جگہ کا انتخاب کرنا ہے۔ برلن (Berlin) میں کر سکتے ہیں۔ دوسرے چھوٹے چھوٹے شہروں میں کر سکتے ہیں اور جو آمد ہے اس کا اسّی (80) فیصد لوکل چیریٹیز کو دیں اور باقی بیس فیصد بے شک ہیومینٹی فرسٹ کو دے دیں۔

فرمایا: اگر چیریٹیز کے لئے رقم اکٹھی کرنے کا رواج نہیں ہے تو یہاں اس رواج کا تعارف کروائیں اور پھر چیریٹیز کے لئے رقم اکٹھی کریں اور باقاعدہ ایک پروگرام کا انعقاد کر کے یہ رقم مختلف چیریٹیز کو دیں۔ اس چیز کا تو تعارف یہاں کروائیں۔ پریس اور میڈیا کو بھی Invite کریں۔

قائد ایثار نے بتایا کہ امسال ہم نے 93 درخت لگائے ہیں۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا:** آپ درخت لگانے کی تعداد بڑھائیں۔ انصاراللہ یوکے کا اس سال دو ہزار درخت لگانے کا پروگرام ہے۔ آپ کے یہاں 241 مجالس ہیں، ہر مجلس کم از کم ایک ایک لگائے تو 241 درخت ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: 241 مجالس میں سے ہر مجلس سے آپ کا وفد میئر کے پاس جائے اور اجازت لے۔ اجازت نہ ملے تو آپ کا فرض ادا ہو گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ جماعت کا تعارف ہو۔ جو درخت لگانے ہیں وہ انصار اپنے علیحدہ علیحدہ اور خدام اپنے علیحدہ لگا سکتے ہیں۔ اس طرح درخت بھی زیادہ لگیں گے اور تعارف بھی بڑھے گا۔

حضور انور نے فرمایا: سڑکیں صاف کرنا اچھی بات ہے۔ ان کو کم از کم یہ پتہ لگ جائے کہ جماعت احمدیہ یہ کام کرتی ہے۔ تعارف کے بعد ہی تبلیغ کے میدان کھلتے ہیں۔ جو غلط تأثر مسلمانوں کے خلاف ہے وہ دور ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اپنے تبلیغی میدان کو بڑھائیں۔ وسعت دیں اور مجالس کو تاکید کریں کہ پودے لگائیں۔ اس کا آپ کا اچھا اثر پڑے گا اور غلط فہمیاں دور ہوں گی۔ حضور انور نے فرمایا کھڑکی لگا رہے ہیں روشنی کے لئے تو اذان کی آواز بھی سن لیں۔

......**قائد تعلیم** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہر سہ ماہی کا نصاب مقرر ہے اور امتحان لیا جاتا ہے۔ جو امتحان لیا گیا ہے اس میں 1497 انصار کے پرچے واپس آئے ہیں۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا** کہ صف اول کے انصار نے زیادہ حصہ لیا ہوگا۔ **حضور انور نے فرمایا** صف دوم کے انصار کو بھی اس طرف لے کر آئیں کہ وہ امتحان میں حصہ لیں۔ اصل یہ ہے کہ حصہ لینے والوں کی تعداد بڑھائیں۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ انصار نصاب کا مطالعہ کریں گے اور ان کا علم بھی بڑھے گا۔

......**قائد تعلیم القرآن** کو مخاطب ہوتے ہوئے **حضور انور نے فرمایا** کہ وقف عارضی کی طرف توجہ دیں اور انصار وقف عارضی کر کے قرآن کریم پڑھائیں۔ تلفظ ٹھیک کروائیں، انصار جو فارغ ہیں ان سے وقف عارضی کروائیں۔ مختلف جگہوں پر پندرہ دنوں کے لئے جا کر کام کریں۔ شعبہ تبلیغ کے ساتھ مل کر طے کریں۔ وقف عارضی کے دوران لیف لیٹس بھی تقسیم کریں۔ وقف عارضی کر کے تقسیم کریں۔ تعلیم القرآن کلاسز، تجوید کلاسز اور ترجمۃ القرآن کلاسز کا اجراء ہو۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح قرآن کریم کے سیمینار کروائیں اور یہ بات بھی اپنے جائزہ میں رکھیں کہ انصار روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ہوں۔ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

......**قائد تبلیغ** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال اب تک 41 بیعتیں کروائی ہیں اور ان کا تعلق چھ قوموں، البانین، جرمن، تیونس، کُرد، پاکستان اور بنگلہ دیش سے ہے۔ ان 41 نومبائعین میں سے جو انصار ہیں وہ انصار کے شعبہ تربیت نومبائعین کے پاس ہیں اور باقی جو لجنہ وغیرہ ہے وہ لجنہ کے انتظام کے تحت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نومبائعین کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ نظام کا فعال حصہ بن جائیں۔

سال 2013ء میں ہمارا یہ پروگرام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر سیمینار کریں گے۔ "Life of Muhammad" ایک ہزار کی تعداد میں تقسیم کریں گے اور تحفۂ قیصریہ بھی تقسیم کریں گے۔ اسی طرح تبلیغی میٹنگز اور تبلیغی سٹال کا بھی پروگرام ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے کریں۔

......**قائد مال** نے حضور انور کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ چندہ دینے والے انصار کی تعداد 3674 ہے اور ہمارا سالانہ چندہ چار لاکھ، 88 ہزار 963 یورو ہے۔ 116 یورو فی کس سال کا ہے۔ ہم ایک فیصد شرح پر چندہ لیتے ہیں۔ لیکن ابھی اس میں کافی گنجائش ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ لوکل سیکرٹریان کو توجہ دلاتے رہیں اور اس طرح آپ کے چندہ میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

......**قائد صحت جسمانی** نے بتایا کہ ہم نے فٹبال ٹورنامنٹ کروایا تھا اس میں 145 مقامی مہمان آئے تھے۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا:** اولڈ پیپل ہوم (Old People Home) کو کرایہ خرچ کر کے لے آتے وہ خوش ہو جائیں گے کہ ہمیں لے آئے ہیں۔ دو وین کرایہ پر لینی پڑیں گی تو لے لیں۔ کیا فرق پڑتا ہے۔ ان کو لے کر آیا کریں۔ اس طرح ان سے ایک رابطہ اور تعلق پیدا ہو جائے گا۔ پھر ان کو پڑھنے کے لئے لٹریچر وغیرہ بھی دیا جا سکتا ہے۔

......**قائد تربیت نومبائعین** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت جرمن، تیونس، سربیا وغیرہ کے نومبائعین زیرِ تربیت ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کی تربیت کا یہ مطلب ہے کہ ان کو اپنے اندر سموئیں۔ کام دیں اور ان کو یہ احساس ہو کہ یہ جماعت کا حصہ ہیں۔ ان کی زبان جاننے والے ان کے ساتھ لگائیں۔ تربیت اس طرح کریں کہ آپ کے ساتھ جُڑ جائیں اور اتنی تربیت کر دیں کہ تین سال میں جماعت کی مین سٹریم (Main Stream) کا حصہ بن جائیں اور پاکستانی احمدیوں سے اگر ان کے کوئی شکوک وشبہات ہیں تو وہ دور ہو جائیں۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی غیر تربیت یافتہ پاکستانی احمدی کے رویّہ سے نالاں ہوتے ہیں۔

......**قائد تحریک جدید** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں چار لاکھ یورو کا ٹارگٹ ملا تھا وہ ہم نے پورا کر دیا۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا** آپ مزید آگے بڑھ سکتے ہیں۔

......**قائد وقف جدید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی** کہ پیسوں کی بجائے تعداد بڑھانے کی طرف توجہ دیں اور زیادہ سے زیادہ انصار کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ کوئی محروم نہ رہے۔

......قائد اشاعت نے بتایا کہ ہم باقاعدہ اپنا رسالہ ''الناصر'' نکال رہے ہیں۔

......**آڈیٹر** کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ مرکز کے علاوہ مجالس کا بھی حساب چیک کیا کریں۔ اگر خود نہیں جا سکتے تو انسپیکٹرز کو بھجوایا کریں۔

......**زعیم اعلیٰ فرینکفرٹ** نے بتایا کہ یہاں ہماری 14 مجالس ہیں۔ ہم دورہ جات کر کے رابطہ کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ جو اجلاسات کرتے ہیں جرمن زبان میں بھی کیا کریں۔ ایک نہ ایک پروگرام، تقریر جرمن زبان میں ضرور ہو۔ اگر اجلاس میں شامل ہونے والے اسّی فیصد جرمن ہیں تو پھر اسّی فیصد جرمن زبان میں پروگرام ہونے چاہئیں۔ جو جرمن احمدی ہیں ان سے یہ تقاریر کروا لیا کریں۔ اس طرح ان کی اپنی تربیت بھی ہوگی اور ان کی زبان میں بھی پروگرام ہوں گے۔

......**تین اراکین خصوصی** نے بتایا کہ ہمارے سپرد مختلف کام ہیں۔ جو بھی صدر صاحب انصاراللہ ہمارے

سپرد کرتے ہیں وہ کام ہم بجالاتے ہیں۔

......**معاون صدر** نے بتایا کہ ہم دورہ جات کرتے ہیں۔امسال 37 مجالس کے دورہ جات کئے ہیں۔ معاون صدر اور مجلس عاملہ کے ممبران نے مل کر اب تک 191 مجالس کے دورے کئے ہیں۔

نائب صدر صف دوم نے بتایا کہ جو خدام سے انصار میں شامل ہوں ان کو خط لکھ کر خوش آمدید کہتے ہیں۔ جو بھی ہمارا لائحہ عمل ہے اس کا سرکلر بھجواتے ہیں۔ وصیت کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا سائیکل چلانے کی طرف بھی توجہ دلاتے رہیں۔تھوڑے ہیں جو چلاتے ہیں۔**حضور انور نے فرمایا** کہ سیر کا موضوع دے کر سال میں دو مضمون بھی لکھوالیا کریں۔ جو جرمن احمدی ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ Involve کریں اور سب کو Active کریں اور نظام کا فعال حصہ بنائیں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا: انصاراللہ اچھا کام کررہی ہے مگر مَیں ان سے اور کام چاہتا ہوں۔

میٹنگ کے آخر پر نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

بعدازاں پروگرام کے مطابق گیارہ بج کر پچاس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ کانفرنس روم میں شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔

......بعدازاں **معتمد صاحب** نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ہماری 267 مجالس ہیں۔گزشتہ سال 17 نئی مجالس قائم ہوئی ہیں۔ان میں سے 138 مجالس ایسی ہیں جو سال کی تمام بارہ رپورٹس بھجواتی ہیں۔اس پر **حضور انور نے فرمایا** جو نہیں بھجواتیں ان کو یاد دہانی کروایا کریں۔کوشش کریں کہ آپ کی ہر مجلس فعال ہو۔ بار بار توجہ دلائیں اور پھر یہ بھی ضروری ہے کہ ہر مجلس کی طرف سے آنے والی رپورٹ پر ہر مہتمم اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پر تبصرہ کرے۔ ہدایت دے اور یہ سب تبصرے، ہدایات ہر مجلس کو واپس جانے چاہئیں۔

......**مہتمم تجنید** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام کی تجنید 5821 ہے جو ہمارے پاس ہے۔ اور جماعتی شعبہ مال کے پاس خدام کی تعداد 6700 ہے۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا** شعبہ تجنید کے پاس تجنید زیادہ ہونی چاہئے۔ یہ الٹی گنگا کیوں بہ رہی ہے۔ بہت سے ایسے خدام ہوں گے جو ابھی چندہ کے نظام میں شامل ہی نہیں ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا تجنید ہی ایک ایسی بنیاد ہے جس پر باقی کام ہوتے ہیں۔اس لئے اپنی تجنید درست کریں۔ اس پر مہتمم تجنید نے بتایا کہ ہمارا تجنید فارم بہت لمبا ہے۔ اس تجنید کے کوائف کے علاوہ اور بھی بہت سے کوائف طلب کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے دیر لگ رہی ہے اور فارم واپس نہیں آرہے۔اس پر **حضور انور نے فرمایا:** اتنی دیر تو نہیں لگنی چاہئے کہ سال ہی گزر جائے۔فرمایا: اتنا لمبا فارم کیوں بنایا ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تجنید کے لئے جو فارم بنائیں اس میں نام ولدیت، پیشہ، تعلیم اور ایڈریس مجلس کے کوائف درج کریں۔ یہ کافی ہیں۔ باقی جو انفارمیشن لینی ہیں وہ علیحدہ لیں۔اگر آپ سارا اکٹھا ایک ہی فارم بنا دیں گے اور ہر قسم کے کوائف اور معلومات کا حصول ایک ہی فارم میں شامل کردیں گے تو پھر آپ کی تجنید کبھی بنے گی نہیں۔لوگ ڈریں گے کہ اتنے کوائف اکٹھے کرکے پتہ نہیں ہم سے کیا کرنے لگے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں آپ کی اکثریت پاکستان سے آئی ہے۔اگر وہاں لڑکے پڑھ لکھ گئے ہیں تو والدین اپنے بچوں سے کہیں گے کہ بیٹا ان ان باتوں کا جواب نہیں دینا۔یہ کوائف نہیں دینے۔اس لئے آپ سادہ فارم بنائیں۔آپ کو تجنید کے حصول کے لئے گراس روٹ لیول پر کام کرنا چاہئے۔آپ کی ہر مجلس میں خواہ وہ چھوٹی مجلس کیوں نہ ہو آپ کا ناظم تجنید کام کررہا ہو تو اس طرح آرگنائز ہوکر کام کریں اور اپنی تجنید مکمل کریں۔

......**مہتمم تبلیغ** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال خدام کے ذریعہ 64 بیعتیں ہوئی ہیں اور ان نومبائعین کا تعلق جرمن، ترک اور دوسری قوموں سے ہے۔**حضور انور نے فرمایا** بعض شادی کے لئے بیعت کرتے ہیں۔اگر احمدی ہوتا ہے تو مخلص احمدی ہو، شادی کے لئے نہ ہو۔اس کو بھی دیکھا کریں۔

......**مہتمم تربیت نومبائعین** نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ 22 نومبائعین کا ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے۔**حضور نے فرمایا** سارا ریکارڈ ساتھ ساتھ مہتمم نومبائعین کو چلا جانا چاہئے۔ انصار کے پاس انفارمیشن زیادہ ہے۔یہ جو آپ کی 64 بیعتیں ہوئی ہیں اس کی ساری انفارمیشن مہتمم نومبائعین کو دیں تاکہ وہ ان کی تربیت کا انتظام کریں اور اپنے تربیتی پروگراموں میں ان کو شامل کرے۔

......**مہتمم نومبائعین** نے بتایا کہ ہم نے نومبائعین کے لئے مواخات کا نظام قائم کیا ہے۔اس پر **حضور انور نے فرمایا** جن کے ساتھ قائم کیا ہے ان سے رابطہ ہونا چاہئے اور ان سے رپورٹ لیتے رہا کریں۔یاددہانی کا نظام جاری رہنا چاہئے۔اس طرح ان کو اپنی ذمہ داری کی طرف توجہ رہے گی۔اجلاسات میں آپ کے پروگرام جرمن زبان میں ہونے چاہئیں۔نومبائع کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس جرمن زبان میں دے دیا کہ اجلاس میں پڑھ کر سنائے۔اس طرح اس کی اپنی تربیت بھی ہوجائے گی۔مختلف اقتباسات نکال کر ہر اجلاس میں پڑھا دیا کریں۔اپنا نومبائعین کا ریکارڈ جلدی مکمل کریں۔

......**مہتمم امور طلباء** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یونیورسٹی لیول پر 529 طلباء ہیں۔ Abitur میں 1044 ہیں۔اس کے علاوہ 200 ہائی لیول ایجوکیشن حاصل کررہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کالج، یونیورسٹی میں سیمینارز آرگنائز کریں۔اور اپنے طور پر کسی پڑھے لکھے کا وہاں لیکچر کروائیں ۔کسی پڑھے لکھے جرمن احمدی کا بھی کروایا جاسکتا ہے۔

......**مہتمم تربیت** نے حضور انور کے استفسار پر کہ آپ نے مجالس کو کیا پروگرام دیا ہے؟ بتایا کہ خطبات کا جائزہ لیا جارہا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا پہلے نمازوں کا جائزہ لیں کہ نمازیں پڑھنے والے کتنے ہیں۔قرآن کریم پڑھنے والے کتنے ہیں۔خطبات سننے والے کتنے ہیں اور خطبات سن کر ان پر عمل کرنے والے کتنے ہیں۔صرف سن لینا کافی نہیں ہے۔پھر فیڈ بیک لیا کریں کہ کوشش کررہے ہیں یا نہیں۔فرمایا اپنا ٹارگٹ کم از کم ستّر، اسّی فیصد تک لے کر جائیں۔آپ کو خود احساس ہے آپ مجھے اس بارہ میں تجاویز بھجواتے رہتے ہیں۔اپنی تجاویز کو اپنے دائرے میں implement کروائیں۔

......**مہتمم تعلیم** کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے مرکزی امتحان میں مجلس عاملہ کے ممبران کو شامل کریں۔ہر ممبر اس میں حصہ لے، بلکہ ہر لیول پر، ہر مجلس کی عاملہ کو شامل کرلیں تو کم و بیش پچاس فیصد ہو جائیں گے۔

مہتمم تعلیم نے بتایا کہ سلیبس میں قرآن کریم کے ترجمہ اور حضور انور کے خطبات کے علاوہ لیکچر لاہور اور توضیح مرام بھی شامل ہیں۔اس پر **حضور انور** نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دو کتابوں میں سے ایک کتاب رکھیں۔کوشش یہی ہونی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ خدام امتحان میں شامل ہوں۔

......**مہتمم اطفال** نے بتایا کہ اطفال الاحمدیہ کی تجنید 2196 ہے۔**حضور انور نے فرمایا** اگر اطفال کو پندرہ سال تک جماعت کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں تو 16 سال تک بہت کم تعداد ایسی ہوتی ہے جو خراب ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اطفال کے لئے پروگرام بنائیں۔ان کو بتائیں کہ احمدی کیوں ہوا۔احمدیت کیا ہے۔ احمدیت کے لئے اطفال نے کیا کرنا ہے۔دنیا کو سمجھانا ہے نہ کہ ان کے پیچھے چلنا ہے۔ان کے ذہنوں میں ڈال دیں تو آئندہ دو تین سالوں میں ان یک تربیت بہت اچھی ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا: اطفال کے تلقین عمل کے پروگرام کروائیں۔جامعہ کے جو طلباء ہیں پرنسپل صاحب سے پوچھ کر ان کو بھی بلا لیا کریں۔نوجوانوں کے ذریعہ ایسے پروگرام کروائیں جو یہاں کے پلے بڑھے ہیں ان کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔حضور انور نے فرمایا: اپنی نسل کو سنبھالنے کے لئے دو تین پروگرام بھی کرنے پڑیں تو کرلیں۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں نے کینیڈا میں خدام کو کہا تھا اور یوکے والوں سے بھی کہا تھا کہ ایک بیج بنائیں۔جس پر لکھا ہو ''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی''۔ یہ بیج ہر ایک کے سینے پر لگا ہو تو احساس پیدا ہوتا رہے گا۔ پندرہ سال کی عمر کے اطفال کو بھی لگائیں۔ دو ہزار یورو میں بن جائیں گے۔

......**مہتمم مقامی** نے بتایا کہ یہاں فرینکفرٹ میں 652 خدام ہیں اور 209 اطفال ہیں اور 21 مجالس ہیں۔خدام کا ماہانہ اجلاس ایک ہوتا ہے۔اطفال کی کلاسز ہوتی ہیں۔مجلس کے اندر مربی اطفال بھی ہوتا ہے۔

......**مہتمم خدمت خلق** نے بتایا کہ چیریٹی واک آرگنائز کرتے ہیں۔ **حضور نے فرمایا** اب مَیں نے انصاراللہ کو بھی کہہ دیا ہے وہ بھی آرگنائز کریں۔آپ کا اور خدام کا مقابلہ ہوگا کہ کتنے لوگوں کو اکٹھا کرتے ہیں اور پبلسٹی کتنی ہوتی ہے۔

......**مہتمم خدمت خلق** نے بتایا کہ بلڈ ڈونیشن میں 136 خدام شامل ہوئے۔اخبارات میں اس کا ذکر آیا تھا۔اسی طرح ہم Homeless لوگوں کو کھانا دیتے ہیں اور پروگرام آرگنائز کرتے ہیں۔امسال سات شہروں میں پروگرام آرگنائز کئے ہیں۔

......**مہتمم عمومی** نے بتایا کہ جمعہ کی نماز پر خدام مسجد میں ڈیوٹی دیتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا: جہاں جہاں آپ کی مجالس ہیں اور وہاں مساجد بھی ہیں وہاں خدام کی ڈیوٹی ہونی چاہئے۔

......**مہتمم صحت جسمانی** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ فٹبال ٹورنامنٹ کروائے ہیں۔خدام شامل ہوئے۔ **حضور انور نے فرمایا** لوکل لوگوں کو اپنے ٹورنامنٹ میں شامل کریں۔تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے۔اس کو باقاعدہ آرگنائز کریں اور منصوبہ بندی کے ساتھ یہ کام ہونا چاہئے۔

......**مہتمم مال** نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ 6480 خدام میں سے 433 نادہند ہیں۔سالانہ بجٹ سات لاکھ 39 ہزار سات صد یورو ہے۔ امسال 103 فیصد وصولی تھی۔

......**نائب مہتمم مال برائے خرچ اور نائب مہتمم مال برائے آمد** نے اپنے کام کے بارہ میں بتایا۔

......**محاسب سے حضور انور نے دریافت فرمایا** کہ حساب کرتے ہیں؟ مرکز کے علاوہ ریجن اور مجالس کے بل بھی چیک ہونے چاہئیں۔

......**مہتمم تحریک جدید** نے بتایا کہ ہمیں 3 لاکھ 86 ہزار کا ٹارگٹ دیا گیا۔ہم نے 4 لاکھ کردیا۔اس پر **حضور انور نے فرمایا** چار لاکھ دس ہزار کردیتے تو شاید جرمنی پہلے نمبر پر آجاتا۔

......**مہتمم وقارعمل** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مساجد کی صفائی، پھول اور پودے لگانے کا کام کیا جاتا ہے۔

......**مہتمم صنعت وتجارت** نے بتایا کہ نئے آنے والے احمدیوں کو جرمن زبان سکھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔

......**مہتمم اشاعت** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ رسالہ ''نورالدین'' شائع کرتے ہیں۔

......**تین معاون صدور** نے بتایا کہ ہمارے سپرد مختلف کاموں کی نگرانی ہے۔

......**دو نائب صدران** نے بتایا کہ ان کے سپرد مختلف شعبہ جات کی نگرانی ہے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ یونیورسٹی میں خدام سے لیکچر دلوائیں۔ یوکے میں ایک انگریز سال قبل احمدی ہوا تھا۔وہ پرانے احمدیوں سے اچھے لیکچر دے رہا ہے۔ آپ جرمنی مقامی احمدیوں سے دلوائیں۔بعض جرمن اچھا لیکچر دے سکتے ہیں۔ان سے دلوائیں۔اس کا اچھا اثر ہوگا۔

یوکے میں جامعہ کے تین طلباء اور انگریز نومبائع یونیورسٹی میں جاکر لیکچر دے چکے ہیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر انگریز نَو احمدی نوجوان نے لیکچر دیا تھا۔ خدام الاحمدیہ کو اپنے نوجوان لوگوں کو آگے لانا چاہئے۔ان کی جرمن زبان بھی اچھی ہوگی۔

......**لیف لیٹس کی تقسیم** کے حوالہ سے **حضور انور نے فرمایا:** بڑے بڑے قصبے ہیں۔نیز فرمایا اب اگلا بھی شائع کریں جس میں بتائیں جماعت کس لئے اور کیوں قائم کی گئی ہے۔ کیوں یہ پیغام دے رہی ہے کہ جس کا انتظار تھا وہ آچکا ہے۔اب ایک دفعہ دے کر بیٹھ تو نہیں جانا۔امریکہ، کینیڈا اب اگلا پمفلٹ شائع کرکے تقسیم کر رہے ہیں۔آپ بھی کریں۔

حضور انور نے فرمایا: گھر گھر جاکر کمپین کریں۔ ان لوگوں کا پہلے مزاج دیکھیں۔ایسے وقتوں میں نہ جائیں کہ وہ تنگ پڑ جائیں۔ان سے بات کریں۔آپ کو بڑی محنت کرنی پڑے گی۔کئی واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ ایک نے لیف لیٹ پھینک دیا تو آپ نے اٹھالیا تو دوسرے نے معذرت کی کہ اس نے پھینک کر غلط کیا ہے۔ تو ایسے واقعات ہوئے ہیں۔شرفاء بھی ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ رابطے اور تعلقات بڑھانے چاہئیں۔ایک دفعہ دے دیا تو پھر یہ جائزہ لینا ہوگا کہ کتنے فیصد لوگ ہیں جو آپ کو رسپانس کرتے ہیں۔جائزہ لیتے رہیں اور کوشش کرتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اپنے ہمسایوں سے تعلقات بڑھائیں۔اپنے اردگرد آباد ہمسایوں میں چالیس، چالیس گھروں سے تعلقات بڑھائیں تو اس طرح بہت تعلقات

بڑھ سکتے ہیں ۔ پھر ان کے گھروں میں جا کر لیف لیٹ دیں تو یہ لوگ پریشان نہیں ہوں گے۔آپ کا پہلے ہی سے تعلق ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: چھوٹے قصبوں میں جائیں، بار بار جائیں ، ایک تعارف پیدا ہوگا۔ جب تعارف ہو جائے اور تعلق بن جائے تو پھر لیف لیٹس پیش کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔آخر پر نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا شرف پایا۔

ازاں بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب اور ایڈیشنل وکیل المال صاحب باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دفتری ملاقات کے لئے حاضر ہوئے ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف امور کے بارہ میں ہدایات عطا فرمائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے MTA کے سٹوڈیو اور ان کے دفاتر میں تشریف لے گئے اور ازراہ شفقت کارکنان سے گفتگو فرمائی۔اس موقع پر لنگر خانہ کا بھی حضور انور نے وزٹ کیا اور کارکنان سے گفتگو فرمائی۔بعدازاں ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج 17 فیملیز کے 63 افراد اور 25 سنگل افراد یعنی مجموعی طور پر 88 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ملاقات کرنے والے احباب اور فیملیز جرمنی کی درج ذیل مختلف جماعتوں سے آئی تھیں:

Offenbach, Zwickau, Hanau, Gagganau, Fulda, Russelheim, Mannheim, Wiesbaden, Aalen, Wernau, Isen Burg, Neu, Gross Gerau, Pegenburg, Bruchsal, Bensheim, Frankenthal, Meschnich, Limburg اور Aachen.

ان تمام فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔کتنی ہی خوش نصیب یہ فیملیاں ہیں اور ان کے بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ چند ساعتیں گزاریں اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے یہ تحائف حاصل کئے جو ان کی زندگیوں میں ایک یادگار بن گئے ۔ اللہ تعالیٰ یہ خوشیاں ان کے لئے بابرکت کرے۔آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازمغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں ۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ **(باقی آئندہ)**

جماعت احمدیہ غانا کی
پانچویں نیشنل تعلیم القرآن کلاس کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: حافظ عبدالناصر بھٹی ۔ناظم اعلیٰ تعلیم القرآن کلاس غانا)

گزشتہ سالوں کی طرح 2012ء میں بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ غانا کو اپنی پانچویں نیشنل تعلیم القرآن کلاس کے کامیاب انعقاد کی توفیق ملی جو جامعۃ المبشرین غانا کے زیر اہتمام منعقد کی گئی تھی۔ یہ کلاس 14 جولائی تا 15 اگست 2012ء منعقد کی گئی۔ یہ کلاس صرف Junior High School اور Senior High School کے ایسے طلباء کے لئے منعقد کی گئی تھی جو امتحانات کے بعد ان دنوں میں فارغ تھے۔ملک کے مختلف ریجنز سے کل 60 طلباء نے اس کلاس میں شرکت کی۔

طلباء کی رہائش کے لئے جامعۃ المبشرین کے احاطہ میں واقع مدرسۃ الحفظ کی بلڈنگ کو بطور رہائشگاہ کے استعمال کیا گیا۔کلاس کے 6 طلباء کو جامعۃ المبشرین کی میس کمیٹی کا حصہ بنا کر ان سے کھانے کی بہتر تقسیم میں مدد لی گئی اور ساتھ ساتھ ان کی انتظامی تربیت کا بھی موقع میسر آیا۔اس عرصہ میں کُل چار ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں فٹ بال، والی بال، دوڑ 100 میٹر اور Sack Race شامل ہیں۔طلباء کی تربیت کے حوالہ سے انہیں چھ احزاب میں تقسیم کیا گیا اور ہر حزب پر ایک نگران سائق مقرر کیا گیا جو ان کی روزانہ کی نمازوں کی حاضری، کھیل میں شمولیت، کمروں اور بستروں کی صفائی کا ریکارڈ رکھتے تھے۔نماز فجر اور عصر سے قبل طلباء کو اٹھانے کے لئے خصوصی صلِّ علیٰ کا بھی اہتمام کیا گیا۔اس عرصہ میں طلباء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ باقاعدگی سے سنتے رہے۔ دورانِ رمضان طلباء بعد نمازِ عصر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے درس القرآن کی ریکارڈنگز آدھے گھنٹے کے لئے باقاعدگی سے سنتے رہے۔اسی طرح نماز فجر کے بعد طلباء اساتذہ کے مختلف تربیتی امور پر دیئے گئے دروس سے بھی مستفیض ہوتے رہے۔طلباء نے نماز تراویح میں شمولیت کا بھی خصوصی اہتمام کیا۔

طلباء کو مختلف گروپس میں تقسیم کر کے ہفتہ میں ایک بار اجتماعی وقارِ عمل کروایا گیا۔اس کے علاوہ اس شعبہ کے تحت کلاس روم اور رہائش کی اندرونی و بیرونی صفائی بھی کروائی جاتی رہی۔

تدریس کے حوالہ سے ایک تفصیلی ٹائم ٹیبل ترتیب دیا گیا جس میں 7:30 سے لے کر دوپہر 1:15 تک کا وقت تدریس کے لئے مختص کیا گیا۔جس میں انہیں قرآن کریم ناظرہ، قرآن کریم کی چند آخری سورتوں کا حفظ، ابتدائی فقہی مسائل، چہل احادیث، دینی معلومات، موازنۂ مذاہب کے تحت عیسائیت کے عقائد (کفارہ، تثلیث اور الوہیتِ مسیح کا ردّ)، علم کلام کے تحت وفاتِ مسیح، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ختم نبوت پڑھائے گئے۔ امسال ضرورت کے پیش نظر ایک اور مضمون کا اضافہ کیا گیا جس میں مختصر تاریخ اسلام و تاریخ احمدیت اور جماعت احمدیہ کے تنظیمی ڈھانچہ سے طلباء کو متعارف کروایا گیا۔ ہر روز بعد نماز مغرب طلباء کے لئے ایک خصوصی کلاس کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں انہیں نماز سادہ و باترجمہ کے ساتھ ساتھ مسائل نماز سے بھی آگاہ کیا گیا۔اسی طرح نماز عشاء کے بعد طلباء کا ایک گھنٹے کا سٹڈی ٹائم ہوتا تھا۔اس عرصہ کے دوران طلباء کے مابین کُل چار علمی مقابلہ جات کا انعقاد کروایا گیا جن میں مقابلہ حسن قراءت، دعوت الصلوٰۃ، فی البدیہہ تقریر بزبان انگریزی اور پیغام رسانی شامل ہیں۔کلاس کے اختتام پر طلباء کا تحریری امتحان لیا گیا اور طلباء کو اسناد دی گئیں۔

15 اگست کو اس کلاس کی اختتامی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کے مہمان خصوصی مکرم مولوی حمیداللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین غانا تھے۔تلاوت قرآن کریم، قصیدہ اور کلاس کی رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی مکرم پرنسپل صاحب جامعۃ المبشرین نے کامیاب طلباء میں سندات اور انعامات تقسیم کئے اور انہیں قیمتی نصائح سے نوازا۔

اس کلاس میں بہترین ریجن Upper West قرار پایا۔ پروگرام کے اختتام پر مکرم مہمان خصوصی کے ساتھ تمام اساتذہ جامعۃ المبشرین اور طلباء تعلیم القرآن کلاس کی گروپ فوٹو بنائی گئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان کاوشوں کو شرف قبولیت بخشے اور ان کے نیک ثمرات عطا فرمائے۔

بقیہ از صفحہ 18: ''الفضل ڈائجسٹ''

جائیں اور عذاب وثواب برابر ہو جائے۔ وہ صحابی کہنے لگے۔ خدا کی قسم ہم نے روزے بھی رکھے، نمازیں پڑھیں بہت سے نیک کام کئے اور ہمارے ہاتھ پر بہت سے لوگ اسلام لائے۔ہمیں ان اعمال سے اپنے ربّ سے بہت توقعات ہیں۔حضرت عمرؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ مجھے تو یہی غنیمت معلوم ہوتا ہے کہ عذاب سے بچ جائیں اور نیکی اور بدی برابر ہو جائیں۔

❁ حضرت ابوبکرؓ کے متعلق یہ روایت بھی آتی ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے اگر آسمان سے ندا آئے کہ ایک آدمی کے سوا تمام دنیا کے لوگ جنتی ہیں تب بھی مواخذہ کا خوف میرے دل پر ہوگا کہ شاید وہ بدقسمت انسان میں ہی ہوں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے متعلق احادیث میں لکھا ہے کہ جب آپ کوئی سرسبز درخت دیکھتے تو فرماتے۔کاش میں درخت ہی ہوتا کہ عاقبت کے جھگڑوں سے چھوٹ جاتا۔کسی باغ سے گزرتے تو چڑیوں کو چہچہاتے دیکھتے تو آہ سرد کھینچ کر فرماتے پرندو تمہیں مبارک ہو کہ دنیا میں چگتے پھرتے ہو درخت کے سایہ میں بیٹھتے ہو اور قیامت کے روز تمہارا کوئی حساب نہ ہوگا۔کاش ابوبکر بھی تمہاری طرح ہوتا۔

ذکر الٰہی و تسبیحات

❁ صحابہ کی روح کی غذا ذکر الٰہی تھی۔ بڑی کثرت سے نمازوں کے علاوہ بھی ذکر الٰہی اور تسبیحات کیا کرتے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ تم دونوں ہر نماز کے بعد دس بار تسبیح دس بار تحمید اور دس بار تکبیر پڑھ لیا کرو اور جب سونے لگو تو 33 بار تسبیح، 33 بار تحمید اور 34 بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی تلقین فرمائی۔ میں نے اس کو چھوڑا نہیں۔

❁ حضرت عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ ہر روز بارہ ہزار دفعہ تسبیحات کرتے اور فرماتے: میں اپنے گناہوں کے مطابق تسبیحات کرتا ہوں۔

❁ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے آ کر یہ کہہ کر نماز شروع کی۔ اَللّٰہُ اَکْبَر کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا یعنی اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور اس کی ذات پاک ہے صبح بھی اور شام بھی۔ نماز کے بعد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمے خدا کو ایسے پیارے لگے کہ آسمان کے دروازے ان کے لئے وا کر دیئے گئے۔ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں ہمیشہ یہ مبارک کلمات دہراتا ہوں۔

❁ ایک دن حضرت معاویہ مسجد میں آئے تو دیکھا کہ مسجد میں لوگ حلقہ بنائے بیٹھے تھے۔آپ نے پوچھا کیوں بیٹھے ہو۔ جواب دیا گیا کہ ذکر الٰہی کر رہے ہیں۔آپ نے فرمایا صرف اسی لئے بیٹھے ہو۔ جواب ملا ہاں صرف اسی لئے۔ اس پر حضرت معاویہ نے کہا۔ ایک بار اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا حلقہ ذکر دیکھا تو اسی طرح سوال کیا اور جواب ملنے پر فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے اور خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔

انٹرنیشنل فیئر میں جماعت احمدیہ ٹوگو کا بک سٹال

(رپورٹ: عرفان احمد ظفر مبلغ انچارج ٹوگو)

23 تا 10 دسمبر 2012ء کو ٹوگو کے دارالحکومت لومے (Lome) میں سالانہ انٹرنیشنل فیئر منعقد ہوا جس میں جماعت احمدیہ ٹوگو کو بک سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ سٹینڈ کو مختلف بینرز سے سجایا گیا تھا جس میں جماعتی تعارف، جماعتی سرگرمیوں کی تصاویر پر مشتمل بینرز تھے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر بھی لگائی گئی تھیں۔اس میں جماعت کے زیر اہتمام مختلف زبانوں میں شائع شدہ تراجم بھی رکھے گئے تھے جو لوگوں کے لئے خاص دلچسپی کا باعث تھے۔

اندازاً پانچ ہزار افراد نے سٹال کا وزٹ کیا۔کُل 966 کتب فروخت ہوئیں۔ جماعتی تعارف پر مبنی اندازاً چھ ہزار لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔

اس سٹال کے ذریعہ خدا کے فضل سے بے شمار لوگوں تک جماعت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ نیک لوگوں کو جماعت کی طرف راہنمائی فرمائے۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

صحابہؓ رسولؐ کا تعلق باللہ اور ذوق عبادت

(دوسری و آخری قسط)

صحابہ کرام انتہائی ذوق و شوق اور مستعدی سے رضائے باری تعالیٰ حاصل کرنے کے لئے فرض نمازیں ادا کرتے تھے اسی طرح نوافل، نماز تہجد، اشراق اور صلوٰۃ کسوف وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔قرآن مجید میں صحابہ کرام کی فضیلت اور عبادت کے شوق و لگن کو ان الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے۔تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ...... الخ (السجدۃ: 17) آیات نازل ہوئیں تو صحابہ کرام راتوں کو دیر تک نماز پڑھا کرتے یہاں تک کہ پاؤں پھول جاتے تھے۔

❁ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت انس بن مالکؓ سفر میں ہوتے تھے تو سواری کے اوپر ہی بیٹھے بیٹھے نفل کی نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے اور اس کو رسول اللہ کی سنت سمجھتے تھے۔

❁ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کو نماز اشراق کی وصیت فرمائی تو یہ دونوں بزرگ باقاعدگی کے ساتھ نماز اشراق ادا کیا کرتے تھے۔

❁ چاند اور سورج کو جب گہن لگتا تو تمام صحابہ صلوٰۃ الکسوف ادا کیا کرتے تھے۔ایک بار جب گہن لگا تو حضرت عبداللہ ابن عباس نے صفہ زمزم میں لوگوں کو جمع کیا اور باجماعت نماز ادا کی۔

❁ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام مغرب اور عشاء کے درمیان بھی نوافل ادا کیا کرتے تھے۔ اصحاب الصفہ دن کو جنگل سے ایندھن لاتے اور (فرض نماز کے علاوہ) رات کو نوافل ادا کرتے۔ چنانچہ خداتعالیٰ فرماتا ہے: کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَایَھْجَعُوْنَ (الذّٰریٰت:18)۔ یہ لوگ عبادت میں مشغول رہنے کے سبب راتوں کو بہت کم سوتے ہیں۔

❁ صحابہ کرام نہ صرف خود نفل نمازیں ذوق و شوق سے ادا فرماتے بلکہ غیروں بالخصوص اپنے اہل و عیال کو بھی بیدار کرکے نماز میں شریک کیا کرتے تھے۔

ایک روز حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گھر سے نکلے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پست آواز کے ساتھ قراءت کررہے ہیں۔ آگے بڑھے تو حضرت عمرؓ کو نہایت بلند آواز سے نماز میں قراءت کرتے دیکھا۔ جب یہ دونوں بزرگ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکر! نماز میں تمہاری آواز دھیمی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں جس سے (خدا سے) سرگوشی کررہا تھا۔ اس کے کان میں میری آواز پہنچ گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ تمہاری آواز نماز میں بہت بلند تھی تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مَیں سونے والوں کو جگاتا اور شیطان کو دھتکارتا ہوں۔

❁ حضرت عمرؓ نہایت خشوع و خضوع سے نماز تہجد ادا کرتے۔صبح ہونے کے قریب ہوتی تو گھر والوں کو جگاتے اور یہ آیت پڑھتے: وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ (طٰہٰ:133) (اپنے گھر والوں کو بھی نماز کا حکم دے)۔

❁ ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے سات دن حضرت ابوہریرہؓ کی مہمانی کا فخر حاصل ہوا۔ گھر میں تین افراد تھے۔ ابوہریرہؓ ان کی بیوی اور ایک خادم۔ رات کو انہوں نے تین حصوں میں تقسیم کررکھا تھا۔ ایک حصہ میں ایک فرد عبادت کرتا تھا۔ جب وہ سونے لگتا تو دوسرے کو اٹھا دیتا اور جب دوسرا سونا چاہتا تو تیسرے کو اٹھا دیتا۔

❁ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد میں لمبی لمبی سورتیں مثلاً سورۃ بقرہ، آل عمران، مائدہ اور انعام وغیرہ پڑھا کرتے تھے اور جس قدر لمبا قیام ہوتا تھا اسی طرح رکوع اور سجود بھی طویل ہوتے تھے۔ اس لئے اس قدر طویل اور پُرسکون نماز میں وہی شخص شریک ہوسکتا تھا جس کا دل شوق عبادت سے لبریز ہوتا۔ بعض صحابہ آنحضرتؐ کے ساتھ اس نفلی طویل عبادت میں بھی شریک ہو جاتے۔ حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز تہجد میں شریک ہوا۔ آپؐ نے بہت طویل سورتیں پڑھیں اور میں عبادت میں شریک رہا۔ ایک بار حضرت حذیفہؓ کو بھی یہ شرف نصیب ہوا۔ نیز حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو بھی۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز تہجد ادا کرنے کی توفیق وسعادت ملتی رہی۔

یہ شوق صرف چند صحابہ کرامؓ تک محدود نہ تھا بلکہ عموماً سب صحابہ میں پایا جاتا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز تہجد پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی۔ پھر دوسری رات بھی آنحضرتؐ نے پڑھی تو بہت سے صحابہ شریک ہوگئے پھر تیسری اور چوتھی رات بھی صحابہ جمع ہوگئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو آپؐ نے فرمایا۔ میں نے تمہارا کام دیکھا (یعنی نوافل ادا کرتے ہوئے) مگر میں اس بات کے ڈر سے نہ نکلا کہ تم پر یہ عبادت فرض نہ ہوجائے۔

❁ بعض صحابہ کو اس حد تک عبادت کا شوق و ذوق تھا کہ ساری رات عبادت میں اور دن کو روزہ میں گزارتے لیکن ایسا کرنے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمایا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم رات کو عبادت کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ مَیں نے عرض کیا: یارسول اللہ یہ درست ہے، مَیں ایسا ہی کرتا ہوں۔ اس پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تُو ایسا کرے گا تو تیری آنکھیں خراب ہوجائیں گی۔ تیری جان کمزور ہوجائے گی تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تیری اہلیہ کا بھی تجھ پر حق ہے بےشک روزہ بھی رکھو۔ افطار بھی کرو۔ عبادت بھی کرو اور سو بھی۔

❁ حضرت عتبان بن مالک انصاریؓ جنہیں غزوہ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تھی وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کیا کرتا تھا میرے گھر اور ان کے درمیان ایک نالہ تھا۔ بارش ہوجاتی تو میرے لئے یہ نالہ پار کرنا مشکل ہوجاتا اور میری بینائی میں فتور آگیا تھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی اس مشکل کا ذکر کرکے عرض کی کہ یارسول اللہ میرے گھر تشریف لاکر ایک جگہ نماز پڑھ کر برکت بخشیں تاکہ میں وہ جگہ نماز کی مقرر کرلوں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز حضرت ابوبکرؓ سمیت میرے گھر تشریف لائے۔ اس وقت دن چڑھ چکا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اللہ اکبر کہا تو ہم لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے صف باندھ کر دو رکعتیں پڑھیں۔

❁ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کی نانی ملیکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی۔ حضور تشریف لائے اور کھانا تناول فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ مَیں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں ایک بورئیے کی طرف گیا جو سیاہ ہوچکا تھا۔ میں نے اس پر پانی چھڑکا۔ اسی بورئیے پر آنحضرتؐ کھڑے ہوئے اور میں اور ایک اور بچے نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بڑھیا (نانی) نے ہمارے پیچھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات نماز پڑھائی۔

❁ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت امّ المومنین میمونہؓ کے پاس گزاری۔ جب آدھی رات گزر گئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس سے کچھ بعد۔ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ سورہ آل عمران کی آخر کی دس آیتیں پڑھیں پھر وضو کیا اور نماز تہجد کے لئے کھڑے ہوگئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز تہجد ادا کی۔ حضورؐ نے دو دو رکعتیں کرکے نماز تہجد پڑھی اور آخر میں وتر پڑھے۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر کی نماز کا وقت ہوگیا۔

❁ حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ سخت گرمی کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ گرمی کی شدت اس قدر ہوتی کہ زمین پر پیشانی لگانا مشکل ہوجاتا تو بعض صحابہ کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرتے۔

❁ بخاری شریف میں بیان ہے کہ صحابہ اذان دینے کے لئے مسابقت کرتے۔ ایک بار حضرت سعد بن ابی وقاص نے ان میں قرعہ بھی ڈالا۔

❁ بعض صحابہ کا یہ طریق تھا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد پھر اپنی قوم کے پاس واپس جاتے اور انہیں نماز پڑھاتے۔ چنانچہ حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز (فرض) پڑھا کرتے تھے پھر جا کر اپنی قوم میں امامت کرتے اور وہی نماز ان کو پڑھاتے۔

صحابیات کا ذوق عبادت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عورتیں بھی اپنے ربّ کی عبادت بجالانے کے شوق میں مساجد میں جایا کرتی تھیں۔ کیونکہ آنحضورؐ کا ارشاد مبارک تھا کہ عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے سے نہ روکو۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز میں کئی مسلمان عورتیں بھی چادروں میں لپٹی ہوئی نماز ادا کرتیں۔ پھر (نماز کے بعد) اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں (اندھیرے کی وجہ سے) کوئی انہیں نہ پہچانتا۔

❁ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی دیکھی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیسی رسی ہے؟ بتایا گیا کہ یہ رسی امّ المومنین زینب نے باندھی ہے۔ جب وہ کھڑی کھڑی عبادت کرتے تھک جاتی ہیں تو اس سے سہارا لیتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس رسی کو کھول دو۔ تم میں سے ہر شخص کو اس وقت تک عبادت کرنی چاہئے جب تک نماز میں دل لگا رہے۔

❁ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن بنی اسد قبیلہ کی ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی اتنے میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دریافت فرمایا یہ کون عورت ہے؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ یہ فلاں عورت ہے جو رات بھر عبادت کرتی ہے اور سوتی نہیں۔ پھر اس کے نماز پڑھنے کی کیفیت بیان کی۔ اس پر آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ بس اتنا عمل کرو جتنے کی طاقت ہو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تو ثواب دینے سے تھکتا نہیں۔ تم ہی (عمل کرتے کرتے) تھک جاؤ گے۔

❁ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’جس قدر انسان خدا کے خوف میں ترقی کرے گا اسی قدر محبت زیادہ ہوتی جاوے گی اور جس قدر محبت الٰہی میں ترقی کرے گا اسی قدر خدا کا خوف غالب ہوکر بدیوں اور برائیوں سے نفرت دلا کر پاکیزگی کی طرف لے جائے گا‘‘۔

جس دل میں محبت الٰہی ہوتی ہے وہ ربّ ذوالجلال کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتا ہے۔ صحابہ کرام کے دل جو محبت الٰہی سے لبریز تھے وہ خدا کی ہیبت و جلال سے لرزاں بھی رہتے تھے۔ حضرت عثمانؓ خوف خداوندی سے اکثر آبدیدہ رہتے۔ موت، قبر اور عاقبت کا خیال ہمیشہ دامنگیر رہتا۔ کوئی جنازہ گزرتا تو کھڑے ہو جاتے اور بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آتے۔ مقبروں سے گزرتے تو رقّت طاری ہو جاتی اور داڑھی تر ہوجاتی۔ لوگ کہتے کہ جنت و دوزخ کے تذکروں سے تو آپ پر اس قدر رقّت طاری نہیں ہوتی۔ آخر مقبروں میں کیا خاص بات ہے کہ انہیں دیکھ کر آپؓ بیقرار ہو جاتے ہیں۔ فرماتے آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ قبر آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے۔ اگر یہ معاملہ آسانی سے طے ہوگیا تو پھر تمام منزلیں آسان ہیں۔ اگر اس میں دشواری پیش آئی تو تمام مرحلے دشوار ہوں گے۔

❁ حضرت عمرؓ خشیت الٰہی سے لرزاں و ترساں رہتے۔ قیامت کے مواخذہ سے بہت ڈرتے تھے اور ہر وقت اس کا خیال رہتا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی سے آپؓ نے فرمایا ’’تم کو یہ پسند ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام لائے، ہجرت کی، جہاد کیا اور نیک اعمال کئے۔ اس کے بدلہ میں دوزخ سے بچ

(باقی صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں)

ماہنامہ ’’انصاراللہ‘‘ ربوہ دسمبر 2009ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالسلام اسلام صاحب کے نعتیہ کلام سے انتخاب پیش ہے:

کارگاہِ ’’کُن فکاں‘‘ کا راز میرا مصطفیٰؐ
ہر دو عالَم کا ہے گویا ناز میرا مصطفیٰؐ
ابتدائے حُسن بھی ہے انتہائے حُسن بھی
عشق کا انجام اور آغاز میرا مصطفیٰؐ
کس کے رُخ پر ہیں تصدّق پھول وہ گلزار کے
ناز پھولوں پر مجھے گلناز میرا مصطفیٰؐ
رشک سے تکتے ہیں کس کو وہ ستارے چرخ کے
چودھویں کا چاند کیا مہناز میرا مصطفیٰؐ
کس کی نظروں کھِل اُٹھی ہے مرے دل کی کلی
راز ہوں مَیں انکشافِ راز میرا مصطفیٰؐ

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

1st February 2013 – 7th February 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 1st January 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Huzoor's Tours: A reception held to Lord Provost of Glasgow in honour of Huzoor. Including an address delivered by Huzoor at the reception.
02:30	Japanese Service
02:50	Seerat-un-Nabi (saw)
03:55	Shotter Shondhane: rec. on 31/01/2013
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:05	An Audience with Pakistani Press: Huzoor's press conference with members of the Pakistani press. Recorded on 20th March 2012.
07:50	Siraiki Service
08:30	Rah-e-Huda
10:05	Indonesian Service
11:05	Fiq'ahi Masa'il
11:40	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:05	Shama'il-e-Nabwi (saw)
13:00	Live Friday Sermon
14:30	Live Shotter Shondhane
16:40	Friday Sermon [R]
18:00	MTA World News
18:20	An Audience with Pakistani Press [R]
19:15	Real Talk: An English discussion programme
20:15	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:15	Rah-e-Huda [R]

Saturday 2nd February 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:45	Yassarnal Qur'an
01:15	An Audience with Pakistani Press
02:15	Friday Sermon: recorded on 1st February 2013
03:25	Fiqahi Masa'il
03:55	Shotter Shondhane: recorded on 1st February 2013.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
07:00	Lajna Imaillah UK Ijtema: Address delivered by Huzoor, recorded on 2nd November 2008.
08:00	International Jama'at News
08:30	Question & Answer Session: 15th June 1996, Part 2.
09:45	Indonesian Service
10:45	Friday Sermon: Recorded on 25th January 2013
11:55	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:05	Story Time
12:30	Al Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme
14:00	Live Shotter Shondhane: A Bengali discussion programme on the persecution of Ahmadis.
16:15	Live Rah-e-Huda: a live interactive talk show
18:05	MTA World News
18:20	Lajna Imaillah UK Ijtema: Address [R]
19:25	Faith Matters
20:25	International Jama'at News
20:55	Rah-e-Huda [R]
22:30	Story Time [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday 3rd February 2013

00:05	MTA World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55	Al-Tarteel
01:25	Lajna Imaillah UK Ijtema: Address
02:25	Story Time
02:50	Friday Sermon [R]
03:55	Shotter Shondhane
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:20	Yassarnal Qur'an
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class : recorded on 1st January 2011.
08:00	Faith Matters
08:55	Question and Answer Session (English): recorded on 22nd November 1997.
10:05	Indonesian Service
11:10	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 4th May 2012.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Bengali Reply to Allegations
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
16:20	Press Point: Religious Freedom
17:25	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:25	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
19:35	Beacon of Truth: recorded on 27th January 2013.
20:40	Discover Alaska: An English documentary
21:15	Press Point [R]
22:15	Friday Sermon: Recorded on 1st February 2013
23:15	Question and Answer Session (English) [R]

Monday 4th February 2013

00:30	MTA World News
00:45	Tilawat
01:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class
02:05	Discover Alaska: An English documentary
02:40	Friday Sermon: Recorded on 01/02/2013
03:50	Real Talk: English discussion programme
04:55	Liqa Ma'al Arab: Rec. on 12th July 1995
06:00	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi (saw)
06:35	Al-Tarteel
07:00	Tabligh Seminar (Germany): Address delivered by Huzoor on 26th June 2010.
07:50	International Jama'at News
08:20	Shama'il-e-Nabwi (saw)
08:50	Rencontre Avec Les Francophones
09:55	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on 16/11/2012.
10:55	Jalsa Salana Qadian 2011: Speech delivered by Maulana Burhan Ahmad Zafar on 'The significance of the Holy Qur'an'.
12:00	Tilawat & Dars-un-Nabi (saw)
12:35	Al-Tarteel
13:05	Friday Sermon: Recorded on 13th April 2007
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Jalsa Salana Qadian 2011 [R]
16:00	Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	Tabligh Seminar Germany [R]
19:00	Real Talk
19:55	Rah-e-Huda [R]
21:25	Friday Sermon [R]
22:20	Jalsa Salana Qadian 2011 [R]
23:25	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as)

Tuesday 5th February 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:30	Insight
00:35	Al Tarteel
01:00	Friday Sermon: recorded on 13th April 2007
01:55	Kids Time
02:25	MTA Variety
03:20	Jalsa Salana Qadian 2011
04:20	Shama'il-e-Nabwi (saw)
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 13th July 1995
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an
07:00	Lajna Imaillah UK Ijtema: Address delivered by Huzoor, recorded on 2nd November 2008.
08:00	Insight: recent news in the field of science
08:15	Ken Harris: Oil Painting
08:50	Question & Answer Session: English Q &A
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday Sermon recorded on 30th December 2011.
12:00	Tilawat & Insight
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shomprochar
15:15	Spanish Service
16:00	Prophecies in the Bible: Urdu discussion.
16:25	Seerat-un-Nabi (saw)
17:00	Le Francais C'est Facile
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Lajna Imaillah UK Ijtema: Address [R]
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 1st February 2013.
20:30	Insight: recent news in the field of science
20:55	Braheen-e-Ahmadiyya [R]
21:30	Ken Harris: Oil Painting [R]
22:10	Seerat-un-Nabi (saw)
23:00	Question and Answer Session [R]

Wednesday 6th February 2013

00:15	MTA World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Lajna Imaillah UK Ijtema 2008: Address
02:25	Le Francais C'est Facile
03:00	Ken Harris: Oil Painting
03:30	Prophecies in the Bible
04:00	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
04:45	Liqa Ma'al Arab: Rec. on 18th July 1995
06:00	Tilawat & Dars
06:40	Al-Tarteel
07:10	Jalsa Salana Qadian 2009: Address delivered by Huzoor on 27th May 2009.
08:15	Real Talk
09:15	Question & Answer Session: rec. on 15/06/1996
10:20	Indonesian Service
11:15	Swahili Service
12:20	Tilawat & Dars
12:55	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: rec. on 27th April 2007.
14:25	Bangla Shomprochar
15:30	Fiq'ahi Masa'il
15:55	Kids Time
16:25	Faith Matters
17:25	Maidane Amal Ki Kahani
17:55	Al-Tarteel
18:25	MTA World News
18:45	Jalsa Salana Qadian 2009: Huzoor's Address [R]
19:50	Real Talk [R]
20:50	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:15	Kids Time [R]
21:45	Maidane Amal Ki Kahani [R]
22:20	Friday Sermon [R]
23:20	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme

Thursday 7th February 2013

00:30	MTA World News
00:45	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an.
00:55	Al-Tarteel
01:25	Jalsa Salana Qadian 2009: Huzoor's Address
02:30	Fiq'ahi Masa'il
02:55	Khilafat Centenary Mosha'airah
03:40	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 19/07/1995.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an
07:00	Waqf-e-Nau Ijtema 2011: Address delivered by Huzoor on 26th February 2011.
08:00	Beacon of Truth
09:00	Tarjamatul Qur'an Class: recorded on 04/06/96.
10:05	Indonesian Service
11:05	Pushto Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Beacon of Truth [R]
14:00	Shotter Shondhane
15:00	Aaina: An Urdu discussion programme
15:35	Seerat-un-Nabi (saw)
16:05	Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme
16:40	Tarjamatul Qur'an class [R]
17:45	Yassarnal Qur'an [R]
18:05	MTA World News
18:30	Live Al-Hiwar Al-Mubashar
20:35	Tarjamatul Qur'an class [R]
21:40	Aaina: An Urdu discussion programme [R]
22:15	Beacon of Truth [R]
23:20	Seerat-un-Nabi (saw)

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 25 January , 2013 | Issue No. 04

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں

احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات ۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر 69)

ملفوظات میں درج ہے کہ ''ایک شخص کا ذکر تھا جو سلسلہ حقہ کے ساتھ ہنسی کیا کرتا تھا اور اب طاعون میں اس کا بیٹا اور پوتا مر گیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''خدا تعالیٰ کے رسولوں کے ساتھ ہنسی کرنے والا مرتا نہیں جب تک کہ وہ نشانات کا نمونہ اپنے پر وارد ہوتا نہ دیکھ لے''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ:211۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

قارئین الفضل کے لئے ذیل میں Persecution Report بابت ماہ اگست 2012ء سے ماخوذ چند واقعات درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے کونے کونے میں آباد احمدیوں کو اپنے مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

اس شمع فروزاں کو آندھی سے ڈراتے ہو!!

آج ملک کے کونے کونے میں خدا کے سچے مسیح و مہدی علیہ السلام کے ماننے والوں کو اذیتیں دینے اور ہراساں کرنے کا ہر ممکن طریقہ بروئے کار لایا جارہا ہے۔

حطار، ضلع ہزارہ۔ 4 گست: مکرم عبدالمنان صاحب کو خط ملا کہ ہمارے امیر کے علم میں آیا ہے کہ تم اپنی بیٹی کو تعلیم دلا رہے ہو، اب اگر وہ سکول جانے سے باز نہ آئی تو ہم اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے بلکہ ہم تمہارے بیٹے کو بھی نہیں بخشیں گے اور تمہاری نسل ختم کردیں گے۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ بے عزتی کی موت مرنا چاہتے ہو اور اپنی اولاد کا خاتمہ چاہتے ہو۔

اسی طرح حطار کالونی کے دو احمدیوں مکرم تصور احمد صاحب اور مکرم نعیم احمد صاحب کو خط ملا کہ ہم تک تمہارے گھر میں ہونے والے اسلام مخالف اجلاسات کی اطلاع پہنچی ہے۔ اس سلسلہ کو موقوف کردو ورنہ ہم تمہارے سارے خاندان کو اڑادیں گے۔

اب ان احمدیوں نے مقامی پولیس کو ان خطرات اور دھمکیوں کی اطلاع کردی ہے۔

لیاقت روڈ، ضلع ساہیوال: مکرم مجید احمد خان صاحب کو اپنے ہمسایوں سے مذہبی منافرت پر مبنی سلوک کا سامنا ہے۔ قبل ازیں ان لوگوں کے ہاتھوں اس احمدی کو زدوکوب کرنے اور گندی گالیاں دینے کا واقعہ پیش آچکا ہے اور اب حال ہی میں ان مخالفین نے بدزبانی اور اشتعال دلانے کی راہ پکڑ رکھی ہے جبکہ یہ احمدی خاندان ہر ممکن طور پر مسائل سے بچنے کی کوشش میں مصروف ہے۔

شوکت آباد، ضلع شیخوپورہ، 10 اگست: اہل سنت والجماعت کے قاری اسرار نے اپنے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی کرنے اور اشتعال دلانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اس قاری نے اپنے سامعین کو بتایا کہ احمدی واجب القتل ہیں، یہ لوگ غدار ہیں وغیرہ وغیرہ۔

خدا جانے اس اسلامی جمہوریہ کے دستور میں اقدام قتل کی دفعہ بھی ہے یا نہیں اور اس کا دائرہ کہاں تک ہے۔ ہم احمدی تو چاروں جانب صرف آرڈیننس XX ہی دیکھ رہے ہیں۔

چک نمبر 646 گ ب ضلع فیصل آباد، 17 اگست: اہل سنت کی مقامی مسجد میں فیصل آباد سے آکر ایک مولوی نے جمعہ پڑھایا اور اپنے خطبہ جمعہ میں بہت زیادہ مغلظات بکتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اپنے اندرونی خبث کا منبر پر چڑھ کر اظہار کیا، لوگوں کو اکسایا کہ وہ احمدیوں کا مکمل سماجی مقاطعہ کریں اور اگر کسی احمدی کو دیکھیں کہ وہ خود کو مسلمان ظاہر کررہا ہے تو فوراً تھانے جاکر ایف آئی آر درج کروائیں۔ اس خطیب نے غیر تعلیم یافتہ عوام کو درس دیا کہ وہ احمدیوں کے خلاف علم جہاد بلند کریں کیونکہ یہ لوگ واجب القتل ہیں۔ جمعہ کی ادائیگی کے بعد مسجد میں لوگوں کو احمدیت مخالف سٹیکرز اور پمفلٹ عام تقسیم کئے گئے۔

ضلع گوجرانوالہ، 17 اگست: کچی پمپ والی میں ایک مولوی نے جمعہ کا خطبہ خدا کے سچے مسیح موعود علیہ السلام کی اہانت پر صرف کیا۔ جھوٹ اور غلط بیانی کو شیر مادر کی طرح پی کر اس مولوی نے جاہل عوام کو احمدیوں کے خلاف بھڑکانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

احمدیت دشمن تنظیمیں علی پور چٹھہ میں دوران ماہ رمضان المبارک میں بھی سست نہ ہوئیں بلکہ اپنے بغض وعناد میں اور بڑھ گئیں، ان لوگوں نے احمدیہ مسجد کے باہر انتہائی توہین آمیز سٹیکر چسپاں کیا۔ کچھ شرپسندوں نے مسجد کے مرکزی دروازے کے تالے میں کیمیکل ڈال دیا کہ تالہ ناکارہ ہوجائے۔ ایک سیاسی جماعت ان شرپسندوں کی پشت پناہی کررہی ہے۔ یہ لوگ نمازوں کی ادائیگی کے دوران نماز سنٹر کے آس پاس منڈلاتے رہتے ہیں تا نمازیوں کو ہراساں کرنے اور خدائے واحد کی عبادت سے روکنے میں کامیاب ہوجائیں۔

تنگ تھی آب و ہوا ، در پے آزار تھے لوگ
ہم نے اس وقت بھی اس شہر سے ہجرت نہیں کی

بازاری مُلّاں اور بازاری جلسے

چک نمبر 10/3 ایل ، احمد پور سیال ضلع جھنگ، 2 جولائی: معاندین نے احمدیت مخالف ایک بڑے جلسے کا اعلان کیا اور ادھر ادھر سب لوگوں کو دعوت نامے بھیجے لیکن حاضرین کی تعداد محدود رہی۔ مقررین نے سامعین کو احمدیوں کے خلاف بھڑکانے اور اکسانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جس کے نتیجہ میں مقامی لوگوں نے احمدیوں سے میل ملاقات اور لین دین سے ہاتھ کھینچ لیا۔

جلسہ کی تقاریر میں ان دشمن مولویوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے متعلق بدزبانی اور اندرونی خبث کے اظہار میں کچھ کمی نہ کی۔ ان شرپسندوں کو مقامی سرکاری افسران کی پشت پناہی حاصل ہے۔

تاریخ سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کہ جب اپنی دولت اور اقتدار کے نشے میں اخراجات اٹھا کر کسی بدزبان کو معصوموں کو گندی گالیاں دینے پر لگائیں تو پھر یہ بدزبان کبھی رخ بدل بھی لیا کرتے ہیں۔

سیالکوٹ، 12 اگست: یہاں مہر ٹاؤن کے علاقہ محلّہ رام گڑھ میں احمدیوں کے گھرانے آباد ہیں۔ 12 اگست کو مولویوں کا ایک ٹولہ دن دہاڑے چار بجے سپیکر اور ٹینٹ لے کر آدھمکا۔ چونکہ ملک میں کوئی قانون سرے سے موجود ہی نہیں ہے اور مولوی کی لگام ویسے ہی آزاد ہے۔ پس ان شرارتیوں نے احمدیوں کے گھروں کے قریب اپنا ٹینٹ گاڑا، سپیکر چلایا اور چند راہگیر جمع کرکے احمدیت مخالف جلسہ شروع کردیا۔ یعنی اسلامی جمہوریہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو سربازار گندی گالیاں دینے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

ان مفتیان نے سامعین کو کھلے لفظوں میں پیغام دیا کہ جو شخص احمدیوں کے خلاف کوئی کام کرتا ہے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب ہوجاتی ہے۔ اگلا فیصلہ سنایا کہ احمدیوں سے دوستی اسلام سے غداری کے مترادف ہے۔ جب دو گھنٹے تک زہرافشانی ہوتی رہی اور احمدیوں کے لئے دشمنی اور نفرت کچے ذہنوں میں انڈیلی جاچکی تو پولیس آگئی، جس نے مولویوں کو شرم وحیا کا طریق اپنانے کا کہا۔ تب مولویوں نے موضوع بدل کر اسلام اور رمضان کے بارہ میں وعظ شروع کردیا۔ سرراہ لگایا گیا یہ ٹینٹ افطاری تک موجود رہا اور یہ سپیکر اہل علاقہ کی سمع خراشی کرتا رہا۔

بیخ کنی بھی کرے تو کوئی کہاں کرے
جبر کا بوٹا تو بار بار اگ آئے

نہیں جاتی عدو کی تنگ دامانی نہیں جاتی

مغل پورہ، لاہور: مکرم انصر بھروانہ صاحب ابن مکرم اسلم بھروانہ صاحب کو ایک خط موصول ہوا ہے جس میں دشمن نے اس احمدی کو واجب القتل قرار دیتے ہوئے جان سے ماردینے کی دھمکی دی ہے۔ ویسے جس احمدی نوجوان نے مسجد میں سربسجود اپنے بزرگ والد کا لاشہ اٹھایا ہو اور معاملہ خدا کے سپرد کردیا ہو، وہ بھلا ان دھمکیوں سے گھبرانے والا بن سکتا ہے؟ اس خط میں پیغام دیا گیا ہے کہ تم پاکستان ریلوے کی نوکری چھوڑ دو یا مرنے کے لئے تیار ہوجاؤ کیونکہ تم گردن زدنی ہو۔ خط میں درج جماعت احمدیہ کے خلاف غلاظت سے بھرپور زبان اس کے علاوہ ہے۔

قبل ازیں مکرم بھروانہ صاحب کے گھر کے مرکزی دروازہ پر جماعت مخالف سٹیکر چسپاں کئے گئے تھے۔ الغرض اس علاقہ کی صورت حال احمدیوں کے لئے انتہائی تشویشناک بن چکی ہے اور مقامی پولیس احمدیہ مساجد سے کلمہ طیبہ مٹانے کی مہم میں مصروف ہے تاکسی طرح مذہبی دیوانوں کو راضی کرلے۔

سابق وزیراعظم اور مولوی!

گولڑہ، اسلام آباد، 25 اگست: مولویوں نے اسلام آباد (پاکستان) کے پہلو میں آباد قصبہ گولڑہ میں تاجدار ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جس میں سابق وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے بھی شرکت کی۔ اس کانفرنس میں مولویوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی روائتی گندہ دہانی کے وہ نمونے دکھلائے کہ یہ صفحات ان کی نقل کے متحمل نہیں ہوسکتے ہیں۔ اسی مجلس میں گیلانی صاحب بھی اسی طرز پر محو گفتگو ہوئے۔ یقیناً صحبت کا بہت زیادہ اثر ہوا کرتا ہے۔ گیلانی صاحب نے کہا کہ آئین میں دوسری ترمیم کرکے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا سہرا پاکستان پیپلز پارٹی کے سر پر ہے اور یہ پارٹی خراج تحسین کی حقدار ہے۔

لیکن گیلانی صاحب وقت کی کمی یا کسی اور مصلحت کے سبب یہ کہنے سے باز رہے کہ اس خدمت اسلام کا پیپلز پارٹی کو اب تک کیا کیا اجر مل چکا ہے۔ نیز ریاست کی طرف سے عوام کی مذہبی زندگی میں مداخلت کی پیپلز پارٹی کی اس غلط روش کو ڈکٹیٹر ضیاء الحق نے اتنا بڑھایا کہ الامان والحفیظ! اور اسی ڈکٹیٹر نے ''خدمت اسلام'' بجالانے والی پیپلز پارٹی کے سربراہ کو ساری دنیا کے دباؤ کے باوجود تختہ دار پر کھینچا تھا۔ وقت کوتاہ وقصہ طولانی۔

(باقی آئندہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعائیں بکثرت پڑھیں

۞ ...... رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ ۔

اے اللہ ہر چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما

۞ ...... اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں
اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

۞ ...... اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔